ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیل لبنان کے وسائل پر چرانے کی سازش کر رہا ہے: حزب اللہ ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.35, Monday, 10 August 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۳۵)، بروز پیر، ۱۰/ اگست، ۲۰۲۶ء، ۲۶/ صفر المظفر ۱۴۴۸، ۸ صفحات

اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو نے ٹرمپ کا غزہ منصوبہ مسترد کر دیا

تل ابیب (ایجنسی): اسرائیلی وزیر اعظم بنیجمن نیتن یاہو نے اتوار کے روز غزہ سے متعلق اس منصوبے کو مسترد کر دیا ہے، جسے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سراہا تھا۔ نیتن یاہو نے کہا ہے کہ حماس کے ''حقیقی طور پر'' غیر مسلح ہونے تک اسرائیلی فوج کا غزہ سے انخلا نہیں ہوگا۔ ایک ہفتے سے زائد عرصے سے اس منصوبے پر بڑھتی ہوئی تنقید کے بعد نیتن یاہو نے اب واضح طور پر اس کی مخالفت کر دی ہے۔ آئندہ انتخابات سے قبل انہیں اپنے دائیں بازو کے حامیوں کی جانب سے بھی شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ اس امن منصوبے کی حماس نے بھی حمایت کی تھی اور مرحلہ وار مشروط طور پر غیر مسلح ہونے پر اتفاق کیا تھا تاہم نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل 15 نکاتی دستاویز کو مسترد کرتا ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج ''اس وقت تک غزہ سے کسی قسم کا انخلا نہیں کرے گی، جب تک حماس حقیقی طور پر غیر مسلح نہیں ہو جاتی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی افواج اور شہریوں کو لاحق خطرات ناکام بنانے کا عمل جاری رہے گا۔ یہ امن منصوبہ اکتوبر میں امریکی قیادت میں طے پانے والی جنگ بندی کے عمل کا تازہ مرحلہ ہے۔ اس جنگ بندی کے بعد غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں کمی تو آئی ہے، تاہم وہ مکمل طور پر بند نہیں ہوئیں۔

اس منصوبے کے مطابق حماس اپنے ہتھیار ایک نئی قائم ہونے والی فلسطینی انتظامیہ کے حوالے کرے گی اور اس عمل کے ساتھ ساتھ اسرائیلی افواج بھی غزہ سے انخلا شروع کریں گی۔ تاہم اسرائیل نے اس تجویز کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حماس اپنے ہتھیار مکمل طور پر تباہ کرے۔

گزشتہ ہفتے نیتن یاہو سے ملاقات کے بعد اس معاہدے پر عمل درآمد کی نگرانی کرنے والے ٹرمپ کے قائم کردہ ''بورڈ آف پیس'' نے اپنے مؤقف میں تبدیلی کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو حماس کے ''مکمل طور پر غیر مسلح'' ہونے کے بعد غزہ سے انخلا کرنا ہوگا۔

رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق اقتدار برقرار رکھنے کے لیے سخت انتخابی مقابلے کا سامنا کرنے والے نیتن یاہو پر ان کے انتہائی دائیں بازو کے اتحادی بھی دباؤ ڈال رہے ہیں کہ کابینہ میں نئی رائے شماری کرائی جائے اور غزہ منصوبہ ختم کر دیا جائے۔

نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل اس منصوبے پر اپنے اعتراضات کے حوالے سے امریکہ کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔

نیتن یاہو نے کہا، ''ہم حماس کو حقیقی طور پر غیر مسلح کرنے کی بات کر رہے ہیں، محض دکھاوے کے لیے غیر مسلح کرنے کی نہیں۔''

نظروں سے اوجھل، نیتن یاہو اور کاٹز نے مشرقی رفح کے حوالے سے منصوبے کی منظوری دے دی

تل ابیب: نظروں سے اوجھل اور کسی سرکاری اعلان کے بغیر اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں مشرقی رفح میں تعمیرِ نو کا کام شروع کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ منصوبہ ایسے علاقوں میں فلسطینیوں کے لیے رہائشی کمپلیکس قائم کرنے کی اسکیم کا حصہ ہے، جو حماس کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ اسرائیلی ذرائع نے بتایا کہ نیتن یاہو اور کاٹز نے رفح کی تعمیرِ نو سے متعلق یہ فیصلہ خفیہ طور پر کیا۔ اسرائیلی فوج کے ریڈیو نے بھی اس حوالے سے رپورٹ دی ہے۔ ذرائع کے مطابق اس منصوبے میں رفح کے گرین زون میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کا کام شامل ہے، جس کے بعد وہاں فلسطینیوں کے لیے ایک رہائشی منصوبہ قائم کیا جائے گا۔ یہ علاقہ حماس کے کنٹرول سے باہر اور کثیر القومی فورس کی نگرانی میں ہوگا۔ اس حوالے سے اسرائیلی فوج کے ریڈیو کے جنگی نامہ نگار نے انکشاف کیا کہ یہ فیصلہ تقریباً دو ہفتے قبل کیا گیا تھا، اسی دوران جب غزہ کی پٹی میں کثیر القومی فورس کی تعیناتی کا فیصلہ کیا گیا۔ تاہم یہ فیصلہ اب تک عوام کے سامنے نہیں لایا گیا اور نہ ہی باضابطہ طور پر جاری کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رفح کا گرین زون ان علاقوں میں شامل ہے، جو یلو لائن کے پیچھے واقع ہیں اور اس وقت اسرائیلی فوج کے کنٹرول میں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ منظور شدہ کاموں میں زمین کو ہموار اور تعمیر کے لیے تیار کرنا، بجلی، پانی اور سیوریج کے نیٹ ورک بچھانا شامل ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی سکیورٹی ذرائع نے وضاحت کی کہ ان کاموں میں حصہ لینے والے ٹھیکیدار اور مزدور غزہ کے فلسطینی باشندے ہوں گے، جن کی اس وقت اسرائیلی داخلی سلامتی کے ادارے شاباک کی جانب سے سکیورٹی جانچ کی جا رہی ہے، تاکہ یلو لائن کے پیچھے واقع علاقوں میں ان کے داخلے کی منظوری دی جا سکے۔ توقع ہے کہ وہ چند ہفتوں میں یا اس کے کچھ عرصے بعد علاقے میں داخل ہونا شروع کر دیں گے۔ تاہم ریڈیو کے نامہ نگار نے تصدیق کی کہ اسرائیلی سیاسی قیادت نے اب تک علاقے میں کارواں یا عارضی رہائشی یونٹس داخل کرنے کی منظوری نہیں دی اور کم از کم نومبر 2026 تک، یعنی انتخابات کے بعد تک، اس کی اجازت متوقع نہیں ہے۔ ادھر حماس کے ایک عہدیدار نے گزشتہ روز ہفتے کو تصدیق کی کہ تنظیم اب بھی غزہ معاہدے پر عمل درآمد کے لیے تیار ہے۔ معاہدے میں اسرائیل کی جانب سے اس کی پاسداری کی شرط پر حماس کے ہتھیار ڈالنے کی شق بھی شامل ہے۔ عہدیدار نے امریکی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالے تاکہ وہ معاہدے میں اپنے حصے پر عمل درآمد کرے۔

قابض اسرائیل نے غزہ کے 37 قیدی رہا کر دیے

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے اتوار کی شام غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 37 قیدیوں کو رہا کر دیا جن میں ایک خاتون بھی شامل ہیں۔ ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے رہا ہونے والے قیدیوں کو کرم ابو سالم گزرگاہ کے راستے ناصر ہسپتال منتقل کیا، یہ عمل کمیٹی کی طرف سے سہولت فراہم کرنے اور منظم کیے جانے کے بعد انجام پایا۔ کمیٹی نے واضح کیا کہ اس نے سنہ 2023ء سے لے کر اب تک اس طریقے سے ڈھائی ہزار سے زائد رہا ہونے والے قیدیوں کی منتقلی میں آسانی پیدا کی ہے، اسی کے ساتھ اس بات کی تاکید کی کہ اسے اکتوبر سنہ 2023ء سے اسرائیلی حراستی مراکز کے اندر موجود قیدیوں تک رسائی سے بدستور محروم رکھا جا رہا ہے۔ کمیٹی نے قابض حکام سے اپنا یہ مطالبہ دہرایا کہ انہیں تمام قیدیوں کے انجام اور ان کے ٹھکانوں کے بارے میں مطلع کیا جائے، اس کی ٹیموں کو ان سے ملاقات کرنے اور ان کے حالات کا جائزہ لینے کی اجازت دی جائے۔ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی انسانی قانون اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک کیا جائے، ان کے لیے مناسب حراستی حالات فراہم کیے جائیں، اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رابطے کرنے کی طاقت رکھتے ہوں، جو ان کی صحت اور سلامتی کے بارے میں شدید تشویش کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔

غزہ میں چار ہزار طلباء کے لیے 'مکہ اسکول' کا افتتاح

ریاض: سعودی عرب کے شاہ سلمان ریلیف مرکز نے جنوبی غزہ کی پٹی میں انسانی ردعمل کے منصوبے کے تحت محفوظ تعلیمی مراکز قائم کرنے اور چلانے کے لیے ''مکہ سکول'' کا افتتاح کر دیا ہے جس کی ابتدائی گنجائش ایک ہزار طلباء و طالبات پر مشتمل ہے جبکہ آئندہ مرحلے میں اسے بڑھا کر چار ہزار طلباء و طالبات تک پہنچا دیا جائے گا۔ یہ سکول کا افتتاح غزہ کی پٹی میں فلسطینی عوام کی امداد کے لیے چلائی جانے والی سعودی عوامی مہم کے تحت اور متاثرہ اہم شعبوں بالخصوص تعلیمی شعبے کی معاونت کے دائرہ کار میں عمل میں آیا ہے تاکہ ہزاروں بچوں کو زیادہ محفوظ تعلیمی ماحول میں دوبارہ درس گاہوں میں واپس آنے کا موقع مل سکے۔ مکہ سکول'' اپنے پہلے مرحلے میں ایک ہزار طلباء و طالبات کا استقبال کرے گا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کے لیے ملازمت کے بتیس مواقع بھی فراہم کیے جائیں گے، اس کے بعد اس کی طریقی استرطاب کو بڑھا کر چار ہزار طلباء تک پہنچایا جائے گا۔ افتتاحی تقریب میں تعلیمی، قومی، بین الاقوامی اور مقامی اداروں کے نمائندوں کے علاوہ متعدد شخصیات اور علاقے کے معززین نے بھی شرکت کی۔

گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں 2 شہداء اور 8 زخمی: وزارتِ صحت

غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت نے اعلان کیا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں پٹی کے ہسپتالوں میں 2 شہداء اور 8 زخمی لائے گئے۔ وزارت نے اپنی روزانہ کی شماریاتی رپورٹ میں واضح کیا کہ دو شہداء میں سے ایک نیا ہے، جبکہ

دوسرے شہید کو ملبے تلے سے نکالا گیا ہے۔ اس بات کی تاقید کی گئی کہ اب بھی متعدد متاثرین ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں، جبکہ اس وقت تک ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ وزارتِ صحت نے کہا کہ 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے بعد سے شہداء کی مجموعی تعداد 258,1 ہو چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 139,4 ہو گئی ہے، اس کے علاوہ 807 لاشیں نکالی گئی ہیں۔ مجموعی اعداد و شمار کے مطابق سات اکتوبر 2023ء کو غزہ پٹی پر اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی تعداد بڑھ کر 386,73 ہو چکی ہے، جبکہ کل زخمیوں کی تعداد 250,174 ہو گئی ہے۔

ثالثوں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے پر قائم ہیں، نفاذ اولین ترجیح ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ غزہ پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کو مکمل کرنے کے روڈ میپ کے حوالے سے ثالثوں اور امن کونسل کے ساتھ طے پانے والی باتوں پر قائم ہے، پندرہ نکات کے اندر متفقہ امور کو نافذ کرنے اور ان کے نفاذ کے لیے ایک واضح ٹائم لائن مقرر کرنے میں ذمہ دارانہ طور پر شامل ہونے کے اپنے عزم کو دہرایا ہے۔ حماس نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ اس مرحلے میں ترجیح اس بات پر ہونی چاہیے کہ معاہدے کے تمام مراحل اور استحقاق کے نفاذ کی ضمانت دی جائے، جو کہ جنگ بندی کے مکمل خاتمے، ہمارے عوام پر حملوں کے خاتمے، انخلا کی تکمیل، گزرگاہوں کے کھلنے، امداد اور پناہ گاہوں کے لوازمات کے داخلے، تعمیر نو کے عمل کے آغاز، اور قومی کمیٹی کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل بنانے پر منتج ہو۔ اس نے ثالثوں، ضمانت دینے والوں اور امن کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں اٹھائیں، تمام فریقوں کی طرف سے طے شدہ امور کی پابندی کی ضمانت دیں اور کسی بھی ایسی خلاف ورزی یا خلاف ورزی کو روکیں جو نفاذ کے راستے کو تعطیل کر دے یا جنگ بندی کے معاہدے کو کمزور کر دے۔

حماس نے اس بات پر زور دیا کہ وہ معاہدے کے نفاذ کو مکمل کرنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کے ساتھ مثبت اور ذمہ دارانہ انداز میں تعاون جاری رکھے گی، جو ہمارے عوام کی تکالیف کے خاتمے، اور ان کے حقوق اور قومی مفادات کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ حماس کا یہ موقف قابض حکومت کے سربراہ بنجمن نتن یاہو کے اس اعلان کے گھنٹوں بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے کابینہ کے اجلاس کے افتتاح کے دوران کہا تھا کہ ''اسرائیل پندرہ نکات کے اس دستاویز کو مسترد کرتا ہے'' جسے غزہ میں ''امن کونسل'' نے شائع کیا تھا۔ نیتن یاہو کے مطابق ''اسرائیلی فوج اس وقت تک کوئی انخلا نہیں کرے گی جب تک حماس کو غیر مسلح نہیں کر دیا جاتا۔

قابض اسرائیل کا نابلس میں ایک فلسطینی اسیر کے گھر کو مسمار کرنے کا فیصلہ

قابض اسرائیلی حکام نے نابلس شہر کے شمال میں واقع گاؤں بیت اُمرین کے قریب گذشتہ ماہ مارچ میں ایک یہودی آباد کار کی ہلاکت کا باعث بننے والی گاڑی چڑھانے کی کارروائی کو جواز بناتے ہوئے فلسطینی اسیر دواس حسون کے گھر کو مسمار کرنے کا فوجی حکم نامہ جاری کر دیا۔ اسرائیلی میڈیا ذرائع نے اس فوجی حکم نامے کے جاری ہونے کی اطلاع دی ہے جو اسیر حسون کے گھر کی مسماری پر مبنی ہے۔ یہ فیصلہ گھروں کی مسماری کی اس مجرمانہ صہیونی پالیسی کے فریم ورک کے تحت آتا ہے جسے قابض حکام اسیروں، شہداء اور مزاحمتی کارروائیاں انجام دینے والوں کے اہل خانہ کے خلاف اپناتے ہیں، جو مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں پر مسلط کردہ اجتماعی سزا کی نمایاں ترین شکلوں میں سے ایک ہے۔

قابض حکام مسماری کے ان آپریشنز کو انجام دینے کے لیے فوجی نظام اور قوانین کا سہارا لیتے ہیں، جن میں انتدابی ہنگامی قوانین کا آرٹیکل 119 بھی شامل ہے، جسے وہ کارروائیوں کو انجام دینے والوں کے اہل خانہ پر سزائیں مسلط کرنے کے جواز کے طور پر استعمال کرتے ہیں، ایک ایسی پالیسی کے تحت جس کا مقصد ان کے بقول ڈیٹرنس پیدا کرنا ہے۔ فلسطینیوں کے گھروں کی مسماری کی اس پالیسی کو وسیع پیمانے پر انسانی حقوق کی تنقید کا سامنا ہے، کیونکہ اسے ایک ایسی اجتماعی سزا سمجھا جاتا ہے جو ایسے افراد کو نشانہ بناتی ہے جنہوں نے اپنے عزیزوں سے منسوب افعال میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔

یہودی آباد کاروں کا المغیر میں کسانوں پر حملہ، قابض فوج نے دو نوجوان گرفتار کر لیے

قابض اسرائیل کی فوج کی سرپرستی میں یہودی آباد کاروں نے رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر میں کسانوں پر حملہ کر دیا۔ المغیر گاؤں کی کونسل کے سربراہ امین اُبو علیا نے میڈیا کو دیے گئے بیانات میں بتایا کہ یہودی آباد کاروں نے مشرقی پہاڑی کے علاقے میں کسانوں پر دھاوا بول دیا، اس سے پہلے کہ مقامی شہریوں نے ان کا منہ توڑ جواب دیا، تاہم کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اُبو علیا نے مزید کہا کہ قابض فوج نے یہودی آباد کاروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے گاؤں پر دھاوا بول دیا، دو نوجوانوں علاء اور ہانی اُبو علیا کو گرفتار کر لیا، اس کے علاوہ زہریلی گیس کے گولے بھی فائر کیے تاہم کسی قسم کا کوئی زخمی ہونے کا واقعہ ریکارڈ نہیں ہوا۔ رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع گاؤں المغیر اور اس کے اردگرد کے دیوات اور قصبات کو بار بار ہونے والے قابض فوج کے دھاووں کے ساتھ ساتھ یہودی آباد کاروں کی طرف سے مسلسل حملوں کا سامنا ہے۔ نسلی دیوار اور یہودی بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن کے مطابق قابض فوج کے فوجیوں اور یہودی آباد کاروں نے گذشتہ ماہ جولائی کے دوران فلسطینی شہریوں، ان کی زمینوں اور املاک کے خلاف 2256 حملے کیے، جن میں 1458 حملے قابض فوج نے کیے۔

مکہ معاہدہ: پاکستان کی خلیجی بساط، بھارت کی نظر اسلام آباد کی تزویراتی چال پر

سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کا دفاعی معاہدہ؛ پاکستانی فوجی سربراہ کی موجودگی نمایاں، مگر سعودی اور ترک فوجی سربراہوں کی عدم شرکت نے سوالات بھی اٹھائے

نئی دہلی: سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے درمیان مکہ میں ہونے والے نئے مشترکہ دفاعی معاہدے کو اسلام آباد اپنی بڑی تزویراتی کامیابی کے طور پر پیش کر سکتا ہے، لیکن بھارتی نقطۂ نظر سے اس پیش رفت کا اصل امتحان اس کے اعلان میں نہیں بلکہ اس کے عملی نتائج میں ہوگا۔ معاہدے کے تحت ایک رکن پر مسلح حملے کو تینوں پر حملہ تصور کرنے اور دفاعی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ معاہدے پر سعودی ولی عہد محمد بن سلمان، ترک صدر رجب طیب اردوان اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے دستخط کیے۔ قابلِ توجہ بات یہ رہی کہ پاکستان کے فیلڈ مارشل اور چیف آف ڈیفنس فورسز عاصم منیر بھی اجلاس میں موجود تھے اور پاکستانی وزیر اعظم نے معاہدے میں ان کے کردار کو نمایاں طور پر سراہا۔

صرف پاکستانی فوجی سربراہ کی موجودگی کیوں؟

یہ سوال بھارتی تزویراتی حلقوں میں اٹھنا فطری ہے کہ جب معاہدہ تین ملکوں کا ہے تو پاکستان کے فوجی سربراہ کی موجودگی نمایاں کیوں تھی جبکہ سعودی اور ترک فوجی سربراہوں کی ایسی موجودگی رپورٹ نہیں ہوئی۔ تاہم اس بارے میں تینوں حکومتوں کی جانب سے کوئی سرکاری وضاحت سامنے نہیں آئی ہے۔ اس لیے اسے سعودی عرب یا ترکی کی پاکستان سے دوری، اختلاف یا کسی اندرونی تنازع کا ثبوت قرار دینا قبل از وقت ہوگا۔ البتہ ایک بات واضح ہے: پاکستان میں خارجہ اور دفاعی پالیسی میں فوج کا کردار غیر معمولی طور پر مضبوط ہے۔ گزشتہ سعودی۔ پاکستان دفاعی معاہدے کے وقت بھی عاصم منیر کی موجودگی نمایاں تھی، اور پاکستان کی سعودی سلامتی کے ساتھ فوجی شراکت داری پہلے ہی کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ اسی لیے بھارتی تجزیہ نگار یہ سوال ضرور اٹھا سکتے ہیں کہ کیا مکہ معاہدہ پاکستان کے لیے صرف ایک بین الاقوامی دفاعی معاہدہ ہے یا اسلام آباد اپنی فوجی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے خلیج میں اپنا تزویراتی وزن بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے؟

بھارت کے خلاف براہ راست اتحاد نہیں

نئی دہلی کے لیے فی الحال اس معاہدے کو بھارت مخالف فوجی اتحاد قرار دینا مناسب نہیں ہوگا۔ ترکی اور پاکستان کے دفاعی تعلقات پہلے سے مضبوط ہیں، جبکہ سعودی عرب کے بھارت کے ساتھ بھی وسیع اقتصادی، توانائی اور تزویراتی تعلقات موجود ہیں۔ معاہدے کے بارے میں سعودی اور ترک حکام نے اسے دفاعی نوعیت کا قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کسی مخصوص ملک کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے باوجود اگر مستقبل میں تینوں ممالک کے درمیان انٹیلی جنس شیئرنگ، مشترکہ فوجی مشقیں، دفاعی پیداوار، ڈرون ٹیکنالوجی، فضائی دفاع اور فوجی لاجسٹکس میں گہرا تعاون شروع ہوتا ہے تو بھارت کو اس کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لینا ہوگا۔

پاکستان کے لیے کامیابی، مگر طویل مدتی خطرات بھی

بھارتی نقطۂ نظر سے پاکستان کے لیے اس معاہدے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے جنوبی ایشیا سے باہر ایک بڑے علاقائی سکیورٹی فریم ورک میں جگہ مل رہی ہے۔ لیکن یہی حکمت عملی مستقبل میں اسلام آباد کے لیے مشکلات بھی پیدا کر سکتی ہے۔ پاکستان پہلے ہی معاشی دباؤ، اندرونی سیاسی کشمکش، دہشت گردی، افغانستان کے ساتھ کشیدہ تعلقات اور بڑھتے ہوئے دفاعی اخراجات جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے میں متعدد علاقائی تنازعات میں فوجی وابستگی بڑھانا پاکستان کے لیے اضافی بوجھ بن سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، پاکستان اگر اپنی تزویراتی اہمیت بڑھانے کے لیے مسلسل نئے دفاعی محاذ اختیار کرتا ہے تو یہ طاقت کا مظاہرہ بھی ہو سکتا ہے اور طویل مدت میں اس کی کمزوری کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

بھارت کا جواب: اتحاد نہیں، تزویراتی صبر

نئی دہلی کے لیے فوری طور پر کسی جوابی فوجی اتحاد میں شامل ہونا ضروری نہیں۔ بھارت کے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اسرائیل، امریکا، روس اور دیگر اہم طاقتوں کے ساتھ الگ الگ مضبوط تعلقات موجود ہیں۔ خاص طور پر سعودی عرب کے ساتھ بھارت کے بڑھتے ہوئے توانائی، تجارت، سرمایہ کاری اور دفاعی روابط اسلام آباد کے لیے اس بات کو مشکل بناتے ہیں کہ وہ ریاض کو مکمل طور پر اپنے تزویراتی دائرے میں لے آئے۔ بھارت کے لیے اصل سوال یہ نہیں کہ مکہ میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے، بلکہ یہ ہے کہ کیا پاکستان اسے حقیقی اور مستقل فوجی طاقت میں تبدیل کر پاتا ہے؟

'مکہ معاہدہ' کا اصل امتحان آگے

بھارتی نقطۂ نظر سے یہ معاہدہ پاکستان کے لیے سفارتی کامیابی ضرور ہے، مگر اس کی پائیداری ابھی ثابت ہونا باقی ہے۔ اگر سعودی سرمایہ، ترک دفاعی ٹیکنالوجی اور پاکستانی فوجی تجربہ مستقل مشترکہ دفاعی نظام میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو اس کے علاقائی اثرات اہم ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر معاہدہ بنیادی طور پر سیاسی اور سفارتی اعلان تک محدود رہتا ہے تو اس کا بھارت کی قومی سلامتی پر براہ راست اثر محدود رہے گا۔ پاکستان نے گزشتہ کئی دہائیوں میں اپنی سلامتی کو مسلسل بیرونی اتحادوں اور فوجی صف بندیوں کے ذریعے مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے۔ بھارتی تجزیے کے مطابق اس حکمت عملی نے اسے وقتی تزویراتی فائدے ضرور دیے، مگر اندرونی سیاسی، معاشی اور سلامتی کے مسائل کو بنیادی طور پر حل نہیں کیا۔ اس لیے مکہ معاہدہ پاکستان کی طاقت کا نیا ثبوت ہے یا اس کے بڑھتے ہوئے تزویراتی بوجھ کی ایک اور مثال، اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔ بھارت کے لیے فی الحال محتاط نگرانی اور اپنی آزاد تزویراتی صلاحیت کو مضبوط رکھنا ہی زیادہ مؤثر جواب دکھائی دیتا ہے۔

مغربی کنارے کی مشکلات فلسطینی عیسائیوں کو علاقہ چھوڑ دینے پر مجبور کر رہی ہیں

فلسطینی عیسائی اپنے آپ کو" زندہ پتھر" کہتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ وہ گذشتہ 2000 سالوں سے مسلسل اس مقدس سرزمین پر رہ رہے ہیں۔ ریورنڈ متری راہب کا خیال ہے کہ شاید اب وہ اور زیادہ دیر تک نہ رہیں۔

"اگر موجودہ حالات جاری رہے تو 2050 تک ایک بھی فلسطینی عیسائی نہیں بچے گا" بیت لحم جو بائبل کے مطابق عیسیٰ مسیح کی جائے پیدائش ہے، یہاں کی دارالکلمہ یونیورسٹی کے بانی اور صدر راہب نے کہا۔

غزہ کی پٹی میں تقریباً تین سال قبل جنگ شروع ہونے کے بعد سے اقتصادی اور سلامتی کے حالات پر بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتِ حال کے پیشِ نظر سینکڑوں عیسائی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج نے اپنی کارروائیاں اور حفاظتی چوکیاں بڑھادی ہیں۔

اکتیس سالہ کاروباری شخصیت عیسیٰ قسیس اپنا خاندان اور مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں قائم کردہ سٹارٹ اپ چھوڑ کر امریکہ ہجرت کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ ان حالات میں" مایوس اور ناامید" محسوس کرتے ہوئے قسیس نے اے ایف پی کو بتایا،" میں نے اس بارے میں ایک سال پہلے سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا تھا۔ جب بھی میں اپنے کام میں ایک قدم آگے بڑھتا ہوں تو تین قدم پیچھے چلا جاتا ہوں۔"

ایک اندازے کے مطابق 000,40 اور 000,45 کے درمیان عیسائی آج مغربی کنارے میں رہتے ہیں جو آبادی کے ایک فیصد سے کچھ زیادہ ہیں۔

جب اسرائیل نے 1967 میں اس علاقے پر قبضہ کرنا شروع کیا تو عیسائیوں کی تعداد تقریباً چھ فیصد تھی۔

خطرے کی گھنٹی: پادری طبقے کے ارکان، حکام اور محققین کا بیان ہے کہ قسیس جیسے نوجوان عیسائی مغربی کنارے میں انسانی اور معاشی صورتِ حال کی خرابی کے باعث علاقے سے چلے جاتے ہیں جہاں ملازمتیں تیزی سے کم اور نقل وحرکت محدود ہوتی جارہی ہے۔

"والدین اپنے بچوں پر یہاں رہنے کے لیے دباؤ ڈالتے تھے۔ لیکن اب وہ انہیں ہجرت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں،" قسیس نے کہا اور مزید بتایا کہ ان کی والدہ جو کبھی ان کے جانے کی مخالفت کرتی تھیں، اب مزید اس کے خلاف نہیں رہیں۔ فلسطینی وزیرِ خارجہ ورسین آغابیکیان شاہین نے کہا، مغربی کنارہ چھوڑنے کی خواہش صرف فلسطینی عیسائیوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ عوامل ان کے لیے ایسا کرنا آسان بنا رہے ہیں۔

آغابیکیان جو خود آرمینیائی عیسائی ہیں، کہتی ہیں کہ مسلمانوں کے مقابلے میں عیسائی زیادہ آسانی سے ہجرت کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے بیرونِ ملک رشتہ دار ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں جو انہیں کام تلاش کرنے اور ثقافتی وسماجی طور پر مربوط ہونے کے بہتر مواقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، مشرقی یروشلم سمیت مغربی کنارے میں عیسائیوں کی آبادی میں کمی کو "مسیحی دنیا کے لیے ایک بہت سنگین خطرے کا اظہار ہونا چاہیے۔"

انہوں نے مطالبہ کیا کہ" یہ یقینی بنانے کے لیے انتہائی سخت کارروائی کی جائے کہ مسیحی اسی سرزمین پر رہیں جہاں حضرتِ مسیح پیدا ہوئے تھے" اور مزید کہا،" مسیحی دنیا کو اس قبضے کی حقیقت کو دیکھنا چاہیے۔" غزہ کی پٹی میں عیسائیوں کی آبادی نمایاں طور پر کم ہوگئی ہے اور جنگ سے تباہ حال علاقے میں صرف تقریباً 600 افراد رہ گئے ہیں جس کی آبادی بیس لاکھ سے زیادہ ہے۔

تیز رفتار ہجرت

عیسائی برادریوں نے 18 ویں صدی سے تسلسل سے مغربی کنارے کے شہروں سے ہجرت کی ہے اور اب بڑے فلسطینی مسیحی باشندے امریکہ میں آباد ہیں جن میں صرف چلی میں 000,40 سے زیادہ ہیں۔ ریورنڈ راہب کے مطابق 2023 میں غزہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے 200 سے زیادہ عیسائی خاندان مغربی کنارے سے ہجرت کر چکے ہیں۔

چرچ کے رہنماؤں نے اے ایف پی کو بتایا ہے کہ وہ اپنے اجتماعات کے نوجوان ارکان کی بڑھتی ہوئی ہجرت کو دیکھ رہے ہیں۔

مغربی کنارے کے عیسائی اسرائیل سے منسلک مشرقی یروشلم اور بیت لحم کے ساتھ ساتھ رام اللہ اور کئی قریبی دیہات اور قصبات میں مرکوز ہیں۔

رام اللہ کے مشرق میں طیبہ کے قصبے میں گرجا گھروں نے 2023 کے بعد سے 15 سے زیادہ خاندانوں کے ہجرت کر جانے کی دستاویز بندی کی ہے۔ یہ مغربی کنارے کا آخری مکمل عیسائی قصبہ ہے۔ اس کی آبادی جو اب صرف 200,1 ہے، 1980 کے عشرے میں 000,3 تھی۔ حالیہ برسوں میں اس قصبے کو بارہا اسرائیلی آبادکاروں نے حملوں کا نشانہ بنایا ہے اور زمینوں، رہائشیوں کی املاک حتیٰ کہ مقدس مقامات پر بھی حملے ہوئے ہیں۔ طیبہ میں لاطینی چرچ کے پیرش پادری فادر بشر فوادلہ نے اے ایف پی کو بتایا، مشکل معاشی حالات کے ساتھ ساتھ حملوں کے نتیجے میں "سیکیورٹی کی کمی کی وجہ سے روزانہ کی تکالیف" رہائشیوں کو اپنے مستقبل پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ اگرچہ طیبہ رام اللہ سے صرف 12 کلومیٹر (5.7 میل) کے فاصلے پر واقع ہے لیکن اسرائیلی فوجی چوکیوں کی وجہ سے اے ایف پی کے صحافیوں کو اس تک پہنچنے میں تقریباً ایک گھنٹہ لگا۔

مشرقی یروشلم کے علاوہ 000,500 سے زیادہ اسرائیلی مغربی کنارے کی آبادیوں میں رہتے ہیں جہاں تقریباً 30 لاکھ فلسطینی آباد ہیں۔ فلسطین سینٹر فار پالیسی اینڈ سروے ریسرچ کے 2020 کے ایک سروے سے پتا چلا کہ مغربی کنارے کے 35 فیصد عیسائی معاشی وجوہات، تعلیمی مواقع یا استحکام اور آزادی کی تلاش میں ہجرت کرنے پر غور کر رہے تھے۔

اس سے فلسطینی معاشرے میں سخت گیر اسلامی گروہوں کے ساتھ ساتھ مسلح گروہوں کی تشویش کا بھی پتا چلا۔ مرکز کے ڈائریکٹر محقق خلیل شقاقی نے کہا، مغربی کنارے سے ہجرت کر جانے کی خواہش مسلمانوں کی نسبت عیسائیوں میں دوگنا زیادہ ہے۔ اب اس سروے کے چھ سال بعد انہوں نے کہا،" تقریباً سب کچھ خراب سے خراب تر ہو چکا ہے۔"

مقبوضہ مغربی کنارہ آگ کی لپیٹ میں

غزہ (ایجنسی): مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے المغیر پر قابض اسرائیلی فوج کے دھاوے کے دوران زہریلے گیس کے گولے برسائے جانے سے متعدد فلسطینی شہری دم گھٹنے سے زخمی ہوگئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے المغیر قصبے کے علاقے العقبہ کے قریب شہری صقر ابوعلیا کے گھر کے اندر گیس کے گولے فائر کیے، جس کے نتیجے میں متعدد شہری دم گھٹنے کی حالت کا شکار ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی نابلس کے مشرق میں واقع قصبے بیت فوريک پر آبادکاروں کے ایک حملے کے دوران دو شہری زخمی ہو گئے۔ نابلس میں ہلالِ احمر کے ایمبولینس اینڈ ایمرجنسی سینٹر کے ڈائریکٹر عمید احمد نے واضح کیا کہ ایمبولینس کے عملے نے قصبے میں آبادکاروں کی طرف سے مار پیٹ کے نتیجے میں دو نوجوانوں کے زخمی ہونے کے واقعے کو سنبھالا۔ یہودی آبادکاروں کے حملے زرعی زمینوں اور شہریوں کی املاک تک پھیل گئے، جہاں آج بروز ہفتہ ایک آبادکار نے رام اللہ کے مشرق میں واقع قصبے الطیبہ کی زمینوں میں اپنے مویشی چھوڑ دیے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ ایک آبادکار نے قصبے کے مشرق میں واقع "ال عابن" کے اجتماع پر حملہ کیا، اور زرعی زمینوں اور شہریوں کے رہائشی علاقوں کے قریب اپنے مویشی چھوڑ دیے، جس سے فصلوں اور درختوں کو نقصان پہنچا۔ آٹھ اکتوبر 2023ء کو غزہ پٹی پر اسرائیلی جنگ کے آغاز کے بعد سے مغربی کنارے میں قابض فوج اور آبادکاروں کے حملوں میں شدت آگئی ہے، جو شہریوں، ان کی املاک اور زمینوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

سرکاری فلسطینی اعداد وشمار کے مطابق ان حملوں کے نتیجے میں 1182 سے زائد فلسطینی شہید، تقریباً 13 ہزار زخمی اور تقریباً 25 ہزار گرفتار ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر مادی نقصان بھی ہوا ہے۔ نسلی دیوار اور بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن نے دستاویز کیا ہے کہ قابض فوج اور یہودی آبادکاروں نے گذشتہ ماہ جولائی کے دوران فلسطینی شہریوں، ان کی زمینوں اور املاک کے خلاف 2256 حملے کیے، جن میں 1458 حملے قابض فوج نے اور 798 حملے آبادکاروں نے انجام دیے۔ ان حملوں کا مرکز رام اللہ اور البیرہ کے علاقے تھے جہاں 260 حملے ہوئے، نابلس میں 247، جنین میں 190، بیت لحم میں 185، اور الخلیل میں 170 حملے ریکارڈ کیے گئے۔

کمیشن نے اس بات کی تاقید کی کہ یہ اعداد وشمار فوجی طاقت کے آلات اور آبادکاروں کے حملوں کے درمیان ایک تکمیلی تعلق کی عکاسی کرتے ہیں، جبکہ قابض فوج آبادکاروں کو تحفظ اور پشت پناہی فراہم کرتی ہے تاکہ حملوں کو وسیع کیا جاسکے اور ان کے نتائج کو زمین پر مستقل حقائق میں بدلا جاسکے۔

ایک نیا اسکینڈل.. قابض دشمن نے غزہ میں دو بزرگ فلسطینیوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کے بعد شہید کردیا

غزہ (ایجنسی): ایک تازہ منظر عام پر آنے والی لیک شدہ تصویر نے غزہ پٹی کے شمال میں واقع قصبے بیت لاہیا سے تعلق رکھنے والے دو معمر شہریوں پر ڈھائے جانے والے ظلم کا پردہ چاک کیا ہے، جن کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور یہ تصویر نومبر 2024ء میں انہیں قتل کیے جانے سے چند گھنٹے قبل کی ہے، جو کہ ایک نئے دلخراش واقعے کی روشنی میں اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے اپنی عسکری کارروائیوں کے دوران فلسطینی شہریوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔

تصویر میں اسرائیلی فوجیوں کو دونوں افراد کے درمیان کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے، یہ منظر ان کے قتل سے چند گھنٹے قبل کا ہے، جنہیں حراست میں لیا گیا تھا اور شہادتوں اور رپورٹس کے مطابق انہیں قتل کیے جانے سے پہلے انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔

کفیر بریگیڈ کی 92 ویں بٹالین سے وابستہ قابض فوج نے بیت لاہیا سے ان شہریوں کو اغوا کیا اور علاقے میں عسکری کارروائیوں کے دوران استعمال کرنے سے پہلے انہیں کئی دنوں تک حراست میں رکھا۔

رپورٹس کے مطابق دونوں شہریوں کو قابض فوجیوں کی طرف سے دھاوا بولنے سے پہلے زبردستی عمارتوں کے اندر داخل کیا گیا، یہ ایک ایسا عمل ہے جسے فلسطینی شہادتوں اور انسانی حقوق کی رپورٹس نے شہریوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی ایک شکل کے طور پر دستاویزی شکل دی ہے۔

پچھلی تصاویر میں دونوں شہریوں کو صرف زیر جامہ پہنے ہوئے دکھایا گیا تھا، جبکہ ان میں سے ایک کے ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے تھے، اس کے بعد انہیں الدوام چوک کے قریب رہا کیا گیا، جہاں بعد میں ان پر گولیاں برسائی گئیں۔

انسانی حقوق کے لیے یورومیڈیٹرین آبزرویٹری (یورو-میڈ آبزرویٹری) کے سربراہ رامی عبد نے اس بات کی تصدیق کی کہ دونوں افراد کے رشتے داروں نے انہیں ان کی حراست کے تین دن بعد مردہ حالت میں پایا، اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ انہیں انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کے بعد ماورائے عدالت گولیاں مار کر شہید کردیا تھا۔ یہ لیک شدہ تصاویر اور بیانات کے اس سلسلے میں اضافہ کرتی ہے جو اسرائیلی عسکری کارروائیوں کے دوران فلسطینی شہریوں کے خلاف ہونے والی خلاف ورزیوں کی گواہی دیتے ہیں، بالخصوص غزہ پٹی کے شمال میں۔

آزاد رپورٹس نے ایسے واقعات کی دستاویزات پیش کی ہیں جن میں فلسطینی شہریوں کو اسرائیلی دستوں کی پیش قدمی سے پہلے زبردستی عمارتوں اور سرنگوں میں داخل ہونے پر مجبور کیا گیا تاکہ دھماکہ خیز مواد یا جنگجوں کی موجودگی کی تصدیق کی جاسکے، یہ ایک ایسا عمل ہے جس نے بڑے پیمانے پر انسانی حقوق اور قانونی مذمت کو جنم دیا۔

قابض اسرائیلی فوج نے مئی 2025ء میں ان میں سے کئی معاملات کی تحقیقات شروع کرنے کا اعلان کیا، اعتراف کیا کہ فلسطینیوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنا یا انہیں عسکری کارروائیوں میں حصہ لینے پر مجبور کرنا اس کے عسکری احکامات کے تحت ممنوع ہے۔

اقوام متحدہ کی ایک سابقہ تحقیقاتی رپورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ فلسطینی شہریوں کو فوجیوں سے پہلے گھروں میں داخل ہونے پر مجبور کرنا انسانی ڈھال کے استعمال کے مترادف ہے، اور یہ بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس ایجنسی کی طرف سے 2025ء میں شائع ہونے والی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں ایسے فلسطینیوں کے بیانات کا انکشاف کیا گیا جنہوں نے اسرائیلی دستوں سے پہلے عمارتوں اور سرنگوں میں داخل ہونے پر مجبور کیے جانے کے واقعات بیان کیے، جبکہ اسرائیلی فوجیوں نے اس عمل کو بڑے پیمانے پر پھیلنے والا عمل قرار دیا۔

قیدیوں کے خلاف مسلسل خلاف ورزیاں

یہ واقعات قابض دشمن کی جیلوں کے اندر حراست کے سخت حالات کے بارے میں فلسطینی قیدیوں کی مسلسل اطلاعات کے ساتھ پیش آئے، جن میں طبی دیکھ بھال، کافی خوراک اور تشدد سے محروم رکھنے کے الزامات شامل ہیں۔ فلسطینی اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے اطلاع دی ہے کہ قابض فوج نے گزشتہ 21 جون کی فجر کو رام اللہ میں ان کے گھر پر چھاپے کے دوران 71 سالہ فلسطینی ڈاکٹر مازن الرنتیسی کو گرفتار کرلیا۔

الرنتیسی ہیلتھ ورک کمیٹیز کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین کے طور پر ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں، جو کہ طبی خدمات فراہم کرنے والی ایک فلسطینی تنظیم ہے۔

الرنتیسی نے اپنے وکیل کو واضح کیا کہ عوفر جیل کے حکام نے انہیں حراست کے پہلے دس دنوں کے دوران ان کی معمول کی ادویات سے محروم رکھا، اور بعد میں بھی انہیں ایک دوا سے روکنا جاری رکھا، اس کے علاوہ ان کے سیل کی بار بار تلاشی اور قیدیوں پر تشدد کے واقعات بھی پیش آئے۔

ان کے وکیل نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ طعام کی محدود مقدار فراہم کیے جانے کے نتیجے میں الرنتیسی کا وزن تیزی سے کم ہوگیا، جن میں سے کچھ کو کھانے کے لیے غیر موزوں قرار دیا گیا، جن میں پھپھوندی والا روٹی، نیم خراب ٹماٹر، بغیر پکا ہوا حمص اور بدبودار چاول شامل ہیں۔

بیلجیئم کی حقوقِ انسانی کی تنظیم »فیفا سالود« نے الرنتیسی اور ہیلتھ ورک کمیٹیز کے ایک اور اہلکار کی گرفتاری پر تشویش کا اظہار کیا، اور ان کی حراست کے حالات کے ان کی صحت کی حالت پر پڑنے والے اثرات اور طبی دیکھ بھال کے حصول کے امکانات کے بارے میں خبردار کیا۔

اسی دوران غزہ پٹی میں انسانی بحران جاری ہے، جہاں اکتوبر 2023ء میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے فلسطینی شہداء کی تعداد 73 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ تباہ شدہ گھروں اور عمارتوں کے ملبے تلے ہزاروں لاشیں اب بھی موجود ہیں۔ غزہ پٹی میں 4 اگست کو تباہ شدہ گھروں کے ملبے سے لاشیں نکالنے کے بعد 112 فلسطینیوں کی اجتماعی جنازہ ادا کی گئی، جبکہ متاثرین کی ایک بڑی تعداد اب بھی ملبے کے نیچے پھنسی ہوئی ہے۔

یہ لگاتار واقعات غزہ کی جنگ کی انسانی قیمت کا ایک اور رخ بے نقاب کرتے ہیں، جہاں فلسطینیوں کے مصائب بمباری، قتل اور تباہی تک محدود نہیں ہیں، بلکہ حراست، بدسلوکی اور طبی دیکھ بھال اور خوراک سے محرومی تک پھیل جاتے ہیں، جبکہ آزادانہ تحقیقات کرانے اور شہریوں اور قیدیوں کے خلاف خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کا احتساب کرنے کے لیے مسلسل مطالبات کیے جارہے ہیں۔

قابض فوج کے مغربی کنارے میں دھاوے، متعدد فلسطینی گرفتار

غزہ: قابض صیہونی فوج نے گذشتہ شب اور آج ہفتے کی صبح مغربی کنارے کے کئی علاقوں میں دھاوے بولے، جن کے دوران گھروں میں گھس کر ان کے قیمتی ساز وسامان میں توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی گئی۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے نابلس کے مشرق میں واقع کیمپ بلاطہ پر دھاوا بولا، جس کے ساتھ ہی شہریوں کے گھروں پر بڑے پیمانے پر چھاپہ مار مہم چلائی گئی۔ ان دھاووں کی زد میں آنے والے علاقوں میں قلقیلیہ کے جنوب میں واقع بلدہ حبلی، طوباس کے جنوب میں واقع علاقہ الفارعہ، بلدہ میثلون اور جنین شہر شامل ہیں جہاں قابض فوج سرکاری ہسپتال کے سامنے مورچہ زن ہوگئی۔ اسی طرح قابض فوج نے طولکرم شہر کے مشرق میں واقع ضاحیہ ذنابہ کے مشرق میں الرشید کالونی پر دھاوا بولا، ایک گھر پر چھاپہ مار کر اس کے اندرونی سامان کو الٹ پلٹ کر دیا۔ الخلیل میں قابض فوج نے شہر یطا پر دھاوا بولا، اور حارہ الشعابین میں شہری جبر جبرین ابوقبیطہ کے گھر پر چھاپہ مارا۔ اس کے ساتھ ہی یہودی آبادکاروں نے الخلیل کے جنوب میں مسافر یطا کے علاقے رجوم علی میں شہریوں کی اراضی پر دھاوا بول دیا۔ اسی طرح آبادکاروں نے مکینوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش میں حمروش کے مقام پر شہریوں کے گھروں کی طرف جنگلی سور چھوڑ دیے۔

جنگ بندی کے بعد سے غزہ میں 1257 فلسطینی شہید ہو چکے: وزارت صحت

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں پچھلے 48 گھنٹوں کے دوران دو شہداء زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، اس کے علاوہ 6 زخمیوں کو پٹی کے ہسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ وزارت صحت نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ متعدد شہداء اور متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں، جبکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ اب تک ان تک پہنچنے اور انہیں باہر نکالنے سے قاصر ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی مجموعی تعداد 257,1 ہو چکی ہے، اس کے علاوہ 131,4 زخمی ہوئے ہیں، جبکہ عملہ 806 لاشیں نکالنے میں کامیاب رہا ہے۔ وزارت کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی جارحیت کی مجموعی تعداد بڑھ کر 384,73 شہداء تک پہنچ چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 242,174 ہوگئی ہے۔

ایران پر دباؤ جاری رکھیں گے، ہرمز میں جہازوں کے لیے محفوظ راستے پر کام کر رہے ہے، وینس کی شرانگیزی

واشنگٹن: امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا ہے کہ واشنگٹن ایران پر دباؤ جاری رکھے گا ۔ ایرانی تکلیف میں ہیں اور اس معاملے کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ جے ڈی وینس نے وضاحت کی کہ واشنگٹن ایک ایسا راستہ تیار کرنے پر کام کر رہا ہے جو آبنائے ہرمز کے ذریعے

جہازوں کی محفوظ آمد ورفت کی اجازت دے۔ انہوں نے مزید کہا مو ایران نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ ہرمز کے ذریعے تیل کی زیادہ سے زیادہ ترسیل کی اجازت دے گا لیکن ہم اس پر بھروسہ نہیں کرتے۔ امریکی نائب صدر نے مزید کہا کہ ہمارے منصوبے میں ایران کا یہ عہد بھی شامل ہے کہ وہ تجارتی جہازوں پر فائرنگ نہیں کرے گا۔ امریکی نائب صدر نے واشنگٹن کی اس امید کا اظہار کیا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات کے نتیجے میں آبنائے ہرمز کے ذریعے توانائی کی ترسیل جنگ سے پہلے کی سطح پر واپس آجائے گی۔ وینس تے" فاکس نیوز" پر ایک معاہدے تک پہنچنے کی صورت میں آبنائے ہرمز کی موجودہ صورتحال کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہمیں توقع ہے کہ خلیجی خطے سے تیل اور گیس کی اتنی ہی مقدار کی ترسیل دیکھنے کو ملے گی جتنی تنازع سے پہلے تھی۔ ایران نے ہمیں ایسا کرنے کی اپنی نیت سے آگاہ کر دیا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو خلیج میں بین الاقوامی اتحاد چاہتا ہے۔ وینس نے مزید کہا کہ ایرانی نظام میں کچھ لوگ (آبنائے ہرمز سے جہازوں کے گزرنے پر) ٹرانزٹ فیس عائد کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ ایرانیوں نے ہمیں بتایا ہے کہ ان کا ٹرانزٹ فیس عائد کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہم عملی اقدامات کا انتظار کریں گے۔ امریکی نائب صدر نے کہا ہم ایران کی صورتحال کے حوالے سے تصادم کے وسط میں ہیں اور ہم سفارتی، اقتصادی اور فوجی وسائل کے تمام طریقوں کو بروئے کار لا رہے ہیں تاکہ امریکی عوام کے لیے بہترین نتیجہ حاصل کرنا یقینی بنایا جاسکے اور مجھے پورا یقین ہے کہ ہم یہ حاصل کرلیں گے۔ دوسری جانب ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ ایران اور سلطنتِ عمان آبنائے ہرمز کے ذریعے نئے بحری راستے کے حوالے سے معاہدے تک پہنچنے کے بہت قریب آگئے ہیں تاہم انہوں نے کہا کہ اس کے لیے کچھ شرائط ہیں جن میں تہران کی جانب سے اسلام آباد معاہدے کی امریکی خلاف ورزیوں کے تاوان کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ عباس عراقچی نے مزید کہا کہ ایران اور سلطنتِ عمان بحری آمد ورفت کے لیے اس وقت تک ایک عارضی راستے پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں جب تک دائمی راستے سے متعلق فنی اور قانونی مسائل حل نہ ہوجائیں۔ واضح رہے جمعہ کے روز ایک امریکی اہلکار نے کہا تھا کہ ایران اور سلطنتِ عمان کے درمیان پیش رفت ہوئی ہے جو جلد ہی آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس سے تیل کی ان برآمدات کی بحالی کی اجازت مل سکتی ہے جو پانچ ماہ قبل چھڑنے والی جنگ کی وجہ سے معطل ہوگئی تھیں۔ اہلکار نے مزید کہا کہ بلا رکاوٹ تجارتی شپنگ کی بحالی کے معاہدے کا اعلان ہوتے ہی امریکہ ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی ختم کردے گا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے گزشتہ چند ہفتوں میں بارہا اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ آبنائے کو کھولنے کا معاہدہ قریب ہوسکتا ہے۔ تاہم ایران نے کسی بھی مذاکرات کی تردید کی تھی۔ واشنگٹن اور تہران کے درمیان اعلیٰ سطح کے براہ راست مذاکرات اس وقت سے نہیں ہوئے جب سے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے جون میں سوئٹزرلینڈ میں ایرانی حکام سے ملاقات کی تھی۔ اس کے کچھ ہی عرصے بعد دونوں فریقوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا تھا۔ 17 جون کو طے پانے والی قلیل مدتی سمجھوتے کی یادداشت نے آبنائے ہرمز کے ذریعے تیل کی شپنگ کی بحالی کی شرائط طے کیں ور یہ یادداشت جنگ بندی کا باعث بن گئی۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

مصر کا غزہ سے قابض اسرائیل کے مکمل انخلا اور جنگ بندی معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کا مطالبہ

قاہرہ: مصری وزیر خارجہ بدر عبد العاطی نے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ کی پٹی سے قابض اسرائیل کا انخلا مکمل کیا جائے اور طے شدہ ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے، یہ مطالبہ قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کی طرف سے غزہ کی پٹی کے بارے میں امن کونسل کے منصوبے کو مسترد کیے جانے کے بعد سامنے آیا ہے۔

مصری وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق عبد العاطی کی یہ کال امن کونسل کے ہائی نمائندے نکولے ملادی نوف کے ساتھ ایک ٹیلی فونک رابطے کے دوران سامنے آئی۔

عبد العاطی اور نکولے ملادی نوف نے غزہ کی پٹی کی بدلتی ہوئی صورتحال اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے پر مکمل عمل درآمد کے لیے کی جانے والی کوششوں کے ساتھ ساتھ غزہ میں امن منصوبے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے روڈ میپ پر عمل درآمد پر تبادلہ خیال کیا۔ عبد العاطی نے تمام طے شدہ ذمہ داریوں پر عمل درآمد کرنے کی اہمیت پر زور دیا، جس میں انسانی امداد کی مکمل، محفوظ اور پائیدار رسائی کی ضمانت دینا، اور اس پٹی سے قابض اسرائیل کے انخلا کو مکمل کرنا شامل ہے، تاکہ دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی کی راہ ہموار ہو سکے اور ابتدائی بحالی اور تعمیر نو کی کوششوں کو سہارا مل سکے۔

انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ غزہ کے انتظام کے لیے بنائی جانے والی قومی کمیٹی کو اس پٹی کے اندر سے اپنے عارضی فرائض انجام دینے کے قابل بنایا جائے، اور بین الاقوامی استحکام فورس کی تعیناتی کے لیے خصوصی انتظامات کو آگے بڑھایا جائے۔

عبد العاطی نے فلسطینی علاقوں کے اتحاد کو برقرار رکھنے کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا، تاکہ مقبوضہ فلسطینی اتھارٹی کو غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں اپنی تمام ذمہ داریاں نبھانے کے قابل بنایا جا سکے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ تمام فریق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور کسی بھی ایسے اقدام سے پرہیز کریں جو عمل درآمد کے راستے میں رکاوٹ بنے یا اب تک حاصل ہونے والی پیشرفت کو نقصان پہنچائے۔ انہوں نے غزہ کی پٹی میں استحکام کو مستحکم کرنے اور امن منصوبے کے اگلے مرحلے کی طرف منتقلی کے لیے ضروری حالات پیدا کرنے والی کوششوں کو جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اس سے پہلے اتوار کے روز بنجمن نیتن یاھو نے اعلان کیا تھا کہ اسرائیل نے غزہ کے بارے میں امن کونسل کی طرف سے شائع کردہ پندرہ نکاتی دستاویز کو مسترد کر دیا ہے، اور اس بات کی تصدیق کی کہ قابض فوج اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ہتھیار ڈالنے سے پہلے پٹی سے کوئی انخلا نہیں کرے گی۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اس منصوبے پر سختی سے قائم ہے، جب کہ امن کونسل کی طرف سے اکتیس جولائی سنہ 2026ء کو جاری کردہ روڈ میپ جس کا عنوان ''غزہ میں امن کے لیے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جامع منصوبے پر عمل درآمد کا روڈ میپ'' ہے، اس کے تحت ہتھیاروں کو محفوظ کرنے اور قابض اسرائیل کے انخلا کو بتدریج اور متوازی طور پر انجام دینے کی بات کی گئی ہے۔

بشار الجعفری کی ماسکو میں تقریب کی ویڈیو وائرل، سوشل میڈیا پر غصے کی لہر

ماسکو: 2024 سے میڈیا منظر نامے سے غائب رہنے کے بعد سابق شامی سفارت کار بشار الجعفری ماسکو میں ایک صحافی کی سالگرہ کی تقریب میں نظر آئے۔ گزشتہ چند گھنٹوں کے دوران سوشل میڈیا پر شامی شہریوں کے درمیان بڑے پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں الجعفری ماسکو میں منعقدہ تقریب کے دوران بیٹھے دکھائی دیے۔ وہ کئی برس سے ماسکو میں مقیم ہیں۔ تقریب میں متعدد افراد صحافی اکرم خزام کی سالگرہ منانے کے لیے ان کے گرد جمع تھے، جس پر متعدد شامی شہریوں کی جانب سے تبصروں اور تنقید کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دوسری جانب خزام نے ہفتے کی شام اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ میں وضاحت کی کہ انہوں نے علی مملوک اور جمیل الحسن کے ساتھ ٹیلی ویژن انٹرویوز کرنے کی کوشش کی تھی اور الجعفری سے بھی اس حوالے سے درخواست کی تھی، تاہم اب تک ان کی کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔

آخری بار منظرِ عام پر: گزشتہ برسوں کے دوران شام میں جاری جنگ کے دوران اقوام متحدہ کے ایوانوں میں بشار الاسد حکومت کا سخت گیر انداز میں دفاع کرنے والے الجعفری کی آخری نمایاں میڈیا اور عوامی سطح پر موجودگی دسمبر 2024 میں ہوئی تھی، جب وہ ماسکو میں شام کے سفیر تھے۔ اس موقع پر انہوں نے سفارتخانے سے خطاب کرتے ہوئے سیاسی تبدیلی کی حمایت کا اعلان کیا اور سابق حکومت سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے اسے 'مافیا کا نظام' قرار دیا۔ انہوں نے نئی انتظامیہ کو موقع دینے پر بھی زور دیا۔ اپریل 2025 میں شامی وزارت خارجہ نے الجعفری کو دمشق طلب کرنے اور روس میں ان کی بطور سفیر ذمہ داریاں ختم کرنے کا اعلان کیا۔ تاہم انہوں نے ملک واپس آنے سے انکار کر دیا اور اپنے بعض اثاثوں پر پابندی عائد کیے جانے کے بعد روس میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ باضابطہ طور پر سیاسی پناہ کی درخواست دے دی۔ تاہم روس میں پناہ حاصل کرنے اور وہیں قیام کے بعد الجعفری نے خود کو مکمل طور پر سیاسی سرگرمیوں اور میڈیا بیانات سے دور کر لیا۔ سابق حکومت کے نمایاں ترین دفاعی چہروں میں شمار ہونے والے الجعفری نے اس کے بعد منظرِ عام سے دور رہنے کو ترجیح دی۔

قابض اسرائیل لبنان کے وسائل پر چرانے کی سازش کر رہا ہے: حزب اللہ

غزہ: لبنانی اسلامی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیلی وزارت خارجہ کی طرف سے جنوبی لبنان کے کچھ حصوں کو قابض ریاست کے علاقوں میں شامل کرنے والے نقشے کی اشاعت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسرائیل کی لبنانی سرزمین اور اس کے وسائل پر ہاتھ صاف کر رہی ہے۔ انہوں نے لبنانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ براہ راست مذاکرات کو بند کرے۔

قابض اسرائیلی وزارت خارجہ نے 'ایکس' پلیٹ فارم پر اپنے آفیشل پیج 'اسرائیل بالعربیہ' کے ذریعے ایک نقشہ شائع کیا، جس میں جنوبی لبنان کے وسیع حصوں کو واضح طور پر کاٹنے اور انہیں بصری طور پر ضم کرنے اور قابض ریاست کی سرحدوں کے اندر شامل کرنے کا عمل ظاہر ہوا۔

حزب اللہ نے اس نقشے کو اس حقیقت کی تصدیق قرار دیا کہ قابض اسرائیل کی لبنان، اس کی زمین، اس کے وسائل غصب کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل نے ان طمعوں کو کبھی نہیں چھوڑا اور نہ ہی کبھی چھوڑے گا۔

حزب اللہ کی نظر میں اسرائیل کا لبنانی اقتدار کے ساتھ براہ راست مذاکرات میں داخل ہونا وقت حاصل کرنے اور زمین پر نئے حقائق مسلط کرنے کے ایک بے نقاب کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے لبنانی حکومت کو اس بات کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا جسے انہوں نے چھوٹ دینے کے راستے پر چلنے کا اصرار اور قابض اسرائیل کو مفت تحائف پیش کرنے کے مترادف قرار دیا۔ انہوں نے لبنانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے راستے کا جامع جائزہ لے اور قابض اسرائیل کے ساتھ براہ راست ذلت آمیز اور طاقت کے پتوں سے عاری مذاکرات کو روکے، اور تمام سطحوں بشمول حکومت اور اعلیٰ دفاعی کونسل پر فوری طور پر حرکت میں آنے کی دعوت دی۔

حزب اللہ نے اس خطرناک معاملے کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری اقدامات اٹھانے کے لیے ہنگامی اجلاس بلانے کی دعوت دی، جن میں سب سے اہم اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فوری شکایت پیش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے تمام طبقات کے لبنانیوں پر زور دیا کہ وہ ان خطرات کے حجم کو سمجھیں جن کی طرف لبنانی اقتدار لبنان کو گھسیٹ رہا ہے، جب کہ قابض اسرائیل کے ساتھ چھوٹ دینے کا راستہ اور مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔

حزب اللہ نے اس بات پر زور دیا کہ قومی ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ قابض اسرائیل اور اس کی طمع کا مقابلہ کرنے کے لیے کوششوں اور مؤقف کو متحد کیا جائے، اور لبنان کی خودمختاری اور اس کی زمین اور وسائل میں اس کے مکمل حقوق کا دفاع کیا جائے، اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ قابض اسرائیل کی طمع صرف جنوبی لبنان تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ پورے ملک کو نشانہ بناتی ہے۔

اس نقشے کی اشاعت روم میں امریکی سرپرستی میں جمعرات کے روز لبنانی اسرائیلی مذاکرات کے ساتویں دور کے اختتام کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، جہاں بات چیت میں چھبیس جون کو طے پانے والے فریم ورک فارمولے کے معاہدے پر عمل درآمد سے متعلق فائلوں کا احاطہ کیا گیا۔

فریم ورک فارمولے کا معاہدہ مقبوضہ لبنانی علاقوں سے قابض اسرائیل کے تدریجی انخلا کی تصدیق کرتا ہے، جس کا آغاز تجرباتی علاقوں میں ایک ماڈل کے نفاذ سے ہوتا ہے، جس کے بدلے میں لبنانی فوج وہاں تعینات ہو گی اور مسلح گروہوں کے ہتھیاروں کا خاتمہ کیا جائے گا، جو حزب اللہ کی طرف اشارہ ہے۔

قابض اسرائیل مذاکراتی راستے کے جاری رہنے کے باوجود لبنان پر اپنی جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے جس کا آغاز اس نے دو مارچ کو کیا تھا، لبنانی حکام کے مطابق اس کے نتیجے میں 4233 افراد شہید اور 12250 زخمی ہو گئے تھے، اس کے علاوہ ایک ملین سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے۔

پینٹاگون کی طرف سے دفاعی کمپنیوں کو ہتھیاروں کی پیداوار بڑھانے پر زور

پینٹاگون امریکی دفاعی صنعت پر ہتھیاروں کی تیاری میں تیزی لانے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے تاکہ اس کے ہتھیاروں کا کم ہوتا ہوا ذخیرہ بھرنے میں مدد ملے بشمول وہ ہتھیار جو ایران سے جاری جنگ میں ختم ہو گئے ہیں۔ محکمہ جنگی سازوسامان کا حصول بڑھانے پر سرگرمی سے توجہ مرکوز کر رہا ہے تاکہ ''ہمارے جنگی سپاہیوں کو اس رفتار سے ہتھیار ملیں جس کا یہ جنگ تقاضہ کرتی ہے،'' پینٹاگون کے ترجمان شان پارنیل نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا۔ انہوں نے اس عمل کو نمایاں طور پر تیز کرنے کے لیے گذشتہ ہفتے محکمے کی کوششوں کی تصدیق کی لیکن اصرار کیا کہ یہ ہتھیاروں کی جدید کاری کی وسیع تر کوششوں کا حصہ تھا جو پانچ ماہ پرانے تنازعے سے پہلے جاری تھیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے حاصل کردہ ایک میمو کے مطابق ڈپٹی ڈیفنس سکریٹری سٹیو فینبرگ نے بدھ کے روز صنعت کے رہنماؤں کو لکھا کہ ''نمایاں طور پر تیز رفتار، ترسیل کے تیز تر اوقات اور/ یا پیداوار میں اضافے'' کے منصوبے پیش کرنے کے لیے ان کے پاس 21 دن سے زیادہ کا وقت نہیں ہے۔

فینبرگ نے مزید لکھا، ''ہتھیار سازی کے لیے سالوں کے اوقات قابلِ قبول نہیں ہیں۔ ہمیں ڈرامائی طور پر اپنے پروگرام کے اوقات کو تیز کرنا اور اب اپنی پیداواری صلاحیت کو توسیع دینا چاہیے۔''

ایک نئے تجزیے کے مطابق یہ میمو ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران کے ساتھ حالیہ لڑائی میں امریکی فوج کا جدید میزائل انٹرسیپٹرز کے ذخیرے کا زیادہ حصہ استعمال ہو گیا جو پہلے ہی کم تھا۔ اس سے ممکنہ طور پر امریکی فوجیوں کو مزید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اگر لڑائی دوبارہ شروع ہو گئی۔

واشنگٹن کے ایک تھنک ٹینک سینٹر فار اسٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل سٹڈیز کے تجزیے کے مطابق پیٹریاٹ اور تھاڈ انٹرسیپٹرز کے کم ہوتے ذخائر امریکہ اور اس کے شرقِ اوسط کے اتحادیوں کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ان فضائی دفاعی ہتھیاروں کا تحفظ کرنے کے لیے مزید خطرات مول لیں۔ مثلاً تھنک ٹینک نے کہا، امریکی افواج آنے والے ایرانی ڈرونز اور میزائلوں کے خلاف کم میزائل داغ سکتی ہیں جس سے کسی ایک کے مطلوبہ مقام پر پہنچ جانے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حالیہ دنوں میں گولہ بارود کی کمی کے بارے میں عوامی اطلاعات پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے جمعرات کو ٹروتھ سوشل پر پوسٹ کیا ہے کہ امریکہ کے پاس ''کافی مقدار'' ہے۔ نیز کہا، ''ہتھیار بڑی مقدار میں تیار اور ضرورت کے مطابق امریکہ بھیجے جا رہے ہیں۔''

ہفتے کے روز پارنیل نے تصدیق کی کہ فینبرگ کا میمو ''حقیقی'' تھا جس میں ہتھیاروں کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ''دفاعی صنعتی بنیاد کی تعمیر نو کے لیے جاری کوشش سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔''

دفاعی اخراجات کا ایک بل فی الحال کانگریس میں تعطل کا شکار ہے اور قانون ساز ٹرمپ کی ایران کے خلاف فوجی کارروائی پر غصے میں ہیں اور وائٹ ہاؤس کی درخواست کی مخالفت کر رہے ہیں کہ پینٹاگون کے اخراجات 1.5 ٹریلین ڈالر تک بڑھائے جائیں جو گذشتہ سال کے تقریباً 900 بلین ڈالر سے زیادہ ہے۔

توقع ہے مصر بھی سعودی عرب اور پاکستان کے مشترکہ دفاعی معاہدے میں شامل ہو جائے گا: ترکیہ

انقرہ: ترکیہ کے وزیر خارجہ خاقان فیدان نے اعلان کیا ہے کہ انہیں توقع ہے کہ مصر آنے والے مرحلے میں اس مشترکہ دفاعی معاہدے کا حصہ بن جائے گا جو جمعہ کے روز سعودی عرب، پاکستان اور ترکیہ کے درمیان طے پایا تھا۔ خاقان فیدان نے ترک خبر رساں ادارے 'اناطولیہ' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں مزید کہا کہ مصر تمام امور میں ہمارا ایک قدرتی حلیف ہے اور میرا ماننا ہے کہ آنے والے مرحلے میں مصر بھی اس اتحاد کا حصہ بن جائے گا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ کچھ تکنیکی مسائل موجود ہیں اور جیسے ہی وہ حل ہو جائیں گے تو اس بات میں کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی کہ مصر بھی اس اتحاد کا حصہ بن جائے۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ ہمارے صدر کے ویژن کے مطابق یہ اتحاد صرف تین ممالک تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ ہمیں وسعت اختیار کرنی چاہیے اور اگر ضرورت پڑے تو اس چھتری کے نیچے سب کو شامل کیا جانا چاہیے۔ خاقان فیدان نے واضح کیا کہ دیگر ممالک نے بھی اس معاہدے میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ ہم اپنے خطے کے معاملات کو سنبھالنے میں زیادہ بڑا کردار ادا کریں کیونکہ باہر کی قابض طاقتیں خطے کے مسائل کو حل کرنے میں کوئی مدد فراہم نہیں کرتیں بلکہ ان میں مزید اضافہ کرتی ہیں تاہم انہوں نے کسی بھی ملک کا نام نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں جمعہ کے روز طے پانے والے اس معاہدے کی تیاری دو سال سے زیادہ عرصے سے کی جا رہی تھی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جو بھی ملک ہم پر حملہ نہیں کرے گا وہ ہمارا ہدف نہیں بنے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن کے ساتھ اسٹریٹجک اتحادی ان تینوں ممالک کے درمیان معاہدے کا مقصد باہر کے کسی ملک کو کوئی پیغام دینا نہیں ہے بلکہ اس کا بنیادی مقصد اس خطے یعنی مشرق وسطیٰ میں پائیدار استحکام لانا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ معاہدہ نیٹو میں ترکیہ کی ذمہ داریوں کے متصادم نہیں ہے۔ ترک وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم اس طرح عمل کرنے والے پہلے ملک نہیں ہیں کیونکہ امریکہ نے بھی اسرائیل سمیت ناٹو سے باہر کے کئی ممالک کے ساتھ اسی طرح کے معاہدے کر رکھے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے سائے میں یہ اتحاد نیٹو کی طرز پر مشترکہ دفاعی شق کے تحت امریکہ کے تین حلیف ملکوں کو ایک لڑی میں پروتا ہے جس کے تحت کسی بھی رکن ملک پر ہونے والا حملہ سب پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ سعودی عرب کے ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان بن عبد العزیز آل سعود، ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوآن اور پاکستان کے وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے جمعہ کے روز ''مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے'' پر دستخط کیے تھے جو تینوں ممالک کے اس عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ اپنے مشترکہ دفاع کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں اور خطے اور دنیا میں امن اور استحکام کے حصول کے ذریعے ایک محفوظ اور خوشحال مستقبل کی طرف گامزن ہیں۔ اس معاہدے کا مقصد کسی بھی جارحیت کے خلاف مشترکہ ڈیٹرنس کو فروغ دینا ہے اور اس میں یہ طے پایا ہے کہ کسی بھی ملک پر ہونے والا مسلح حملہ سب پر حملہ شمار ہو گا۔

یونان میں درجنوں تقریبات میں فلسطین کی حمایت اور قابض دشمن کے ساتھ تعاون ختم کرنے کے مطالبات

یونان میں اتوار کے روز فلسطین کے حامی اور قابض اسرائیلی پالیسیوں کے خلاف احتجاجی مظاہروں کی ایک وسیع لہر دیکھی جا رہی ہے، جس کے تحت ملک بھر میں 'فلسطین کے لیے قومی یومِ عمل' کے عنوان سے درجنوں تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

یونانی میڈیا اور احتجاجی مظاہروں کے منتظمین کے مطابق یہ تقریبات کم از کم 91 مقامات پر محیط ہیں، جن میں دارالحکومت ایتھنز اور سالونیک شہر کے ساتھ ساتھ کریٹ، روڈس، کوس، میکونوس، کورفو اور زاکنتھوس جیسے متعدد جزیرے اور سیاحتی علاقے شامل ہیں۔

ایتھنز میں مرکزی مظاہرہ

ایتھنز میں مرکزی مظاہرہ شام سات بجے موناسٹیرا کی اسکوائر میں منعقد ہو رہا ہے، جبکہ دارالحکومت کے گردونواح کے دیگر علاقے بھی احتجاجی تقریبات کی میزبانی کر رہے ہیں، جن میں وکٹوریا اسکوائر، ہیڈاری، پورتو رافتی اور پلایا فوکایا شامل ہیں۔

سالونیک شہر کے گردونواح میں شام ساڑھے سات بجے الیف تھریوس وینیزیلوس کے مجسمے کے قریب ایک احتجاجی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

یہ تقریبات روڈس، کوس، میکونوس کے ساتھ ساتھ کریٹ، کورفو، زاکنتھوس، ناکسوس، ٹینوس، ساموس، لیسبوس اور دیگر معلوم جزیروں اور سیاحتی مقامات پر پھیلی ہوئی ہیں۔

ایتھنز کی پالیسی میں تبدیلی کا مطالبہ

فلسطین کی حمایت کرنے والے فریقین، جن میں بی ڈی ایس یونان (BDS Greece) تحریک، مارچ ٹو غزہ یونان (March to Gaza Greece) تنظیم اور یونان میں موجود فلسطینی کمیونٹی شامل ہیں، ان تحاریک کی تنظیم اور حمایت میں حصہ لے رہے ہیں۔

مظاہروں کے منتظمین اسرائیلی قابض دشمن کے خلاف یونانی حکومت کی پالیسی میں تبدیلی کا مطالبہ کر رہے ہیں، جس میں دونوں فریقوں کے درمیان فوجی تعاون کو روکنا، ہتھیاروں کی برآمد پر پابندی لگانا، اور قابض دشمن پر پابندیاں عائد کرنا شامل ہے۔

مطالبات میں اسرائیلیوں پر داخلے کے ویزا کو دوبارہ نافذ کرنا، اور یونان میں داخل ہونے والے اسرائیلی فوجیوں اور عسکری اہلکاروں کے خلاف جنگی جرائم میں ممکنہ ملوث ہونے کے دعوے پر تحقیقات کرنا بھی شامل ہے، جیسا کہ مظاہروں کے منتظمین کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

بائیں بازو کی جماعتوں اور تنظیموں کی حمایت

بائیں بازو کی تنظیم انٹارسی (ANTARSY) نے ان تحاریک کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور اپنے حامیوں سے ان میں شرکت کی دعوت دی ہے، اور ایتھنز اور قابض دشمن کے درمیان حفاظتی اور عسکری تعلقات، نیز یونان کی طرف سے اسرائیلی ہتھیاروں کے نظام کی خریداری کے معاہدوں پر تنقید کی ہے۔

یہ متوقع تحاریک تل ابیب اور یونان کے درمیان گہرے اسٹریٹجک اور سیکیورٹی تعلقات کے تسلسل، اور ملک کے اندر فلسطین نواز سرگرمیوں میں اضافے کے پس منظر میں سامنے آ رہی ہیں۔ فلسطین کے لیے قومی یومِ عمل کے منتظمین کو امید ہے کہ وہ گزشتہ موسم گرما کے دوران یونان میں دیکھے جانے والے احتجاجی مظاہروں کی رفتار کو بحال کریں گے، جب ملک بھر کے مختلف شہروں اور جزیروں میں مظاہرے اور تقریبات نکالی گئی تھیں۔

اسرائیلی انتباہ اپنے شہریوں کے لیے

اسرائیلی وزارت خارجہ نے یونان میں مقیم اپنے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ محتاط رہیں اور کسی بھی ایسے رویے سے گریز کریں جو ان کی شناخت کو بے نقاب کر سکے، کیونکہ ملک بھر میں قابض دشمن کے خلاف بڑے پیمانے پر مظاہرے متوقع ہیں۔

ایک خصوصی سفری انتباہ میں وزارت نے کہا کہ متوقع مظاہروں کا حجم اور بڑے اجتماعات اور فسادات کا احتمال مزید احتیاط برتنے، مظاہروں اور بڑے اجتماعات کے مقامات سے دور رہنے، اور مظاہرین کے ساتھ کسی بھی قسم کے تصادم یا روکے جانے سے گریز کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

اس نے اسرائیلیوں کو مشورہ دیا کہ وہ ان علامات کو احتیاط سے رکھیں جو اسرائیلی اور یہودی ہونے کی ان کی شناخت کو واضح کرتی ہیں، اور سوشل میڈیا کے ذریعے حقیقی وقت میں اپنے مقامات کو نشر کرنے سے گریز کریں۔

یہ انتباہ یونان میں بڑی تعداد میں اسرائیلی سیاحوں کی موجودگی کے سائے میں آیا ہے، جو عروج کے سیزن کے دوران ایک اہم سیاحتی منزل ہے۔ اسرائیلی ایئرپورٹس اتھارٹی کے اعداد و شمار کے مطابق، آج بن گوریون ایئرپورٹ سے یونان کے لیے تقریباً 50 پروازیں روانہ ہونے والی ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

ترنگا کروڑوں ہندوستانیوں کے وقار اور خودداری کی علامت

وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی عوام سے یومِ آزادی پر اپنے گھروں میں ترنگا لہرانے کی اپیل

دہرہ دون، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتوار کو دہرادون کے گاندھی پارک میں منعقدہ 'ہر گھر ترنگا' یاترا میں شرکت کی۔ پروگرام کے آغاز سے قبل انہوں نے گھنٹہ گھر میں اتراکھنڈ تحریک کے رہنما آنجہانی اندرمنی بڑونی اور بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسموں پر پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد انہوں نے گاندھی پارک سے گھنٹہ گھر تک ہزاروں شہریوں کے ساتھ پیدل ترنگا یاترا میں شرکت کی۔ اس موقع پر ریاست کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یومِ آزادی پر اپنے اپنے گھروں میں ترنگا لہرانے اور حب الوطنی کے جذبے کو ہمیشہ روشن رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے ترنگے کو کروڑوں ہندوستانیوں کے وقار اور خودداری کی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ دیوبھومی کے ذرے ذرے میں حب الوطنی بسی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان 'میک اِن انڈیا'، ڈیجیٹل انقلاب اور دیسی ٹیکنالوجی کی طاقت کے بل پر عالمی طاقت اور خود کفالت کی جانب تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے بھارتی فوج کے بڑھتے حوصلے، سرجیکل اسٹرائیک اور آپریشن سندور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب دفاعی شعبے میں برآمد کنندہ بن چکا ہے۔ اتراکھنڈ کو دیوبھومی کے ساتھ ساتھ ویر بھومی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کے تقریباً ہر دوسرے خاندان کا بیٹا سرحد پر تعینات ہے اور ریاستی حکومت اپنے بہادر جوانوں، سابق فوجیوں اور شہید خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ ریاست کی معاشی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر دھامی نے بتایا کہ ڈبل انجن حکومت کی کوششوں سے اتراکھنڈ ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں ریاست کی مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (جی ایس ڈی پی) میں 7.23 فیصد اضافہ ہوا ہے اور فی کس آمدنی میں 41 فیصد کا تاریخی اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ ریاست میں 20 ہزار سے زیادہ نئی صنعتیں قائم ہوئی ہیں جبکہ اسٹارٹ اپس کی تعداد 1,750 سے تجاوز کر گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ خود روزگار اسکیم، ہوم اسٹے اور سیاحت پالیسی جیسی اسکیموں کے ذریعے بڑے پیمانے پر خود روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں، جس کے نتیجے میں ریورس ہجرت میں 44 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کرنے میں اتراکھنڈ نے ملک میں پہلا مقام حاصل کیا ہے اور سخت انسدادِ نقل قانون نافذ ہونے کے بعد گزشتہ پانچ برسوں میں 34 ہزار سے زیادہ نوجوانوں کو شفاف طریقے سے سرکاری ملازمتیں ملی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ریاست 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ ریاستی حکومت ریاست میں تعلیم، صحت، سڑکوں، بجلی، پانی اور ہوائی رابطہ کو مضبوط کر رہی ہے۔ 30 سے زائد شعبوں میں مخصوص پالیسیوں کے ذریعے ترقی کا روڈ میپ تیار کیا گیا ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت کی کوششوں سے اتراکھنڈ ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ ریاست کی معیشت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، ریاست کے جی ایس ڈی پی میں پچھلے ایک سال میں 7.23 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ریاست کی فی کس آمدنی میں بھی 41 فیصد کا تاریخی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں 20,000 سے زیادہ نئی صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ اسٹارٹ اپس کی تعداد بھی 1,750 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ریاست میں ریورس مائیگریشن میں 44 فیصد اضافہ ہوا ہے، اور ریاست پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے میں ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ دیوبھومی کی اصل نوعیت کے ساتھ کسی کو چھیڑ چھاڑ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک میں سب سے پہلے ریاست میں سخت انسداد تبدیلی قانون، سخت انسداد فسادات قانون، یکساں سول کوڈ کا قانون لاگو کیا گیا ہے۔ ریاست میں مدرسہ بورڈ کو ختم کر دیا گیا ہے اور اتراکھنڈ اسٹیٹ میناریٹی ایجوکیشن اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچوں کے مستقبل سے کھیلنے والے 250 سے زائد غیر قانونی مدارس کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں بند کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں 13 ہزار ایکڑ سے زیادہ سرکاری اراضی کو تجاوزات سے آزاد کرایا گیا ہے۔ کرپشن کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا گیا ہے۔ نقل کے خلاف سخت قانون کے نفاذ کے بعد گزشتہ پانچ سالوں میں 34 ہزار سے زائد نوجوانوں کو بغیر کسی بددیانتی کے سرکاری ملازمتیں مل چکی ہیں۔ ریاست کے نوجوانوں کو "روزگار بنانے والے" بنانے کے مقصد کے ساتھ چیف منسٹر سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم، ہوم اسٹے، ٹورازم پالیسی جیسی مختلف اسکیموں کے ذریعے بڑے پیمانے پر انہیں خود روزگار اور کاروباری شخصیت سے جوڑنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

کانگریس سیوا دل نے اگست انقلاب کے دن ترنگا یاترا کا اہتمام کیا

دہرہ دون: یوم انقلاب اگست کے موقع پر اتراکھنڈ پردیش کانگریس سیوا دل نے ریاستی کانگریس صدر شری گنیش گوڈیال کی ہدایت پر ریاستی سیوا دل کی صدر محترمہ ہیما پروہت کی قیادت میں ایک عظیم ترنگا یاترا کا اہتمام کیا۔ کانگریس سیوا دل کے عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے جوش و خروش کے ساتھ یاترا میں حصہ لیا۔ اپنے ہاتھوں میں ترنگا تھامے کارکنوں نے ملک کے اتحاد، سلامتی اور جمہوری اقدار کی حفاظت کا عہد کیا۔ ترنگا یاترا کے دوران، کانگریس سیوا دل کے کارکنوں نے 'بھارت ماتا کی جئے'، "وندے ماترم" اور 'اگست انقلاب امر رہے" جیسے نعروں کے ساتھ بہادر آزادی پسندوں اور شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ یاترا حب الوطنی کے جوش اور جذبے سے بھری ہوئی تھی۔ ترنگا یاترا سے پہلے ریاستی کانگریس کے دفتر میں پرچم سلامی کی تقریب منعقد کی گئی۔ ریاستی سیوا دل کی صدر محترمہ ہیما پروہت نے پرچم کشائی کی اور قومی پرچم کو سلامی دی۔ کانگریس کے اراکین نے قومی ترانے کے ساتھ لازوال آزادی پسندوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر محترمہ ہیما پروہت نے کہا کہ اگست انقلاب ہمیں ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے اس تاریخی باب کی یاد دلاتا ہے، جب مہاتما گاندھی کی قیادت میں ہم وطنوں نے برطانوی راج کے خلاف ''کرو یا مرو'' کا عہد لیا تھا۔ آج ہمیں آزادی پسندوں کی قربانیوں، جدوجہد اور خود انکاری سے تحریک حاصل کرنے اور ملک کے اتحاد، آئین، جمہوریت اور سماجی ہم آہنگی کے تحفظ کے لیے انتھک محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگست انقلاب کا دن جدوجہد آزادی کی تاریخ کا ایک تاریخی دن ہے۔ اس دن بابائے قوم مہاتما گاندھی نے ہندوستان سے برطانوی راج کو بے دخل کرنے کے لیے قوم کو "ہندوستان چھوڑو" کا نعرہ دیا، جس کی گونج پورے ملک میں ہوئی۔ اس نعرے کے ساتھ لاکھوں مرد و خواتین نے ملک کی آزادی کے لیے " کرو یا مرو" کے نعرے کو گلے لگاتے ہوئے تحریک آزادی میں جوش و خروش سے حصہ لینے کا عہد کیا۔ برطانوی حکومت اس سے گھبرا گئی اور اس نے تحریک کو بے دردی سے دبانا شروع کر دیا۔ برطانوی حکومت نے آزادی پسندوں پر لاٹھیوں اور گولیوں کی بارش شروع کر دی جس کے نتیجے میں بے شمار آزادی پسند شہید اور قید ہو گئے۔ اس کے باوجود آزادی پسندوں نے ہمت نہیں ہاری اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ ملک کی آزادی کے لیے لڑتے رہے، اس طرح ملک کے لیے آزادی حاصل کی۔

سیوا دل کی صدر ہیما پروہت نے کہا کہ کانگریس سیوا دل ہمیشہ قومی مفاد، عوامی خدمت اور جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے وقف رہی ہے۔ اس دن ہم سب کو ملک کی آزادی اور آئین کے عطا کردہ حقوق کے تحفظ کے ساتھ ساتھ معاشرے کے آخری فرد تک انصاف اور مساوات کو یقینی بنانے کے لیے پوری لگن کے ساتھ کام کرنے کا عہد کرنا چاہیے۔ گوپال سنگھ گڈیا، پنکج چھتری، ضلع صدر سنیل پردھان، میٹروپولیٹن صدر ساوتری تھاپا، شاردول نیگی، کرتار نیگی، سنجیو بھٹ، رینو چنارا، یوگیتا بشٹ، مکتا سہگل، منجو چوہان، رشیرام پنولی، مالتی، بٹو چوہان وغیرہ کانگریس کے عہدیداروں اور کانگریس ایس ایس کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

قائد حزب اختلاف کا طرز عمل عہدے کے وقار کے منافی

کانگریس پارٹی میں غیر جمہوری روایات اور اندرونی دھڑے بندی اسی انتشار کا نتیجہ ہے: خزانداس

کانگریس ہائی کمان کے سامنے انتشار اور غیر جمہوری ظاہر کرنے کا مقابلہ کر رہی ہے۔آریہ انتشار کا شکار ہو کر ہائی کمان کے سامنے جیت گئے، لیکن کانگریس عوام کے سامنے ہار گئی:: خزانداس

دہرہ دون: کابینی وزیر جناب: خزانداس نے ایس ایس پی دفتر میں قائد حزب اختلاف یشپال آریہ کے ساتھ استعمال کیے گئے سلوک اور زبان پر گہرے افسوس کا اظہار کیا اور اس کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ یشپال آریہ کا طرز عمل غیر اخلاقی، شرمناک، غیر جمہوری اور انتشار انگیز تھا۔ یہ، جزوی طور پر، ان کے قومی صدر سے برتر اور نمایاں نظر آنے کے لیے کانگریس کی ٹگ آف وار کا نتیجہ تھا۔ یشپال آریہ انتشار اور غیر جمہوری دکھائی دینے میں الامان کے خلاف بھلے ہی جیت گئے ہوں، لیکن کانگریس عوام کی نظروں میں ایک بار پھر ہار گئی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے کھجن داس نے کہا کہ یشپال آریہ ہمیشہ سے اپنی پرسکون طبیعت کے لیے جانے جاتے ہیں، لیکن انہیں اس طرح کے پرتشدد اور بے ہنگم انداز میں دیکھنا انتہائی افسوسناک ہے۔ یہ واضح طور پر کانگریس پارٹی کی اندرونی دھڑے بندی کا نتیجہ ہے، جہاں لیڈران خود کو اعلیٰ کمان سے برتر ثابت کرنے کے لیے مقابلہ کر رہے ہیں۔ کانگریس کے تمام علاقائی لیڈران اپنے قومی صدر اور اعلیٰ کمان کو یہ دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ میڈیا میں کتنے مقبول ہیں اور راہل گاندھی کی نقل کر کے وہ کتنا انتشار پیدا کر سکتے ہیں۔ کابینی وزیر نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اگرچہ یشپال آریہ اس دھڑے بندی کی لڑائی کے موجودہ مرحلے میں جیتتے دکھائی دے سکتے ہیں، لیکن اس طرح کے رویے نے ایک بار پھر کانگریس پارٹی کو عوام کی نظروں میں مکمل طور پر شکست دی ہے۔ انتظامی وقار پر زور دیتے ہوئے مسٹر کھجن داس نے کہا کہ جمہوری نظام میں ہر سیاسی جماعت اور عوامی نمائندے کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے کا پورا حق حاصل ہے لیکن انتظامی وقار کو مجروح کرنا اور آن ڈیوٹی افسران کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنا کسی بھی صورت میں ناقابل قبول ہے۔ پولیس اہلکار امن و امان برقرار رکھنے کے لیے مشکل حالات میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ عوامی نمائندوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اختلافات بات چیت کے ذریعے اور جمہوری نظام کے دائرے میں رہ کر حل کریں۔ انہوں نے اس پورے واقعہ کو انتہائی افسوس ناک اور ناقابل معافی قرار دیا۔

بی جے پی کارکنوں نے ہلدوانی واقعے کے خلاف احتجاج کیا، پتلا نذرِ آتش

نینی تال، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس رہنماؤں اور کارکنوں کی جانب سے پولیس دفتر میں مبینہ ہنگامہ آرائی اور بدسلوکی کے خلاف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں نے اتوار کو تلی تال ڈانٹ پر شدید احتجاج کرتے ہوئے پتلا نذرِ آتش کیا۔ مظاہرین نے کہا کہ پولیس فورس قانون و نظم برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس لیے پولیس اہلکاروں کے احترام اور وقار کے ساتھ کسی بھی طرح کی بدسلوکی ہرگز قابلِ قبول نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کانگریس پر جمہوری روایات کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے شدید احتجاج درج کرایا۔ بی جے پی کارکنوں نے یہ بھی واضح کیا کہ سناتن، قوم پرستانہ اقدار اور ہندو سماج کے تئیں کانگریس رہنماؤں کے مبینہ قابلِ اعتراض بیانات اور رویے کے خلاف جمہوری طریقے سے آئندہ بھی احتجاج جاری رکھا جائے گا۔ اس احتجاج میں حلقۂ اسمبلی کی رکن سَریتا آریا، منڈل صدر رتن کارکی، اسمبلی سوشل میڈیا کنوینر بھارت سنگھ مہرا، منڈل آئی ٹی کنوینر کمل جوشی، موہت لال ساہ، وکرم راٹھور، کسان مورچہ منڈل صدر میانک پنت، درج فہرست ذات مورچہ منڈل صدر ہیمنت بیدی، یوا مورچہ منڈل صدر رِتُل کمار اور درج فہرست ذات مورچہ کے جنرل سکریٹری گورو ہار پر سمیت بڑی تعداد میں بی جے پی کارکن موجود تھے۔

وزیر اعلیٰ نے اتراکھنڈ کشتریہ کلیان سمیتی کی ویب سائٹ اور کشتریہ جاگرن سووینئر جاری کیا

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتوار کو وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر اتراکھنڈ کھشتریا کلیان سمیتی، دہرادون کی ویب سائٹ اور کھشتریا جاگرن سووینئر جاری کیا۔ کھشتریہ کلیان سمیتی کے اراکین کو نیک خواہشات دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ کمیٹی معاشرے میں بیداری پیدا کرنے اور ضرورت مندوں کو مدد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کمیٹی کے سماجی کاموں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ سماج کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر ریاست کو ایک نئی سمت دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اتراکھنڈ کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم معاشرے کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے کمیٹی کے ذمہ داران اور اراکین پر زور دیا کہ وہ معاشرے میں بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں، انہیں بہتر مواقع فراہم کریں اور مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں میں اقدار، نظم و ضبط اور سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ معاشرے اور قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اس موقع پر ایم ایل اے شری سریش سنگھ چوہان، شری دگمبر سنگھ نیگی، شری گووند بشت، شری سوہن سنگھ نیگی، مسز آشا اسوال، شری دھن پال راوت، شری کشن بھنڈاری، شری پرتاپ سنگھ بشت، شری چندن سنگھ بھنڈاری اور دیگر ممبران موجود تھے۔

'میں اتراکھنڈ میں سیاحت کیلئے نہیں، اپنے لوگوں اور عوام کیلئے آیا ہوں': کھرگے

رودرپور: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے قومی صدر مسٹر ملیکارجن کھرگے نے اپنے اتراکھنڈ کے دورے کے دوران بی جے پی حکومت پر شدید سیاسی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اتراکھنڈ کا دورہ سیاحتی مقاصد کے لیے نہیں تھا، بلکہ ریاست کے لوگوں، کانگریس کارکنوں اور تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے تھا۔ مسٹر کھرگے نے کہا کہ کانگریس پارٹی کا سیاسی کلچر ہمیشہ اپنے سینئر لیڈروں اور اپوزیشن لیڈروں کے لیے احترام کا حامل رہا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ جب اٹل بہاری واجپائی اور لال کرشن اڈوانی نے اپوزیشن میں رہتے ہوئے کرناٹک کا دورہ کیا تو کانگریس لیڈران نے ان کا احترام کیا اور ان کے کھانے اور رہائش کا مناسب انتظام کیا۔ سیاسی اختلافات ایک چیز ہیں لیکن سینئر اور سینئر لیڈروں کا احترام دوسری چیز ہے۔ اپنے دورے کے بارے میں اتراکھنڈ کے وزیر اعلی کے تبصروں کے بارے میں مسٹر کھرگے نے کہا کہ ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ وہ اتراکھنڈ کیوں آئے ہیں اور کیا وہ یہاں سیاحت کے لیے آئے ہیں۔ جواب میں، انہوں نے واضح طور پر کہا، "میں نے پوری دنیا، پورے ملک کا دورہ کیا ہے۔ میں یہاں سیاحت کے لیے نہیں آیا ہوں۔ میں یہاں اپنے لوگوں کے لیے، اپنے سامعین کے لیے، اپنے طلبہ کے لیے، کانگریس پارٹی کو زندہ رکھنے اور بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے آیا ہوں۔" مسٹر کھرگے کے اس بیان سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ کانگریس کا اتراکھنڈ کا دورہ محض ایک تنظیمی تقریب نہیں ہے، بلکہ عوامی مسائل کو مضبوطی سے اٹھانے اور ریاست میں سیاسی تبدیلی کی سمت تشکیل دینے کی مہم ہے۔ انہوں نے کانگریس کارکنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ متحد ہو کر عوامی مسائل کے لیے لڑیں۔

سینئر لیڈر کھرگے آنجہانی اٹل بہاری واجپئی کو یاد کرتے ہیں، لیکن وہ کانگریس پارٹی کی کرپٹ اقدار کو کیسے بھول سکتے ہیں: چوہان

دہرہ دون: بی جے پی نے کانگریس صدر کھرگے کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے سوال کیا کہ جہاں وہ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی اور سینئر لیڈر اڈوانی کے دور کو عزت اور اقدار کے حوالے سے یاد کرتے ہیں، وہیں انہیں کانگریس پارٹی کی بدعنوانی میں ڈوبی اقدار کو یاد نہیں ہے۔ کانگریس لیڈر کی طرف سے رودر پور کے دورے کے دوران لگائے گئے الزامات کے بارے میں چوہان نے کہا کہ کانگریس پارٹی کو آنجہانی اٹل بہاری واجپائی کی اقدار اور ان کی تحریک سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اٹل اور اڈوانی ہندوستانی سیاست کی غیر متنازعہ شخصیت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہاڑیوں کے فخر جنرل راوت کی توہین کرنے والے سناتن مخالف ہیں اور حب الوطنی اور مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کانگریس کے قومی صدر نے حب الوطنی، مذہب اور بدعنوانی پر بڑے بڑے بیانات دیئے ہیں جو ان کی پارٹی کے کردار اور تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ جن لوگوں نے ساری زندگی شری رام مندر کی تعمیر کی مخالفت کی، رام کے وجود سے انکار کیا، رام بھکتوں پر گولیاں برسائیں، اور مسلم ووٹ بینک کے خوف سے آج تک ایودھیا جانے کی ہمت نہیں کی، وہ مندر میں ہونے والی چوری پر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ چوہان نے کہا کہ قومی صدر نے کہا کہ وہ طلباء، عوام اور بی جے پی کو ہٹانے آئے ہیں۔ یعنی سیاسی سفر اور سیاحت کے لیے آئے تھے۔ انہیں کانگریس کارکنوں کو بدعنوانی سے دور رہنے کا درس دینا چاہئے تھا، کیونکہ اسی وجہ سے عوام نے اسے اس کے وجود کو لاحق خطرے سے خبردار کیا ہے۔ کانگریس کی حکومتوں نے اتراکھنڈ میں کرپشن کی بیلوں کو پالا ہے۔ پچھلی کانگریس حکومت نے دھوکہ دہی مافیا کو تحفظ فراہم کیا اور نوجوانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا۔ تاہم، ہماری حکومت نے ملک کے سب سے سخت انسداد دھوکہ دہی کے قانون کو نافذ کیا ہے، جس سے بھرتی کے عمل کو منصفانہ، شفاف اور منظم بنایا گیا ہے۔ نتیجتاً پچھلے چار سالوں میں ایک بھی پیپر لیک نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی کی رہنمائی اور سی ایم دھامی کی قیادت میں اتراکھنڈ ترقی کی نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ عوام کا بی جے پی پر غیر متزلزل اعتماد ہے کیونکہ اس کی بدعنوانی اور خواتین اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے تئیں زیرو ٹالرنس ہے۔ عوام کانگریس کے کسی بھی پروپیگنڈے سے بیوقوف نہیں بنے گی۔

کانوڑ یاترا میں عقیدت مندوں کا سیلاب، انتظامات پر شیو بھکتوں نے کیا اطمینان کا اظہار

ہریدوار، (یو این آئی): کانوڑ یاترا اپنے آخری مرحلے میں پہنچ گئی ہے اور اتراکھنڈ کی مذہبی سرزمین ہریدوار میں عقیدت کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔ ملک کی مختلف ریاستوں سے بڑی تعداد میں شیو بھکت گنگا جل لینے کے لیے ہریدوار پہنچ رہے ہیں۔ کانوڑیوں کی سہولت اور سکیورٹی کے لیے ضلعی انتظامیہ کی جانب سے کیے گئے انتظامات کی عقیدت مندوں نے بھرپور ستائش کی ہے۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی رہنمائی اور ضلع مجسٹریٹ میور دکشت کی ہدایت پر مختلف محکموں کی جانب سے کانوڑ یاترا کے راستے میں عقیدت مندوں کے لیے بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ خاص طور پر کانوڑ پٹری مارگ پر نہانے اور بیت الخلا کی مناسب سہولیات کا انتظام کیا گیا ہے، جس سے طویل سفر کر کے پہنچنے والے شیو بھکتوں کو کافی راحت مل رہی ہے۔ ضلع پنچایت کے ایڈیشنل چیف افسر مہیش وشنوئی نے اتوار کو بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ کی ہدایت پر کانوڑ پٹری مارگ کے مختلف مقامات پر کانوڑیوں کے لیے نہانے کی سہولت کے ساتھ مناسب تعداد میں بیت الخلا بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ ان مقامات پر باقاعدگی سے صفائی کا بھی خصوصی خیال رکھا جا رہا ہے، تاکہ عقیدت مندوں کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہریانہ کے پانی پت سے کانوڑ یاترا پر ہریدوار پہنچنے والے شیو بھکتوں نے کانوڑ پٹری مارگ پر ضلع انتظامیہ اور ضلع پنچایت کی جانب سے فراہم کی گئی سہولیات کی تعریف کی۔ عقیدت مندوں نے بتایا کہ نہانے کے لیے بہتر انتظام کے ساتھ ساتھ بیت الخلا کی صفائی پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے انتظامات کے لیے ضلع انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ ضلع پنچایت کے ایڈیشنل چیف افسر نے بتایا کہ ہریدوار کے مختلف کانوڑ پڑاؤ پر شیو بھکتوں کے لیے مناسب تعداد میں بیت الخلا اور نہانے کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ طویل سفر اور گرمی کے دوران نہانے کی مناسب سہولت دستیاب ہونے سے عقیدت مندوں کو کافی راحت مل رہی ہے۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے کانوڑ یاترا کے آخری مرحلے تک انتظامات کو ہموار رکھنے کے لیے مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔

سیرتِ نبویؐ پر عمل ہی کامیاب زندگی کی ضمانت: مفتی آفتاب

رحمۃ للعالمینؐ جلسے میں نماز، قرآن، سنت اور بچوں کی تعلیم پر زور

خیرآباد:(پریس ریلیز): خیر النساء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام جامعہ نور الہدیٰ للبنات، قصبہ خیرآباد، شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے منعقدہ دس روزہ جلسہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا اجلاس شیشے والی مسجد، محلّہ قصباتی ٹولہ، قصبہ خیرآباد میں منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مبلغ مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کی، جبکہ تلاوتِ قرآن کریم حافظ و قاری محمد شاداب انصاری امام مسجد شیشے والی نے کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے کہا کہ ہمیں اپنے دن کا آغاز نمازِ فجر سے کرنا چاہیے، کیونکہ جو شخص نمازِ فجر ادا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دن کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کے مطالعے سے بھی ہونا چاہیے اور زندگی کے ہر معاملے میں ایمانداری اور سنتِ نبوی کو اختیار کرنا چاہیے۔ خواہ تجارت ہو، تعلیم کا حصول ہو یا کوئی دوسرا مشغلہ، ہر کام سنت کے مطابق انجام دیا جائے۔ مفتی آفتاب عالم ندوی نے کہا کہ اس مقصد کے لیے سیرتِ رسول کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کا معمول کیا تھا، آپؐ

کھانا کیسے تناول فرماتے، پانی کیسے پیتے، لباس کیسے پہنتے، سوتے اور بیدار ہوتے، تجارت کیسے کرتے، گھر میں کس طرح زندگی گزارتے، سفر کے آداب کیا تھے اور شادی بیاہ کے معاملات میں آپؐ کی سنت کیا تھی۔ مفتی محمد عاقب قاسمی، امام مسجد الانصار قصبہ خیرآباد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور آخری کتاب قرآن کریم آپؐ پر نازل فرمائی۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ نمازوں کی پابندی کے ساتھ سنتِ نبویؐ پر عمل کریں اور اپنی نسلوں کو بھی قرآن و سنت کی راہ پر چلائیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں ہر لمحہ قرآن و سنت کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ان سے محبت اور عقیدت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے دس روزہ جلسہ رحمۃ للعالمین کو عوام کے لیے انتہائی نافع اور اصلاحی سلسلہ قرار دیا۔ اس موقع پر حافظ عبداللہ، حاجی عابد علی انصاری، حاجی ارشاد علی انصاری، محمد حمزہ خاں، شاہد علی انصاری، راجو، حاجی شہاب الدین انصاری، ماسٹر غیاث الدین انصاری سمیت دیگر افراد موجود رہے۔ آخر میں مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

اردو نے اپنا مخلص خادم کھو دیا: پرویز ملک زادہ

امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں آفتاب اثر ٹانڈوی کو کیا گیا یاد

لکھنؤ: آفتاب اثر ٹانڈوی کا انتقال صرف ایک شاعر کا انتقال نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بے حد محبت کرنے والے ایسے شخص کا انتقال ہے جو دوسروں کی ادبی محفلوں کے لیے بھی دن رات ایک کر دیتا تھا۔ پورے شہر میں دوسروں کی ادبی محفلوں کے لیے گردش کر کے کارڈ بانٹنا، پھر ان محفلوں کے بینر لگانا، ادبی جلسوں کے دوران لوگوں کو چائے اور ناشتہ پیش کرنا—یہ سب ذمہ داریاں بھی وہی اٹھاتے تھے۔ اسی لیے میں اور کچھ دوسرے لوگ انہیں ''خادمِ اردو'' کہتے تھے، جو بالکل درست تھا۔ شہرِ لکھنؤ نے ایک بہت پیارا انسان کھو دیا، جو ہر شخص کے سکھ دکھ میں شریک رہتا تھا۔ اللہ پاک آفتاب اثر ٹانڈوی کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

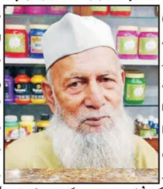

مذکورہ خیالات کا اظہار پرویز ملک زادہ نے امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں آفتاب اثر ٹانڈوی کی یاد میں منعقد ایک تعزیتی جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز کے ہیڈ ڈاکٹر احتشام احمد خان نے تعزیتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے شہر نگاراں کی مشہور و معروف ادبی و سماجی شخصیت آفتاب اثر ٹانڈوی اگر صرف شاعر ہوتے تو شاید کچھ خاص قابلِ ذکر نہ ہوتے، اور گراں قدر ادیب و ناقد ہوتے تب بھی اتنے اہم نہ ہوتے جتنا اہم ان کی شخصیت کو عوامی خدمات، فلاحی و رفاہی کاموں کی خوش دلی سے انجام دہی نے بنا دیا، ہم نے بارہا دیکھا کہ وہ اردو کے پروگرام خصوصاً نعتیہ مشاعروں میں عبادت سمجھ کر اپنی خدمات انجام دیتے تھے۔ سینئر صحافی ضیاء اللہ صدیقی نے اپنے تعزیتی کلمات میں کہا کہ ان کے اخلاص و ایثار اور بزموں میں ان کی سرگرمیاں ہم نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ وہ صرف عمدہ شاعر ہی نہیں بلکہ لکھنوی تہذیب کے علمبردار، اور ادب کو عبادت والے شخص تھے۔ اس موقع پر انٹگرل یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر سید محمد صبیح ندوی، تنظیم محبان اردو کے صدر ڈاکٹر ارشاد احمد خان بیاروی، جدید اردو ادب فاؤنڈیشن کے سکریٹری ڈاکٹر شجاع الحق، ڈاکٹر سید انوار صفی، ڈاکٹر ناظر حسین، ڈاکٹر اعجاز احمد، مولانا عبدالکریم ندوی، یونس سلیم وغیرہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم آفتاب اثر ٹانڈوی نازک سے نازک گھڑی میں تعلق کی ڈور کو ٹوٹنے نہیں دیتے تھے، وہ ہر حال میں صابر و شاکر رہتے، اردو زبان و ادب تئیں ان کی بے لوث خدمات کو فراموش نہ کیا جا سکے گا، ان کے جیسی منکسر المزاجی اب ہم لوگ دیکھنے کو ترس جائیں گے۔

سنت کبیر نگر: 12 ویں جماعت کے طالب علم کی مشتبہ حالات میں موت

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): خلیل آباد میں ایک استاد کے گھر میں رہائش پذیر اور زیر تعلیم 17 سالہ طالب علم کی لاش ہفتے کی رات دیر گئے چھت کے صحن میں کنڈی سے لٹکی ہوئی ملی۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ طالب علم کے اہل خانہ نے اسے قتل قرار دیتے ہوئے اس کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ مرنے والی طالبہ کی شناخت سنجنی یادو (17) کے طور پر کی گئی ہے، جو گورکھپور کے ہرپور-بدھت تھانہ علاقے کے ریوڑا گاؤں کے رہنے والے رامدرش یادو کی بیٹی ہے۔ سنجانی گورنمنٹ انٹر کالج خلیل آباد میں 12 ویں جماعت کا طالب علم تھا۔ وہ گزشتہ دو سالوں سے خلیل آباد کے گورکھل محلے میں پریم ساگر یادو کے گھر میں اپنی دوست انشیکا کے ساتھ رہ رہی تھی اور پڑھ رہی تھی۔ دیر رات، مالک مکان نے طالب علم کے گھر والوں کو سنجانی کے

پھانسی کے بارے میں اطلاع دی۔ بتایا گیا ہے کہ سنجانی کی لاش گھر کے صحن میں اسکارف کی مدد سے ایک کنڈی سے لٹکی ہوئی تھی۔ واقعہ کے وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ زمیندار جوڑا بھی صبح سے باہر تھا۔ اطلاع ملتے ہی خلیل آباد کوتوالی کے انسپکٹر انچارج جئے پرکاش دوبے پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے فوری طور پر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا باریک بینی سے معائنہ کیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ سنجانی تین بہنوں میں درمیانی تھی اور اسے بہت ہونہار طالب علم سمجھا جاتا تھا۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کی سنجنی سے تین دن پہلے ہی بات ہوئی تھی۔ طالب علم کی اچانک موت سے خاندان کو گہرا صدمہ پہنچا ہے اور انہیں قتل کا شبہ ہے۔ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور پولیس کی تفتیش کے بعد ہی سامنے آئے گی۔

آفتاب اثر ٹانڈوی کو مرکزی میلاد النبیؐ کمیٹی کا خراجِ عقیدت

لکھنؤ: لکھنؤ کی مشہور و معروف علمی ادبی اور سماجی شخصیت آفتاب اثر ٹانڈوی کی رحلت پر مرکزی میلاد النبی کمیٹی کا تعزیتی جلسہ جمال اعزاز کی صدارت میں انکی رہائش گاہ پر منعقد ہوا، جس میں شرکاء نے مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انکی گراں قدر سماجی ملی اور ادبی خدمات کا ذکر کیا۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری ایم اے حبیب ایڈوکیٹ نے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم انتہائی مخلص اور نیک شخص تھے انہوں نے نہ صرف اردو ادب کی بے لوث خدمت کی بلکہ اردو ادیبوں اور شاعروں کو بھی انکی ذات اعلیٰ صفات سے بہت فائدہ پہنچا۔

مرحوم کا میلاد کمیٹی سے خصوصی تعلق تھا۔ بارہ وفات کی قبل شام جھنڈے والے پارک آمین آباد کے تاریخی جشن میلاد النبی کے انعقاد میں انکی بے لوث خدمات اور کارکردگی کا اب کوئی متبادل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم اعلیٰ پائے کے نعت اور نثر کے شاعر تھے انکے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ وہ لکھنؤ کی انگنت سماجی ملی اور ادبی تنظیموں سے وابستہ تھے۔ انکی رحلت سے شہر کا ادبی ماحول سونا ہو گی۔ ایم اے حبیب نے اس شعر پر اپنی تقریر کا اختتام کیا۔

کارواں سے کیسے کیسے لوگ رخصت ہو گئے
کچھ فرشتے چل رہے تھے جیسے انسانوں کے ساتھ

جلسے کو ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی، جمال اعزاز، صحافی خان محمد عبداللہ نے خطاب کرتے ہوئے مرحوم اثر ٹانڈوی کی ادبی اور سماجی خدمات کو سراہا نیز انکے انتقال کو ناقابل تلافی نقصان بتایا۔ جلسے میں قاضی اکرم ضیا، امان اللہ، امتیاز علی خاں، محمد یاسر، رمیش جیسوال، ثابت لکھنوی وغیرہ موجود تھے۔ خان محمد عبداللہ کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

عبدالنصیر ناصر کا اردو بچاؤ تحریک کی جانب سے خیر مقدم

ایودھیا (نامہ نگار) اردو بچاؤ تحریک کی جانب سے اج یہاں مسیحاء اردو عبدالنصیر ناصر کا خیر مقدم کیا گیا اس موقع پر ایک جلسے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت ماسٹر ارشاد ربانی نے کی اور نظامت ڈاکٹر عزیز واصف نے کیا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مسیحاء اردو عبدالنصیر ناصر نے کہا کہ انے والے کچھ دنوں میں مردم شماری کی مہم شروع ہونے والی ہے اس مہم کے تحت سرکاری اہلکار آپ کے دروازے پر دستک دے کر کئی سوال کے جواب لیں گے جس میں سب سے اہم سوال مادری زبان سے متعلق پوچھیں گے جس کے جواب میں آپ کو بتانا ہے کہ میری مادری زبان اردو ہے عبدالنصیر ناصر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مادی زبان کے خانے میں اردو لکھوا کر اردو کے مستقبل کو تابناک بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ اس موقع پر جلسے کو خطاب کرتے ہوئے اُردو بچاؤ تحریک کے ریاستی کنوینر ماسٹر ارشاد ربانی نے عبدالنصیر

کا فیض آباد کی سرزمین پر خیر مقدم کرتے ہوئے کہا عبدالنصیر ناصر صرف اردو کے صرف مسیحا ہی نہیں ہیں بلکہ یہ ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے اردو زبان کی ترویج و ترقی کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔

ان کے فیض آباد آنے سے یہاں کے شیدان اردو کو بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر عزیز واصف نے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ اردو کے نام سے روزی روٹی سے لگے ہوئے ہیں چاہے وہ اردو ٹیچر ہوں یا اردو مترجم ہوں اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اردو کی بنیادی خدمت کے لئے مردم شماری شروع ہو اس سے پہلے وہ پوسٹر بینر ہورڈنگ جلسہ اور جلوس کے ذریعے اپنی جانب سے ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے عوام سے اپیل کریں کہ مردم شماری میں ہر کوئی اپنی مادری زبان اردو ہی لکھوائیں۔ تا کہ اردو کی ترویج و ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔ آج کی میٹنگ میں قاری محمد ندیم فیضی ماسٹر محمد جاوید فاروقی محمد شمیم محمد احمد اور حافظ محمد اسرار وغیرہ شامل رہے۔

لینگویج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلہ امتحان کا انعقاد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لسانی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی داخلہ امتحان (2026-RET) کا کامیاب، شفاف اور پرامن ماحول میں انعقاد عمل میں آیا۔ امتحان کے لیے مجموعی طور پر 274 امیدواروں نے رجسٹریشن کرائی تھی جن میں سے 223 امیدواروں نے امتحان میں شرکت کی، جبکہ 51 امیدوار غیر حاضر رہے۔ امتحان کو شفاف، منصفانہ، منظم

اور مقررہ ضوابط کے مطابق منعقد کرانے کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے وسیع پیمانے پر انتظامات کیے گئے تھے۔ امتحانی مرکز پر امیدواروں کی سہولت، نظم و ضبط اور امتحانی عمل کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری انتظامات مکمل کیے گئے تھے۔ امتحان کے کامیاب انعقاد اور مؤثر نگرانی میں آبزرور ڈاکٹر پونم چودھری، سینٹر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر راہل کمار مشرا اور اسسٹنٹ سینٹر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر رضا عباس حیدری نے اہم کردار ادا کیا۔ امتحان کے دوران تمام مقررہ ضوابط اور ہدایات کی پابندی کو یقینی بنایا گیا اور پورے امتحانی عمل کو منظم انداز میں مکمل کرایا گیا۔ امتحان کے دوران یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور رجسٹرار وکاس نے امتحانی مرکز کا دورہ کیا اور وہاں جاری امتحانی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انھوں نے امتحانی مرکز پر موجود افسران اور متعلقہ اہلکاروں سے انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور امتحان کے پرامن، شفاف اور خوش اسلوبی سے انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ وائس چانسلر نے امتحان کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھنے اور تمام مقررہ ضوابط کی مکمل پابندی پر بھی زور دیا۔

حضرت مخدوم شاہ میناؒ کے عرس کا اختتام

لکھنؤ: حضرت مخدوم شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ روزہ سالانہ عرس کا اختتام پر بعد نماز عصر آخری قل ہوا جس میں کافی تعداد میں زائرین

نے قل میں شرکت کی اور ملک میں امن و خوشحالی قائم رہنے کی دعاء کی اسی کے ساتھ مزار پر گل پوشی اور چادر پوشی کا سلسلہ جاری رہا اس موقع پر پیر زادہ شیخ شاکر علی مینائی بابو بھائی بانی مخدوم شاہ مینا حاجی حرمین فاؤنڈیشن نے حضرت مخدوم شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی اپیل کی انھوں نے کہا کہ ہمارے درمیان اتحاد ہونا چاہئے جہاں بھی رہے بھائی چارہ کو قائم رکھے یہ وقت کی اہم ضرورت ہے بعد نماز عشاء درگاہ کی دیرینہ روایت کے تحت قوالی کی محفل کا آغاز ہوا جو صبح صادق تک جاری رہا اس موقع پر پیرزادہ شیخ ناصر علی مینائی پیر زادہ شیخ فاخر علی مینائی خالد حسین مولانا اسلم مینائی مولانا ذاکر مینائی جنید مینائی قاری محمد اجمل غیرہ خاص طور پر موجود تھے۔

اعلیٰ حضرت نے 105 علوم و فنون پر مہارت حاصل کی تھی: مولانا اطہر سعید

کانپور: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اِمام عشقِ محبت اِمام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ کے 108 واں عرس مبارک پر خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے تنظیم بریلوی علمائے اہل سنت کے زیر اہتمام ہیرامن پلاٹ نمبر 1 چمن گنج میں عرس اعلیٰ حضرت منعقد ہوا جس کی صدارت تنظیم کے صدر محافظ ناموسِ رسالت حافظ و قاری سیّد محمد فیصل جعفری نے کی نوری جامع مسجد شکلاگنج کے خطیب و امام مولانا اطہر سعید بن اسمٰعیلی نے خطاب

فرماتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی ولادت 10 شوال 1272 ہجری مطابق 14 جون 1856 عیسوی بروز شنبہ وقت ظہر شہر بریلی شریف کے محلّہ جسولی (جواَب محلّہ ذخیرہ میں لگتا ہے) میں ہوئی جدّ امجد دادا رضا علی نے آپکا نام احمد رضا رکھا خود اعلیٰ حضرت نے اپنی ولادت کا سن ہجری قرآن کریم کی آیت کریمہ سے نکالا جسکا ترجمہ ہے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف کی رُوح سے اُنکی مدد فرمائی اِس آیت کے عدد 1272 ہیں اور آپکی ولادت اسی ہجری میں ہوئی۔ حضرت مولانا اَبوالحسن نوری عرف میاں صاحب نے عرض کیا کہ آپکے یہاں تو بہت مشقت مجاہدات اور ریاضات کے بعد خلافت دی جاتی ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ دونوں حضرات کو بیعت کرتے وقت خلافت دے دی گئی حضرت مُرشد برحق نے فرمایا اور لوگ رنگ آلودہ میلے کچیلے دِل لئے ہوئے آتے ہیں اُنکی صفائی کے لئے مجاہدات اور ریاضات کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ دونوں حضرات صاف ستھرا پاکیزہ دل لئے ہمارے پاس آئے اُنکو صِرف نسبت کی ضرورت تھی جو کہ مرید ہوتے ہی حاصِل ہو گئی پھر آپنے فرمایا کہ مُجھے اِس بات کی بڑی فکر رہتی تھی کہ جب بروز قیامت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آلِ رسول تو میرے لئے کیا لایا ہے تو میں بارگاہِ الٰہی میں کون سی چیز پیش کرونگا لیکن آج وہ فکر میرے دِل سے دور ہو گئی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آلِ رسول میرے لئے کیا لایا ہے تو میں عرض کر دوں گا کہ میں تیرے لیے احمد رضا کو لایا ہوں۔ اس سے قبل جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے نے کیا نے بارگاہِ رسالت مآب میں نعت و منقبت پیش کی بعدہ صلاۃ و سلام اعلیٰ حضرت کا قل شریف ہوا اور قاری سیّد محمد فیصل جعفری نے مُلک کی ترقّی خوشحالی کی دُعا کی۔

مولانا سیّد محمد اوسط رضوی زید پوری ابن سیّد شبیہ حیدر کی مجلس چہلم

لکھنؤ: مولانا سیّد محمد اوسط رضوی ابن سیّد شبیہ حیدر صاحب کے مکان واقع دولت گنج، حسین آباد، لکھنؤ پر مرحوم کی مجلس چہلم برپا ہوئی۔ مجلس کا

آغاز تقی عباس سلمہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا، اور منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ اِس کے بعد علی حسن سلمہ، کامل رضوی زید پوری، آلِ راشد رضوی، ضیا تقوی، عزم گونڈوی، عابد نظر نے بھی منظوم نظرانہ عقیدت پیش کیا۔ شعرا کے بعد خطیب مجلس حجت الاسلام مولانا موسی رضا صاحب قبلہ نے مجلس کو خطاب کیا۔ مولانا نے اپنے بیان میں سیّد محمد اوسط رضوی زید پوری صدر الافاضل کی کثیر الجہت شخصیت، علمی اور سماجی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم منکسر المزاج، درویش صفت خادم قوم تھے۔ مرحوم نے زید پور میں علم دین کو فروغ دیا اور پسماندہ طبقات کے افراد کو حصول علم کی راہِ دکھائی۔ مجلس میں ضلع اٹاوہ، زید پور، سنبھل، دہلی وغیرہ سے عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ بعد مجلس مرحوم کے داماد حجت الاسلام مولانا سیّد رضا کاظم تقوی پرنسپل سیّد المدارس امروہہ نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور مرحوم کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔

بزمِ ادب بہرائچ کی پہلی ماہانہ نشست کا انعقاد

بہرائچ (نامہ نگار) آج مجھے بہرائچ میں منعقد اس ادبی تقریب میں شریک ہو کر بڑی خوشی ہوئی، اور میں بڑے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جب تک اس طرح کی ادبی محفلیں منعقد ہوتی رہیں گی، اردو زبان اس وقت تک مٹ نہیں سکتی۔ اردو کو مٹانے والے

دنیا سے مٹ گئے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہماری زبان آج بھی اپنی آن و شان کے زندہ ہے، بلکہ زندہ تھی، زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر اردو زبان کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے رہیں، یہی اردو کو سچا خراج ہوگا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مغربی یوپی کے ضلع مظفر نگر سے تشریف لائے مہمان ادیب، شاعر و صحافی کلیم تیاگی کلیم تیاگی (صدر اُردو ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن، مظفر نگر) نے کل رات شہر میں منعقد ادبی نشست میں کیا۔ دراصل ضلع کی گرتی ہوئی ادبی روایت کو تازہ دم کرنے کے جذبے کے تحت ڈاکٹر سفیان احمد انصاری، جنید احمد نور اور وصی اللہ قاسمی کی کوششوں سے ایک نئی ادبی تنظیم ''بزمِ ادب، بہرائچ'' کا قیام عمل آیا، جس کی پہلی ماہانہ ادبی باوقار نشست محمد نگر کالونی میں واقع جمال اظہر صدیقی کیگھر ایک وسیع ہال میں شہر کے بزرگ شاعر شاداں رحمانی کی صدارت اور ڈاکٹر سفیان احمد انصاری کی نظامت میں منعقد ہوئی۔ جس میں بزرگ شاعر جواد وارث بہرائچی کے اولین شعری مجموعے ''متاعِ سخن'' کا اجرا مہمان خصوصی کے بدست عمل میں آیا۔ ''متاعِ سخن'' پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر سفیان انصاری نے کہا کہ اس وقت شہر میں سب سے بزرگ اور معمر شاعر جواد وارث ہیں، جو گوشہ نشین ہو چکے تھے، آج ان کے مسودات میں سے صرف ایک ڈائری کتاب کی چھپ کر آئی ہے، جب کہ ابھی ان کی ایسی ہی نصف درجن سے زائد ڈائریاں موجود ہیں، جو طبع ہونے کی منتظر ہیں۔ بہر حال جواد صاحب کی شاعری محض شوقیہ شاعری نہیں، بلکہ انھوں نے شاعری کو اپنی قلبی تسکین کا وسیلہ و ذریعہ بنایا۔ اسی طرح کہنہ مشق شاعر مظہر سعید علیگ بہرائچی اور جناب اکمل نذیر نے بھی ''متاعِ سخن'' کی تصنیف و اشاعت پر مبارک باد ہوتے ہوئے جواد وارث بہرائچی کی شخصیت اور شاعری پر اظہار خیال کیا۔ نشست کا آغاز منظور بہرائچی کی نعت سے ہوا۔ پھر ڈاکٹر سفیان احمد انصاری نے بزمِ ادب، بہرائچ کے قیام، اغراض و مقاصد اور آئندہ کے منصوبے اور عزائم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رسمِ اجرا اور نثری گفتگو کے بعد مندرجہ ذیل شعرا نے اپنے خوبصورت کلام سے نوازا۔ شاداں رحمانی، جواد وارث، مظہر سعید علیگ بہرائچی، محمد اکمل نذیر، جمال اظہر صدیقی، رئیس صدیقی، منظور بہرائچی، وسیم جوہر نگروری، نواز بہرائچی۔ نشست کے آخر میں وصی اللہ قاسمی نے آئندہ نشست کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بزمِ ادب کی آئندہ ماہانہ نشست ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے ''نعتیہ محفل'' کے عنوان سے موسوم ہوگی۔ ساتھ ہی بزمِ ادب کے تصنیفی پروجیکٹ سال نامہ ''بہرائچ نامہ'' سے سامعین کو آگاہ کیا۔ محفل میں سراج الدین نیوٹن، جنید احمد نور اور ایڈوکیٹ عبداللہ سمیت بہرائچ کے متعدد با ذوق حضرات نے شرکت کی۔ جمال اظہر صدیقی کی میزبانی اور اظہار تشکر پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

جامعہ دار المسعود دتکروہی میں عرس اعلیٰ حضرت منایا گیا

لکھنؤ: جامعہ دار المسعود دتکروہی میں عرس اعلیٰ حضرت بڑے ہی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ تقریب کی سرپرستی جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت قاری صلاح الدین قادری نے کی۔ اور نظامت کے فرائض حضرت قاری محمد سمیع احمد صاحب استاد جامعہ ہذا نے کی۔ جشن کا

آغاز حافظ محمد انور عالم متعلم جامعہ ہذا کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ محمد آزاد متعلم جامعہ ہذا، محمد ذیشان متعلم جامعہ ہذا، محمد ارباز متعلم جامعہ ہذا اور محمد جاسر متعلم جامعہ ہذا نے منقبت اعلیٰ حضرت پیش کیا۔ اس موقع پر جامعہ کے پرنسپل مولانا محمد فیروز علیمی نے سامعین کو سیدی سرکارِ اعلیٰ حضرت کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلامی تاریخ میں بعض ایسی عظیم شخصیات گزری ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی خدمت، اشاعتِ علم اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے وقف کر دی۔ انہی جلیل القدر شخصیات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نمایاں ہے۔ آپ ایک عظیم عالمِ دین، فقیہ، محدث، مفسر، محقق اور عاشقِ رسولؐ تھے۔ آپ نے اپنی علمی و دینی خدمات کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ پھر مولانا نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی سب سے بڑی خدمت قرآن و سنت کی تعلیمات کی اشاعت تھی۔ آپ نے مسلمانوں کو اسلامی عقائد اور شریعت کے احکام سمجھانے کے لیے بے شمار کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ آپ کی مشہور تصنیف فتاویٰ رضویہ فقہِ اسلامی کا ایک عظیم علمی ذخیرہ ہے، جس میں مختلف دینی اور معاشرتی مسائل کے جوابات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں مولانا نے کہا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی رہنمائی میں گزار دی۔ ان کی علمی، دینی، فقہی اور روحانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آج بھی ان کی تصانیف دنیا بھر میں پڑھی جاتی ہیں اور لاکھوں مسلمان ان کے علمی فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ حضرت کی دینی تعلیمات سے فائدہ اٹھانے اور قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

’نوجوانوں کے ساتھ ترنگا یاترا‘ مہم کا وزیر اعلیٰ نے کیا آغاز

مجاہدین آزادی اور ترنگا کی توہین کرنے والوں کو دیا سخت پیغام

لکھنؤ: (پی این ایس) کاکوری ٹرین سانحے کی 101 ویں برسی کے تاریخی موقع پر اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں اتوار کو ”نوجوانوں کے ساتھ ترنگا یاترا“ مہم کے ایک حصے کے طور پر ’نوجوانوں کے ساتھ ترنگا یاترا‘ مہم کا آغاز کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے لازوال شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، برجیش پاٹھک اور ریاستی بی جے پی صدر پنکج چودھری سمیت پارٹی کے سینئر لیڈران اور ہزاروں نوجوان کارکنان موجود تھے۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ترنگا صرف ترنگا قومی پرچم نہیں ہے بلکہ یہ سادگی، ترقی، وراثت اور 1.4 بلین ہم وطنوں کے فخر کی علامت ہے۔ سی ایم یوگی نے خبردار کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کے قومی نشانوں اور عظیم انسانوں کے احترام کو اوّلین ترجیح دی گئی ہے۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے ملک کے ورثے یا مجاہدین آزادی کی توہین کرنے والوں کے خلاف اب سخت سزا کی دفعات ہیں۔ اس رجحان کو قطعی طور پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کی نوجوان توانائی ملک کو درپیش ہر آفت اور چیلنج سے نمٹنے کی منفرد صلاحیت رکھتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کو روایتی نصاب کے ساتھ ساتھ قوم کی تعمیر کے لیے صحیح پلیٹ فارم مہیا کیا جائے۔ انہوں نے اس سال قومی ترانے وندے ماترم کی 150 ویں سالگرہ کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وندے ماترم اور جن گنا من ہماری قومی شناخت کے سب سے بڑے ستون ہیں اور ان کا احترام کرنا ہر شہری کا اخلاقی فرض ہے۔ ریاستی بی جے پی کے صدر پنکج چودھری نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ترنگا سرحدوں پر کھڑے فوجیوں کی قربانیوں کے لیے ایک تحریک ہے اور جب کھیلوں کے میدان میں ترنگا لہراتا ہے تو یہ کھلاڑیوں میں ناممکن مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اعتماد سے بھر دیتا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر لیڈروں نے ریاست کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اس یوم آزادی پر ہر گھر ترنگا مہم میں شامل ہوں اور ہر گھر پر فخر کے ساتھ قومی پرچم لہرائیں۔

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ”ہر گھر ترنگا مہم“ کے تحت ترنگا یاترا میں شرکت کی۔ اس موقع پر نائب وزرائے اعلیٰ بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر سونیا نتیانند دوبارہ کے جی ایم یو کی وی سی مقرر

لکھنؤ: (پی این ایس) ڈاکٹر سونیا نتیانند کو کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کا دوبارہ وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ ریاستی چانسلر کے خصوصی افسر ڈاکٹر سدھیر ایم بوبڑے نے اس سلسلے میں ایک حکم نامہ جاری کیا ہے۔ حکم نامے کے مطابق ڈاکٹر سونیا نتیانند کو تین سال کی مدت کے لیے وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ پہلے کے جی ایم یو کی وائس چانسلر کے طور پر خدمات انجام دے چکی ہیں۔ ان کے دور میں یونیورسٹی نے طب، تحقیق اور مریضوں کی خدمات کے شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ حکومت نے ان کے تجربے اور قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے انہیں دوبارہ اس عہدے پر تفویض کیا ہے۔

راہل گاندھی آج کے نوجوانوں کی تشویش کو سمجھ چکے ہیں: طلباء

پریاگ راج: (پی این ایس) پریاگ راج میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے ’چھاتروں کی گونج‘ پروگرام میں شرکت کرنے والے طلباء نے ردعمل کا اظہار کیا۔ کچھ نے نوجوانوں کے مسائل پر ان کی توجہ کی تعریف کی جبکہ دوسروں نے سوال کیا کہ کیا ان کے وعدے حقیقت میں پورے ہوں گے۔ کے پی گراؤنڈ میں ہونے والے اس پروگرام میں ہزاروں طلباء نے شرکت کی، جہاں گاندھی نے ہندوستان کے نوجوانوں سے متعلق مسائل پر بات کی، بشمول روزگار، مسابقتی امتحانات، اور معاشی طور پر کمزور پس منظر کے طلباء کو درپیش چیلنجز وغیرہ۔ ہمانشو ترپاٹھی الہ آباد یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ ہیں اور قومی اہلیت کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ گاندھی نے طلباء کے مسائل کو زور سے اٹھایا، لیکن اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں تھی کہ اگر وہ اقتدار میں آئے تو وہ انہیں حل کریں گے۔ رشمی یادو مسابقتی امتحانات کی

تیاری کر رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ طلباء کے مستقبل کے لیے گاندھی جی کے وژن کو سمجھنے کے لیے اس تقریب میں شریک ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاستدان اسٹیج سے بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں لیکن اقتدار میں آتے ہی ان کی ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ ایک اور طالب علم راکیش موریہ نے کہا کہ راہل گاندھی نے اپنے الفاظ سے طلبہ کے دل جیت لیے۔ انہوں نے کہا کہ غریب گھرانوں کے بچوں کو اپنی تعلیم مکمل کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ نوکری کی آسامیاں آنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایک طالب علم ششی پرکاش نے کہا کہ کانگریس لیڈر آج کے نوجوانوں کی تشویش کو سمجھ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ طلبا کے درپیش مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ جنتر منتر واقعہ کے بعد راہل گاندھی سے لوگوں کی توقعات بڑھ گئی ہیں۔ تقریب کے دوران گاندھی نے اسٹیج پر کئی طلباء سے بات چیت کی۔ انہوں نے مرکزی اسٹیج سے دور بیٹھے طلباء سے بھی بات کی اور ان کے تحفظات کو سمجھنے کی کوشش کی۔

تبدیلی مذہب معاملے میں 5 افراد حراست میں

لکھنؤ: (پی این ایس) تبدیلی مذہب کے خلاف اتوار کو موہن لال گنج علاقے کے بھدیسوا گاؤں کے ایک چرچ میں مبینہ مشتبہ سرگرمیوں کو لے کر ہنگامہ ہوا۔ مذہب کی تبدیلی کی اطلاع ملتے ہی بجرنگ دل اور ہندو تنظیم کے کارکنان چرچ پہنچے اور جاری اجتماع کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پروگرام کو روک دیا۔ اس کے بعد پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس موقع پر پہنچی اور پانچ افراد کو پوچھ گچھ کے لیے تھانے لے گئی۔ ہندو تنظیم کے کارکنوں کا الزام ہے کہ کچھ باہر کے لوگ گاؤں والوں کو عیسائیت اختیار کرنے پر اکسا رہے ہیں۔ کارکنوں نے احتجاج کیا اور پولیس کو اطلاع دی۔ چوکی انچارج انوپ سنگھ کے مطابق اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور پانچ لوگوں کو پوچھ گچھ کے لیے تھانے لے آئی۔ تحقیقات جاری ہیں۔ گاؤں والوں کے مطابق یہ چرچ تقریباً 15 سال قبل بھدیسوا گاؤں میں بنایا گیا تھا۔ الزام ہے کہ وہاں عیسائی مشنری کام کر رہے ہیں۔ تنظیم کے کارکنوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ ہریش چندر نامی ایک شخص لوگوں کو تبدیل کرنے کے بعد پجاری کے بھیس میں مذہبی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ بھدیسوا میں ہونے والی سرگرمیاں گنیار گاؤں کے ایک بڑے چرچ کی نگرانی میں چلائی جا رہی ہیں۔ اتوار کو چرچ میں مبینہ طور پر شفایابی کی میٹنگ ہونے کی اطلاع ملنے پر ہندو تنظیم کے کارکن جائے وقوعہ پر پہنچے۔ واقعہ پر احتجاج کے بعد پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش اور پوچھ گچھ کے بعد ہی صورتحال واضح ہوگی۔

آر ایس ایس سربراہ کی سوچ ذات پرستی پر مبنی: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سپریمو مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر ریزرویشن کے معاملے پر اپنا ردعمل ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریزرویشن ملک میں بہوجن سماج، خاص طور پر ایس سی، ایس ٹی، اور او بی سی طبقات کے لیے سماجی تبدیلی اور معاشی آزادی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ ان طبقات کی عزت نفس اور زندگی سے متعلق ایک بہت اہم آئینی مسئلہ ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ ذات پات کی بنیاد پر صدیوں پرانے استحصال، امتیازی سلوک اور ناانصافی کو کم کرنے کے لیے ریزرویشن ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ ایس سی کمیونٹی کے لیے اور بھی اہم ہو جاتا ہے جب ذات پات کی سوچ کی وجہ سے ان کے استحصال اور مظالم کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے ریزرویشن میں کریمی لیئر کے نفاذ سے متعلق حالیہ بیانات کی سختی سے تردید کی ہے۔ مایاوتی نے واضح طور پر کہا کہ تحفظات میں کریمی لیئر کی وکالت کرنا نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے انسانی آئین کے مقدس مقاصد پر بھی براہ راست حملہ ہے۔

بی ایس پی سربراہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹوئٹر پر ایک تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے آر ایس ایس اور مرکزی حکومت دونوں پر تنقید

کی۔ اپنی پوسٹ میں مایاوتی نے لکھا کہ بہوجن سماج کے لیے ریزرویشن صرف روزگار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ نہیں ہے، بلکہ یہ سماجی تبدیلی اور ان مظلوموں کے لیے عزت نفس کی زندگی سے متعلق ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے جو صدیوں سے ذات پات کی نفرت، جبر اور ناانصافی کا شکار ہیں۔ انہوں نے آر ایس ایس سربراہ کے بیان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا، آر ایس ایس کے سربراہ کا یہ بیان کہ ریزرویشن کو جان بوجھ کر سیاست زدہ کیا گیا ہے اور فائدہ اٹھانے والوں کو اسے رضاکارانہ طور پر چھوڑ دینا چاہیے، اس کی ذات پرستی اور تنگ نظری کو بے نقاب کرتا ہے۔ ریزرویشن صدیوں سے مظلوم لوگوں کو برابری کا آئینی حق فراہم کرتا ہے؛ اسے معاشی ترقی سے ناپا جا سکتا ہے۔“ بی ایس پی سپریمو نے طنزیہ انداز میں پوچھا، آر ایس ایس سے بہتر کون جانتا ہے کہ ملک میں زندگی کے ہر موڑ پر ذات پات کا ڈنک دلتوں اور پسماندہ طبقات کو کس طرح کاٹتا ہے؟“ انہوں نے کہا کہ حکومت کے لاپرواہ رویہ اور کمزور قانونی وکالت کی وجہ سے عدالتیں اکثر سماجی تبدیلی سے متعلق مقدمات میں مناسب انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ مایاوتی نے مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی حکومت سپریم کورٹ میں مضبوط اور معقول دلائل پیش کرے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ایس سی اور ایس ٹی زمروں کو کریمی لیئر سے باہر رکھا جائے۔ انہوں نے آر ایس ایس کو مشورہ دیا کہ وہ آئین کا احترام کرے، تحفظات پر بیان بازی اور سیاست بند کرے اور ملک میں مساوات پر مبنی سماجی نظام کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالے۔

گیس کنکشن سے متعلق میسج سے ہوشیار رہیں

غازی آباد: (پی این ایس) راج نگر ایکسٹینشن غازی آباد میں ایک شخص کو گیس کنکشن کاٹنے کی دھمکی دے کر 8 لاکھ روپے کا سائبر اسکام کیا گیا۔ یہ سنسنی خیز معاملہ نندگرام پولیس اسٹیشن کے تحت اور اجمیرا سوسائٹی میں پیش آیا، جہاں متاثرہ سنجے کمار کو جعلسازوں نے نشانہ بنایا۔ واقعے کے دو ماہ بعد پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر سائبر کرائم تھانے میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ متاثرہ سنجے کمار کے مطابق ان کو اپنے موبائل فون پر گیس منقطع ہونے کے حوالے سے ایک ٹیکسٹ میسج موصول ہوا۔ پیغام میں کہا گیا کہ ان کا گیس کنکشن منقطع ہونے والا ہے۔ ان سے اپنے بل کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے فراہم کردہ موبائل نمبر پر کال کرنے کی درخواست کی۔ سنجے نے پھر ٹیکسٹ میسج میں فراہم کردہ نمبر پر کال کی۔ جعلسازوں نے ان سے کہا کہ پریشان نہ ہوں، کیونکہ جیسے ہی آپ تھوڑا سا بیلنس جمع کرائیں گے تو کنکشن بحال ہو جائے گا۔ اس دوران دھوکہ بازوں نے متاثرہ شخص سے دعویٰ کیا کہ جمع کی گئی رقم براہ راست ان کے اکاؤنٹ میں جمع کر کے بل میں ایڈجسٹ کر دی جائے گی۔ سنجے کمار کو بقایا بل یاد نہیں تھا، لیکن کنکشن منقطع ہونے کی پریشانی سے بچنے کے لیے، انہوں نے کال کرنے والے کی ہدایت کے مطابق ادائیگی کرنے کی کوشش کی۔ کال کرنے والے نے کہا، فکر نہ کریں، ہم آپ کو کمپنی کی درخواست بھیج رہے ہیں۔ آپ اسے انسٹال کر کے اپنا بل آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔“ ایک نامور پائپ لائن گیس کمپنی کے نام سے واٹس ایپ کے ذریعے اے پی کے فائل بھیجی گئی۔ فائل ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد، سنجے کمار نے ادائیگی کرنے کے لیے اپنے ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات درج کیں۔

سیوادار نے خاتون کو لوٹائی ہیروں سے جڑی زنجیر

ایودھیا: (پی این ایس) مظفرنگر کی ایک خاتون عقیدت مند، جو شری رام جنم بھومی مندر کی سیر کرنے آئی تھی، نے تقریباً 20 لاکھ روپے مالیت کی ہیروں سے جڑی سونے کی چین سڑک پر پڑی دیکھی۔ مندر کے ایک سیوادار دھرویش مشرا کو یہ زنجیر آموا مندر کے قریب ہنومان گڑھی جانے والی سڑک پر ملی۔ پی ایف سی آفس پہنچ کر زنجیر کی بازیابی کا اعلان کیا۔ اطلاع ملتے ہی مظفرنگر کے رہنے والے آنجہانی موہن کمار کی بیوی نرملا دیوی پہنچیں۔ پولیس کی پوچھ گچھ اور اطمینان کے بعد یہ سلسلہ اسے واپس کر دیا گیا۔ نرملا دیوی نے وضاحت کی کہ یہ سلسلہ ان کے آنجہانی شوہر کی یادگار ہے، اور اس کی جذباتی قدر اس کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس نے زنجیر واپس کرنے پر خدمت دار کا شکریہ ادا کیا۔

پرانی رنجش میں ہوا بجلی ٹھیکیدار شیو کمار کا قتل

گورکھپور: (پی این ایس) گورکھپور میں بجلی کے ٹھیکیدار شیو کمار ترپاٹھی کا قتل ایک دشمنی سمجھا جاتا ہے جو تقریباً پانچ سال قبل کرکٹ کھیلنے پر شروع ہوا تھا۔ اس دشمنی کی وجہ سے دو سال قبل ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا تھا۔ کیس میں قانونی جنگ جاری ہے۔ 5 اگست 2024 کو دیپو چودھری کے بیٹے آدیش چودھری (24) کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اسی شام آدیش کے چچا ونود چودھری باری پور چوراہے پر گئے ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ گاؤں کے آٹھ یا دس نوجوانوں نے کسی بات پر اس کی پٹائی کی۔ مبینہ طور پر وہ شکایت لے کر پولیس اسٹیشن گیا، لیکن پولیس نے ایف آئی آر درج نہیں کی۔ اس شام، تقریباً 7 بجے، آدیش گاؤں میں سنتوش تیواری کے گھر ہری کیرتن دعوت میں گیا تھا۔ الزام ہے کہ ونود کے پولیس اسٹیشن جانے کی خبر کے بعد حملہ آوروں نے ہاکی اسٹک سے ان پر حملہ کیا۔ اس دوران ایک ملزم نے پستول سے کئی گولیاں چلائیں جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ تین بھائیوں میں سب سے بڑا آدیش انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کے بھائیوں ابھیشیک اور وویک نے بتایا کہ آدیش کا کسی سے کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ شیو کمار کے قتل کی سفاکیت کا اندازہ ان کے جسم پر پائے جانے والے زخموں سے لگایا جا سکتا ہے۔ حملہ آوروں نے اس کا ایک ہاتھ کاٹنے کے لیے تیز دھار ہتھیار کا استعمال کیا۔ اس کی گردن اور سر کا آدھا حصہ بھی کٹ گیا تھا۔ پیٹ اور کمر سمیت جسم کے کئی حصوں پر گہرے زخم پائے گئے۔ لاشوں کی حالت دیکھ کر جائے وقوعہ پر موجود افراد کی ریڑھ کی ہڈی تک کانپ اٹھی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جنوب کے مطابق جسم پر کئی سنگین زخم تھے۔ حادثہ کے دوران راہل نامی نوجوان کے ہاتھ پر بھی گہرے زخم آئے۔ پولیس معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔

لکھنؤ: کانگریس نے اگست کرانتی دیوس پر ہردوئی روڈ سے شہید اسمارک کاکوری تک نکالی ”جئے ہند پد یاترا“

یو پی میں معذور طلباء کیلئے نئی امدادی اسکیم، ملے گا 600 کا ماہانہ ایسکارٹ بھتہ

لکھنؤ: ایسکارٹ الاؤنس- یہ اتر پردیش کے کونسل اسکولوں میں پڑھنے والے معذور طلباء کے لیے اچھی خبر ہے۔ پہلی بار، اسکول جانے میں شدید اور ایک سے زیادہ معذوری والے بچوں کو درپیش مشکلات اور ان کے والدین پر پڑنے والے مالی بوجھ کو دور کرنے کیلئے ایک ایسکارٹ الاؤنس فراہم کیا جائے گا۔ اس اسکیم کے تحت، معذوری کے حامل 14,152 اہل طلباء کو ہر ماہ 600 کی مالی امداد ملے گی۔ یہ رقم 10 ماہ کے لیے فراہم کی جائے گی۔ پروجیکٹ ایڈوائزری بورڈ نے اس اسکیم کیلئے 8.49 کروڑ روپے فراہم کیے ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سکول ایجوکیشن نے بھی اس سلسلے میں حکم نامہ جاری کر دیا ہے۔ امدادی رقم (اسکارٹ الاؤنس) ڈی بی ٹی کے ذریعے اہل طلباء کے والدین کے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں بھیجی جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس امداد سے والدین کو روزانہ اپنے بچوں کو اسکول لے جانے اور لے جانے کے اخراجات میں کمی آئے گی۔ اس سے معذور طلباء کے درمیان باقاعدگی سے اسکول

حاضری بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔ کون سے معذور طلباء کو ایسکارٹ الاؤنس ملے گا؟ ایسکارٹ الاؤنس کا دائرہ کار شدید معذوری کے حامل اہل طلباء کا احاطہ کرتا ہے جنہیں اسکول جانے کیلئے اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں مکمل بصارت کی خرابی، ذہنی معذوری، دماغی فالج، ایک سے زیادہ معذوری، اور JE اور Acute Encephalitis Syndrome (AES) سے متاثرہ افراد شامل ہیں۔ اس امداد (ایسکارٹ الاؤنس) سے مستفید ہونے کے لیے طلباء کو باقاعدگی سے اسکول جانا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ الاؤنس کا مقصد صرف مالی امداد نہیں ہے، بلکہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ معذور بچے باقاعدگی سے اسکول سے منسلک ہوں۔ دوسری طرف، اتر پردیش میں کونسل اور امداد یافتہ اپر پرائمری اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بلاک ایجوکیشن آفیسر (بی ای او) کے عہدے پر ترقی دینے کے عمل کو بھی آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ہائی کورٹ کی سختی کے بعد ریاست کے تمام ڈویژنل اسسٹنٹ ڈائرکٹرس آف ایجوکیشن (بیسک) کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر فہرست تیار کر کے پیش کریں۔

بی ایچ یو کے ڈاکٹروں نے پرانا جبڑے کا مرض کیا ٹھیک

وارانسی: (پی این ایس) سات برس تک آئینہ صرف چہرے کا عکس نہیں دکھاتا تھا بلکہ 35 سالہ رامو کے لیے تنہائی کی روزانہ یاد دہانی بن چکا تھا۔ اتر پردیش کے لکھیم پور کھیری کے رہنے والے رامو کو ایک خطرناک اور مسلسل بڑھنے والے مرض ایمیلو بلاسٹوما نے بری طرح متاثر کر رکھا تھا۔ نچلے جبڑے میں معمولی سی سوجن سے شروع ہونے والا یہ مرض وقت کے ساتھ بڑھ کر تقریباً پورے نچلے جبڑے میں پھیل گیا، جس سے ان کے چہرے کی ساخت اور توازن شدید متاثر ہوا۔ رامو کی روزی روٹی لوگوں سے میل جول رکھنے والے ایک گاڑیوں کے ادارے میں کام کرنے سے وابستہ تھی۔ بیماری نے جہاں ان کی جسمانی شکل کو متاثر کیا، وہیں اس کے جذباتی اثرات بھی انتہائی شدید تھے۔ مسلسل سماجی بے چینی اور لوگوں کا سامنا کرنے میں بڑھتی ہچکچاہٹ کے باعث انہوں نے خود کو دنیا سے الگ کر لیا۔ انہوں نے کئی برس تک مختلف کلینکوں اور اسپتالوں میں علاج کی کوشش کی، لیکن ہر جگہ انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ جب امید تقریباً ختم ہو چکی تھی تو رامو کو بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) کی فیکلٹی آف ڈینٹل سائنسز پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ یہاں انہوں نے زبانی اور میکسیلو فیشل سرجری کے ماہر پروفیسر اکھلیش کمار سنگھ کے شعبہ بیرونی مریضان میں رجوع کیا۔ مکمل طبی معائنے کے بعد ڈاکٹروں نے محسوس کیا کہ معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ رسولی نے نچلے جبڑے کے ایک بڑے حصے کو تباہ کر دیا تھا، جس کے لیے ایک پیچیدہ اور بنیادی نوعیت کی سرجری ضروری تھی۔ پروفیسر سنگھ نے اس مشکل آپریشن کے لیے ڈینٹل سرجنز اور اینستھیزیا ماہرین پر مشتمل ایک کثیر الجہتی ٹیم تشکیل دی۔ زبانی اور میکسیلو فیشل سرجری کی ٹیم کی قیادت پروفیسر اکھلیش کمار سنگھ نے کی، جبکہ پروفیسر نریش کمار شرما، سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر شویتا اور جونیئر ریزیڈنٹس ڈاکٹر آشوتوش آریہ، ڈاکٹر انشو اور ڈاکٹر پونم یادو بھی ٹیم میں شامل تھے۔ اینستھیزیا ٹیم کی قیادت پروفیسر ریشپال سنگھ نے کی، جبکہ سینئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر تنوی آنند اور جونیئر ریزیڈنٹ ڈاکٹر دیپک نے آپریشن کے دوران اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔

لکھنؤ میں نہیں ملا غیر قانونی طور پر رہائش پذیر ایک بھی بنگلا دیشی

لکھنؤ: (پی این ایس) پچھلے دو سالوں میں میئر نے ان بستیوں پر کئی اچانک چھاپے مارے ہیں جہاں کوڑا بننے والے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے بنگلہ دیشیوں کو 15 دن یا ایک ہفتے کے اندر ملک چھوڑنے کا الٹی میٹم بھی جاری کیا تھا۔ اس کے بعد کاغذی کارروائی بھی کی گئی، لیکن آج تک، ایک بھی بنگلہ دیشی پکڑا نہیں گیا اور نہ ہی ملک بدر کیا گیا، اور سب کچھ اسی طرح جاری ہے جیسا کہ دو سال پہلے ہوا تھا۔ پرائیویٹ کمپنیوں، رامکی اور لائین اینویرو کے علاوہ، تقریباً 30 دیگر ایجنسیاں بھی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے شہر کی صفائی کے کام کے لیے ذمہ دار ہیں۔ ان کے علاوہ پرائیویٹ افراد بھی کام کرتے ہیں۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران، میئر نے بارہا بنگلہ دیشیوں کی ایک بڑی تعداد کے غیر قانونی طور پر شہر میں صفائی اور کچرا اٹھانے میں مصروف ہونے کا معاملہ اٹھایا ہے۔ 4 دسمبر، 2025 کو، میئر نے شنکر پوروا وارڈ 1 کی بہادر بستی پر بھی چھاپہ مارا، جہاں بڑی تعداد میں کچرا اٹھانے والے رہتے پائے گئے۔ اس وقت، میئر نے رہائشیوں سے شناخت کا ثبوت دکھانے کو کہا تھا، اور بہت سے لوگ ایسا کرنے سے قاصر تھے۔ انہوں نے سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے 15 دن کے اندر ثبوت دکھانے یا تصفیہ چھوڑنے کا الٹی میٹم جاری کیا۔ اس سے پہلے 29 دسمبر 2024 کو اندرا نگر کے چندن گاؤں میں بڑا ہنگامہ ہوا تھا جس میں بنگلہ دیشی شامل تھے۔ گھروں سے کچرا اٹھانے والے پرائیویٹ کارٹ آپریٹرز پر میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے حملہ کیا۔ پرائیویٹ کارٹ آپریٹرز پر متعدد میونسپل ملازمین پر حملہ کرنے کا الزام تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی میئر سشما کھروال، اس وقت کے میونسپل کمشنر اندرجیت سنگھ اور پولیس افسران جائے وقوعہ پر پہنچے۔ قصورواروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی، جھونپڑیوں کو بھی بلڈوز کر دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد میئر نے کہا تھا کہ غیر قانونی بنگلہ دیشی اور روہنگیا کی شناخت کر کے انہیں شہر سے نکال دیا جائے گا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بنگلہ دیشیوں کو نکالنے کے لیے کئی کاغذی کارروائی کی گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے سٹی ہیلتھ آفیسر پی کے سریواستو نے بنگلہ دیشیوں کی شناخت اور اسکریننگ کے لیے کارروائی شروع کی۔

متھرا سے 6 دسمبر سے ہوگی کارسیوا، سادھو اور سنتوں کا اعلان

متھرا: (پی این ایس) پولس انتظامیہ نے اتوار کی صبح سے متھرا کے رادھا کنڈ علاقے کے جلہندی میں چتر گپت پیٹھ پر کڑی نظر رکھی۔ کارسیوا کی تیاری میں پیٹھ میں ایک ہون کی رسم ادا کی گئی۔ ہون رسم کے بعد، سنتوں نے 6 دسمبر کو سری کرشن جنم بھومی میں کارسیوا کا اعلان کرتے ہوئے ایک میٹنگ کی۔ چتر گپت پیٹھ کے باہر بڑی تعداد میں پولیس تعینات تھی۔ رادھا کنڈ کے چتر گپتا پیٹھ میں ہون کے بعد، سنتوں نے کارسیوا کے لیے شنکھ کو اس نعرے کے ساتھ پھونکا، ’کرشن للا، ہم آئیں گے، مندر وہیں بنائیں گے۔ سنتوں نے 6 دسمبر کو سری کرشن جنم بھومی میں کارسیوا کا اعلان کیا ہے۔ سوامی سچیدانند مہاراج نے بتایا کہ کارسیوا کا اعلان 9 اگست کو سری کرشن جنم بھومی پر کیا گیا تھا، لیکن ساون کے مہینے میں کانوڑ یاترا کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ شنکھ گولے کے دھماکے کے دوران بڑی تعداد میں سنتوں اور باباؤں نے پہنچ کر اپنی حمایت کا اظہار کیا۔

قابل ذکر ہے کہ 6 دسمبر کو ہی کارسیوکوں نے ایودھیا میں متنازعہ ڈھانچہ کو منہدم کر دیا تھا۔ شری کرشن جنم بھومی مندر کی تعمیر کے لیے منگوائے گئے گلابی پتھروں کی پہلی کھیپ جمعہ کی رات دیر گئے پہنچی۔ یہ پتھر بھرت پور کے بنسی پہاڑ پور سے منگوائے گئے تھے۔ ان پتھروں سے ایودھیا میں شری رام کا عظیم الشان مندر بنایا گیا ہے۔ چتر گپت پیٹھادھیشور سوامی سچیدانند مہاراج نے ان پتھروں کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ 9 اگست کو آشرم سے باضابطہ کارسیوا کا اعلان کیا جائے گا۔ اس کے لیے ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس کے لیے 13 اکھاڑوں کے سادھوؤں اور سنتوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ شری کرشنا کا ایک عظیم مندر ان کی جائے پیدائش پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے لیے پانچ ہزار میٹرک ٹن گلابی پتھروں کا آرڈر دیا گیا ہے۔

بجرنگ دل کے کارکنان کا دارالعلوم علاقہ میں ہوٹل پر ہنگامہ

دارالعلوم علاقہ میں مرادآباد چکن بریانی سینٹر کے کئی ملازمین پولیس حراست میں

دیوبند (عارف عثمانی) بجرنگ دل کے کارکنوں نے آج دارالعلوم علاقہ میں واقع ایک ہوٹل میں پہنچ ہنگامہ کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ پابندی کے باوجود کھلے عام چکن بریانی فروخت کی جارہی ۔ گوشت والے کھانے کھلے عام فروختگی کا الزام عائد کرتے ہوئے انہوں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ہنگامہ کیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر کئی ملازمین کو حراست میں لے لیا۔

اتوار کی دوپہر دو بجے کے قریب بڑی تعداد میں بجرنگ دل کے کارکنان دارالعلوم علاقہ میں مرادآباد چکن بریانی سینٹر پہنچے۔ چکن بریانی فروخت ہوتی دیکھ کر غصے کا اظہار کیا اور ہنگامہ کردیا۔

بجرنگ دل کے ضلع کوآرڈی نیٹر رودر مشرا نے بتایا کہ کانوڑ یاترا کے دوران انتظامیہ کی طرف سے گوشت پر مکمل پابندی کے باوجود چکن بریانی اور گوشت والے کھانے کھلے عام پیش کرنا نا قابل قبول ہے۔ انہوں نے پولیس پر گوشت کے تاجروں اور ہوٹل چلانے والوں کو تحفظ دینے کا بھی الزام لگایا۔ اس دوران خانقاہ پولیس چوکی کے انچارج سندیپ کمار پولیس افسران کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور کارکنوں کو مناسب کارروائی کا یقین دلاتے ہوئے انہیں پرسکون کیا۔

پولیس نے ہوٹل کے عملے کے کئی کارکنوں کو حراست میں لے لیا اور ساتھ لے گئے۔ اس دوران اجے پرجاپتی، انوج پرجاپتی، لکھن کمار، سمیت کمار، اجے کشواہا، روی کانت، کیشو، کرن، روی، اور دیگر موجود تھے۔ چوکی انچارج سندیپ کمار نے بتایا کہ معاملے کو سنجیدگی سے لیا گیا ہے اور ملزم کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

یوم انقلاب کے موقع پر کانگریس کارکنان نے کیا سیمینار کا انعقاد

مقررین نے مجاہدین جنگ آزادی کی قربانیوں، ان کی ہمت اور وطن پرستی کو خراج عقیدت پیش کیا

دیوبند (عارف عثمانی) یوم انقلاب کے موقع پر کانگریس کے دفتر پر صلاح ومشورہ سے متعلق ایک مجلس منعقد کی گئی ،اس مجلس کی دوران جنگ آزادی کے شہیدوں اور مجاہدین جنگ آزادی کے قربانیوں ،ہمت وحوصلہ اور ان کی وطن پرستی کو سلام پیش کرتے ہوئے ان کے رہنما اصولوں کو اپنی زندگی میں شامل کرنے پر زور دیا گیا۔ تفصیل کے مطابق گورودوارہ روڑ پر واقع کانگریس کے دفتر پر بھارت چھوڑو آندولن کی برسی کے موقع پر منعقد کئے جانے والے سیمینار سے خطاب کرنے والے شہر صدر منیش تیاگی نے کہا کہ اس ملک کی تاریخی اہمیت ،مجاہدین جنگ آزادی کی بے مثال قربانیوں اور موجودہ وقت میں ہندوستان میں جمہوری حقوق، آئین اور قومی اتحاد کے تئیں ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ آزادی کی ہم سب حفاظت کریں ۔اس موقع پر صوبائی سکریٹری اشوک سینی ،سینئر کانگریسی لیڈر حاجی شوکت ،دھرم پال جوشی ،صوبائی جنرل سکریٹری سونو پٹھان ،ضلع نائب صدر رتن شرما ،شاذیہ ناز ،ضلع نائب صدر اکرام خان ،نیرج کپل ،یونس صدیقی ،یوسف انصاری ،راکیش موہن شرما ،جمال احمد ،نصیب خان شاہ سمیت دیگر پارٹی کارکنان موجود رہے ۔سیمینار کی صدارت منیش تیاگی نے کی اور نظامت کے فرائض سیوادل کے ضلع صدر عمران قریشی نے انجام دیئے۔

بجلی چوری پر کنٹرول پانے کے لئے بقایاداروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی

صارفین قانونی کارروائی سے بچنے کے للئے مقررہ مدت پر بل جمع کرادیں: ہیم راج سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) بجلی چوری پر کنٹرول پانے اور بجلی کے بلوں کی بقایا رقم کی وصولی میں تیزی لانے کے لئے پاور اور پی ڈبلیو ڈی کے گیسٹ ہاؤس میں منعقد کی جانے والی میٹنگ میں چیف انجینئر نے ہرایک فیڈر کی کارکردگی ،بقایا رقومات کی وصولی اور بجلی کہ اعلیٰ افسران کے سخت احکامات کے مدنظر بجلی کے بقایا بلوں کی وصولی کا کام کل (آج) سے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے بجلی صارفین

کارپوریشن کے چیف انجینئر ہیم راج سنگھ نے ہرایک فیڈر پر تعینات افسران اور بجلی ملازمین کے ساتھ ایک مٹینگ کی اور شہر کے ہرایک فیڈر کا جائزہ لیا۔ انہوں نے بجلی چوری کے معاملہ میں متاثرکن کارروائی کرنے کے ساتھ ہی بجلی کے بقایا بلوں کی وصولی میں تیز لانے کی ہدایات دیں ۔تفصیل کے مطابق وزیر مملکت صارفین کے تعلق سے صلاح ومشورہ کیا ۔انہوں نے افسران اور ملازمین کو احکامات دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی صورت میں بجلی چوری برداشت نہیں کی جائے گی۔

انہوں نے بجلی کے بقایا بلوں کی وصولی کے مقررہ نشانہ اور وقت پر پورا کرنے پر زور دیا ۔ایگزیکیٹو انجینئر انکت کمار وششٹھ نے بتایا سے بھی اپیل کی کہ قانونی کارروائی سے بچنے کے لئے صارفین مقررہ مدت میں اپنی بقایا رقومات جمع کرادیں ،اس موقع پر ایس ڈی او سنتوش کمار ،روندر چوہان ،پنیت شرما ،جے ای وجے شرما ،وشنو کوٹھاری ،ٹی جے 2 محمد ذیشان ،سندیپ کمار ،انکو کمار اور پریم سنگھ وغیرہ موجود رہے۔

جمعیۃ دینی، ملی، اصلاحی اور سماجی میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہے مفتی عطاء الرحمٰن

دھتولی مغل ضلع سہارنپور میں جمعیت علماء کی انتخابی میٹنگ کا انعقاد نئی یونٹ کی تشکیل

دیوبند (عارف عثمانی) دھتولی مغل مرسیفل اکیڈمی دھتولی مغل میں جمعیۃ علماء کی انتخابی میٹنگ کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت جامعۃ الشیخ عبدالستار نانکہ گندیوڑہ کے مہتمم الحاج فضل الرحمٰن رحیمی نانکوی نے کی۔ میٹنگ میں بطور مشاہد جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے ناظم مولانا مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی نانکوی نے شرکت کی۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز قاری کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی نانکوی نے کہا کہ جمعیۃ علماء نے ہمیشہ ملک و ملت کی رہنمائی دینی شعور کی بیداری، اصلاحِ معاشرہ، عوامی مسائل کے حل اور مظلوموں کی آواز بلند کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ علماء کی یہ جماعت معاشرے میں دینی اقدار کے تحفظ، نئی نسل کی دینی تربیت اور عوام کو اسلامی تعلیمات سے جوڑنے کے لیے مسلسل سرگرمِ عمل ہے۔ مفتی عطاء الرحمٰن جمیل قاسمی نانکوی نے کہا کہ جمعیۃ علماء کا مقصد صرف تنظیمی سرگرمیوں تک محدود نہیں بلکہ اس کا بنیادی مقصد معاشرے میں خیر، اصلاح، اخوت، اتحاد اور دینی شعور کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے ذمہ داران پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام سے مسلسل رابطہ رکھیں دینی و اصلاحی پروگرام منعقد کریں اور معاشرے کی حقیقی ضرورتوں کو سمجھتے ہوئے خدمت کا دائرہ وسیع کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ تنظیمیں اسی وقت مضبوط ہوتی ہیں جب ان کے ذمہ داران اخلاص، باہمی مشاورت، نظم وضبط اور خدمتِ خلق کے جذبے کے ساتھ کام کریں۔ دھتولی یونٹ کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ انتخاب کے بعد مولانا صداقت کو سرپرست، مولانا محمد رفاقت مظاہری کو صدر، جبکہ قاری محمد شرافت مظاہری اور قاری محمد راغب مظاہری کو بالترتیب نائب صدر منتخب کیا گیا۔ اسی طرح قاری محمود کو جنرل سکریٹری، مولانا محمد شوقین مظاہری کو سکریٹری، حافظ محمد انصار کو خزانچی اور مولانا محمد طلحہ ندوی کو ناظم منتخب کیا گیا۔ اراکینِ عاملہ میں قاری محمد شرافت مظاہری، مولانا محمد رفاقت مظاہری، مولانا محمد شوقین مظاہری، قاری محمد راغب مظاہری، قاری محمد شاہد، مولانا محمد طلحہ ندوی، حافظ محمد صیاد، حافظ محمد فرقان، قاری محمد منور حسین، حافظ عبدالقادر، حافظ محمد انصار، مولانا عطاء الرحمٰن قاری محمد افشان اور حافظ محمد موسیٰ حافظ عیسی حافظ عطاء الرحمٰن قاری یوسف قاری تیمور قاری شاہد کو شامل کیا گیا۔ اس موقع پر قاری محمد حسین کاشفی، ناظم جمعیت علماء بہڑہ سندل سنگھ، مولانا محمد احمد ندوی، محمد سلمان محمد سفیان قاری زبیر عالم ستاری پردھان راؤ محبوب قاری رضوان سمیت متعدد علماء، ائمہ، ذمہ داران اور معززین نے شرکت کی۔

وطن

● پروفیسر محمود رضا

رحمان نے اقبالؔ کو اک خواب دکھایا
اِس خواب کو اقبالؔ نے امت کو سنایا
قائدؔ نے پھر اس خواب کو تعبیر عطا کی
بے آسرا لوگوں کو بھی جاگیر عطا کی
قدرت نے شبِ قدر ہمیں اس سے نوازا
پھر چمکا مرے چہرے پہ آزادی کا غازہ
معصوم شہیدوں کے لہو کا یہ صلہ ہے
رمضانِ مقدس میں ہمیں دیس ملا ہے
اقبالؔ کے اس خواب کی تعبیر وطن ہے
اس قوم کے ہر فرد کی توقیر وطن ہے
یہ دیس تو اسلاف کی محنت کا ثمر ہے
سب ملک ہیں تارے تو مرا دیس قمر ہے
یہ پاک وطن شیر جوانوں کی زمیں ہے
پنجاب کے جرار کسانوں کی زمیں ہے
ہمت کے ہیں مینار مرے سندھ کے ہاری
ہے ان کی محبت پہ مری جان بھی واری
بُولان کی وادی ہو کہ خیبر ہو کہ ٹوپی
جرأت کی چٹانیں ہیں یہ پختون و بلوچی
اس کے لیے ہر جامِ شہادت کا پیا ہے
پختونوں ، بلوچوں نے لہو اس کو دیا ہے
صحراؤں کے فرزند ہیں ، ہم تھر کے مکیں ہیں
اس ریت کے ذرّے بھی ستاروں سے حسیں ہیں
مسجد ہے ، کلیسا بھی ہے ، آباد ہے مندر
صحرا بھی مرا دیس ، مرا دیس سمندر
چاندی کے ہیں دریا ، مری سونے کی زمیں ہے
اے ارضِ وطن تو ہی مرا عرشِ بریں ہے
شعلہ بھی ہے ، شبنم بھی ، شفق اور شرارے
یہ پیار کے دریا ہیں ، محبت کے کنارے
یہ کھیت سلامت رہیں ، کھلیان سلامت
مزدور سلامت ، مرے دہقان سلامت
ہے فوج مری شان ، رہے شان سلامت
یہ دیس مری جاں ہے ، مری جان سلامت
رانجھا رہے آباد ، مری ہیر سلامت
یا رب سدا رکھنا مرا کشمیر سلامت

اترپردیش بار کونسل اور افسران سے جان مال کی حفاظت کا مطالبہ

پنکج کمار ایڈوکیٹ اور اس کے ساتھی اس سے قبل بھی اس کی زمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کرچکے ہیں: گیان سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) غازی آباد کے باشندہ گیان سنگھ نے اترپردیش بار کونسل اور متعلقہ انتظامی افسران کو ایک شکایتی تحریر دے کر سہارنپور کے ایک وکیل اور اس کے ساتھیوں پر زمین پر غیرقانونی اور ناجائز طریقہ سے قبضہ کرنے کی کوشش، جان سے مارنے کی دھمکی ،تالے توڑ کر سامان چوری کرنے اور بدسلوکی کرنے جیسے سنگین الزامات عائد کئے ۔شکایت کے مطابق گیان سنگھ کی ایک تجارتی بلڈنگ اور قابل کاشت زمین خسرہ نمبر: 831/اور (M)831 نکوڑ اور گنگوہ کے ہائی وے پر واقع گاؤں کلہیڑی، تھانہ نکوڑ میں ہے ۔ان کا الزام ہے کہ پنکج کمار ایڈوکیٹ ،پرمود کمار اور ان کے دیگر ساتھیوں نے مبینہ طور سے زمین پر قبضہ کرنے کے مقصد سے مسلسل دھمکیاں دے رہا ہے ۔گیان سنگھ نے شکایتی تحریر میں الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ لوگوں نے ان کے فارم ہاؤس کا تالا توڑ کر وہاں رکھی ہوئی لوہے کی چابیاں ،جنریٹر ،کارپیٹ ،برتن، سیڑھی، پنکھے اور دیگر قیمتی سامان چوری کرلیا ۔متاثرہ شخص کا کہنا ہے کہ چوری کئے جانے والے سامان کی قیمت لاکھوں روپے میں ہے ۔شکایت کنندہ کے مطابق 22/جولائی 2026 کو کچھ لوگوں نے ان کی زمین پر چلنے والے تعمیری کام کرنے والے مزدوروں اور مستریوں کو ڈرا دھمکا کر کام رکوانے کی کوشش کی ۔انہوں نے بتایا کہ ان کے رویہ کی مخالفت کرنے پر مزدوروں اور شکایت کنندہ کو جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے زبردستی قبضہ کرلینے کی بات کہی ۔گیان سنگھ کا کہنا ہے 23/جولائی 2026 کو وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ موقع پر پہنچے تھے لیکن وہاں موجود کئی لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی طرح وہاں سے بچ کر تھانہ نکوڑ پہنچ گئے اور پولیس کو اس پورے واقعہ کی جانکاری دی ۔شکایت کرنے والے شخص گیان سنگھ نے متعلقہ وکیل اور اس کی مدد کرنے والوں پر اس سے پہلے بھی زمین کے تنازع اور قبضہ کرنے کی سرگرمیوں میں شامل رہنے کا الزام عائد کیا تھا ۔گیان سنگھ نے اترپردیش بار کونسل سے شکایت کرتے ہوئے قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والے وکیل کے خلاف قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔

بجلی نگم کے ملازمین تین روزہ ہڑتال پر رہیں گے: راشد ذاکر

محمد مبارک میواتی/صحافت بیورو

پلول/ہتھین: ہریانہ بجلی ملازمین و افسران سنگھرش مورچہ کے بینر تلے بجلی ملازمین نے اپنے مختلف مطالبات کو لے کر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ ملازمین کے رہنماؤں کے مطابق 11 سے 13 اگست تک تین روزہ ہڑتال کی جائے گی۔ اس دوران بجلی نگم کے ملازمین حکومت کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کریں گے۔ آل ہریانہ پاور کارپوریشن ورکر یونین ہتھین کے صدر راشد ذاکر نے کہا کہ حکومت بجلی کے نظام کو نجی شعبے کے حوالے کرنے کی سمت میں قدم بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بجلی بورڈ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے نجی کمپنیوں کے حوالے کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ راشد ذاکر نے کہا کہ ملازمین متوازی بجلی لائسنس، ایگرو ڈسکام اور اسمارٹ میٹر اسکیم کی مخالفت کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ ملازمین کے کئی مطالبات طویل عرصے سے زیر التوا ہیں، جنہیں حکومت کی جانب سے ابھی تک پورا نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بجلی کی خدمات نجی کمپنیوں کے حوالے کی گئیں تو اس کا اضافی مالی بوجھ عام صارفین پر پڑسکتا ہے۔

مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے طلبہ کی شاندار کامیابی، ہریانہ وراجستھان سطح کے مسابقے میں متعدد نمایاں پوزیشنیں حاصل

15 پاروں کے مسابقے میں پہلی، دوسری اور تیسری سمیت کئی پوزیشنیں حاصل، 5 پاروں کے مسابقے میں بھی اول پوزیشن پر قبضہ، اساتذہ کی محنت، طلبہ کی لگن اور والدین کی دعاؤں کا ثمر ہے کامیابی: مفتی محمد تعریف سلیم ندوی

محمد مبارک میواتی/صحافت بیورو

پلول میوات: مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے ہونہار طلبہ نے ہریانہ وراجستھان سطح پر منعقدہ عظیم الشان علمی و ثقافتی مسابقے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعدد نمایاں پوزیشنیں حاصل کرکے مدرسے اور اپنے والدین کا نام روشن کیا ہے۔ طلبہ کی اس کامیابی پر مدرسے کے اساتذہ، انتظامیہ، والدین اور اہل علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، 30 جولائی 2026ء کو مرکز صوت الحجاز اکیڈمی، فیروزپور جھرکہ مولانا حکیم الدین سنالی کی سرپرستی میں میوات، ہریانہ وراجستھان سطح کا ایک عظیم الشان علمی و ثقافتی مسابقہ منعقد کیا گیا تھا، جس میں دونوں ریاستوں کے مختلف مدارس و مکاتب سے تعلق رکھنے والے بڑی تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔ مسابقے کا بنیادی مقصد طلبہ کی دینی و علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے اندر قرآن کریم سے محبت و وابستگی پیدا کرنا، دینی معلومات میں اضافہ کرنا اور علمی مسابقت کا مثبت جذبہ بیدار کرنا تھا۔ اس موقع پر حفظ قرآن کریم 15 پارے، حفظ قرآن کریم 5 پارے، سیرت نبوی و اسلامی معلومات، حفظ حدیث، حفظ ماء؟ سؤال فی العقیدہ اور دیگر علمی وثقافتی شعبہ جات میں طلبہ نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مسابقے کے نتائج اور کامیاب طلبہ کی پوزیشنوں کا اعلان 8 اگست 2026ء، بروز ہفتہ کیا گیا، جس میں مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے طلبہ نے غیر معمولی کارکردگی پیش کی۔ 15 پاروں کے مسابقے میں مدرسہ اشرف العلوم دھوج کی نمایاں کامیابیاں، اول پوزیشن محمد ابوبکر ابن حافظ آس محمد گراکسر نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن محمد انس ابن مولانا محمد زبیر نگینہ نے حاصل کی۔ تیسری پوزیشن محمد راحیل ابن محمد کفیل، جوناکھیڑا نے حاصل کی۔ چوتھی پوزیشن محمد ابصار ابن مولانا محمد معین الدین ناگل نے حاصل کی۔

پانچویں پوزیشن محمد ابرار ابن مولانا محمد معین الدین ناگل نے حاصل کی۔ ساتویں پوزیشن محمد اشہد ابن محمد سمیع اللہ، ستواڑی نے حاصل کی۔ نویں پوزیشن محمد جنید ابن محمد اسماعیل، گنائوٹ نے حاصل کی۔ دسویں پوزیشن محمد انس ابن حافظ زبیر احمد ستپڑا نے حاصل کرکے مدرسے کی کامیابیوں میں مزید اضافہ کیا۔ 5 پاروں کے مسابقے میں بھی شاندار کارکردگی، 5 پاروں کے حفظ قرآن کریم کے مسابقے میں بھی مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے طلبہ نے بہترین کارکردگی پیش کی۔ اس شعبے میں محمد معاویہ ابن مولانا محمد یاسر قاسمی بھنڈیارہ نے اول پوزیشن حاصل کرکے مدرسے کا نام روشن کیا، جبکہ محمد سیف اللہ ابن محمد احمد کیتھواڑا نے ساتویں پوزیشن حاصل کی۔

مدرسے کے طلبہ کی مسلسل کامیابی نے ایک مرتبہ پھر اس بات کو ثابت کیا ہے کہ دینی تعلیم کے ساتھ اگر طلبہ کی صحیح رہنمائی، مسلسل نگرانی اور محنت کی جائے تو وہ بڑے علمی مقابلوں میں بھی نمایاں مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ طلبہ کی اس کامیابی کے پیچھے جہاں ان کی اپنی محنت، شوق اور لگن شامل ہے، وہیں اساتذہ کی مسلسل محنت، والدین کی دعاؤں اور مدرسے کے علمی و تربیتی ماحول کا بھی اہم کردار ہے۔ خصوصاً کامیاب طلبہ کے استاد اور ناظم تعلیمات جناب قاری شبیر احمد امینی، کی مسلسل محنت، نگرانی، مخلصانہ رہنمائی اور طلبہ کی دینی و تعلیمی تربیت کو قابلِ تحسین قرار دیا جارہا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مسابقے کے لیے تیار کرنے، ان کی کمزوریوں کو دور کرنے اور ان کے اندر اعتماد پیدا کرنے کے لیے خصوصی توجہ دی۔ اسی طرح مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے مہتمم حضرت مولانا احمد ندوی کی سرپرستی بھی اس کامیابی میں اہم قرار دی جارہی ہے۔ ان کی نگرانی میں مدرسہ دینی، تعلیمی اور قرآنی میدان میں مسلسل ترقی کی جانب گامزن ہے۔ اس موقع پر جامعہ صدیقیہ عین العلوم، ہوڈل روڈ، نوح کے مہتمم

مفتی محمد تعریف سلیم ندوی نے مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے تمام کامیاب طلبہ، ان کے والدین، اساتذہ اور انتظامیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم سے وابستہ طلبہ کی کامیابی دراصل پورے معاشرے کے لیے خوشی اور فخر کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسابقات کا مقصد صرف پوزیشن حاصل کرنا نہیں بلکہ طلبہ کے اندر قرآن کریم، حدیث، سیرت اور دینی علوم کے ساتھ گہری محبت پیدا کرنا ہے۔ ایسے علمی مقابلے طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ ان میں محنت، خود اعتمادی، نظم وضبط اور آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ مفتی محمد تعریف سلیم ندوی نے مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے مہتمم مولانا احمد ندوی، ناظم تعلیمات قاری شبیر احمد امینی اور تمام اساتذہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ متعدد طلبہ کا ایک ہی مسابقے میں مختلف پوزیشنیں حاصل کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مدرسے میں تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ سماجی کارکن مولانا صابر مظاہری، مولانا اسجد ربانی نے کامیاب طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کا سچا خادم بنائے، ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور انہیں دین وملت کے لیے نافع بنائے۔ مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے طلبہ کی اس شاندار کامیابی پر مدرسے سے وابستہ افراد، والدین، سرپرستوں اور علاقے کے لوگوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کامیاب طلبہ کو مبارکباد پیش کی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ ایسے مسابقات میں طلبہ کی کامیابی نہ صرف مدرسے کے لیے اعزاز ہے بلکہ پورے علاقے کے لیے باعثِ فخر ہے۔

اس موقع پر مدرسے کی انتظامیہ اور اساتذہ نے بھی تمام کامیاب طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے بہتر مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ اشرف العلوم دھوج کے تمام طلبہ کو علم وعمل کی بلندیوں تک پہنچائے، ان کے والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، اساتذہ کی محنتوں کو شرف قبول عطا فرمائے اور مدرسے کو قرآن، علم، تربیت اور خدمتِ دین کے میدان میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ کامیاب طلبہ کا مدرسہ اشرف العلوم دھوج پہنچنے پر والہانہ استقبال کیا گیا، اس موقع پر سینکڑوں افراد موجود رہے۔

مغربی یمن میں المخا بندرگاہ پر حوثیوں کا حملہ، شہر میں 4 دھماکوں سے لرز اٹھا

صنعا: یمن میں ایک نئی فوجی کشیدگی کے دوران یمنی فوجی ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ حوثی ملیشیا نے ملک کے مغربی حصے میں واقع المخا بندرگاہ کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا۔ صنعا: ذرائع نے العربیہ/الحدث کو بتایا کہ بندرگاہ پر حملے کے ساتھ ہی المخا شہر میں چار نئے دھماکوں کی آوازیں بھی سنی گئیں۔

ذرائع نے مزید تصدیق کی کہ حوثی ملیشیا نے المخا بندرگاہ کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا، تاہم فوری طور پر یہ واضح نہیں ہوسکا کہ نئے دھماکوں میں کن اہداف کو نشانہ بنایا گیا یا اس کے نتیجے میں کتنے جانی و مالی نقصانات ہوئے۔

ڈرونز کے ذریعے 20 سے زائد حملے

العربیہ/الحدث کے نمائندے نے بتایا کہ حوثیوں کے ڈرونز کے ذریعے 20 سے زائد حملوں میں المخا بندرگاہ کو نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ المخا کے علاقے یختل میں ایک تربیتی مرکز پر بھی حوثیوں نے میزائل داغا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ المخا پر حوثیوں کی جانب سے میزائل حملے الحوبان اور مقبنہ کے علاقوں سے کیے گئے۔ دوسری جانب انہوں نے بتایا کہ حوثیوں کے ڈرونز مسلسل المخا شہر کے اوپر پرواز کر رہے ہیں، جبکہ فوج کے فضائی دفاعی نظام نے ان میں سے متعدد ڈرونز مار گرائے۔

انہوں نے مزید کہا کہ حوثیوں نے جبل النار اور المخا کے قریب واقع جزیرہ زقر میں بھی فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ حملے کے جانی نقصانات کے حوالے سے نئی تفصیلات بتاتے ہوئے المخا بندرگاہ کے ڈائریکٹر نے العربیہ کو بتایا کہ حوثیوں کے حملے کے نتیجے میں بندرگاہ کے کارکنوں میں بعض افراد زخمی ہوئے، تاہم انہوں نے زخمیوں کی تعداد یا ان کی حالت کے بارے میں تفصیلات نہیں بتائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ حملہ صرف بندرگاہ کی تنصیبات تک محدود نہیں رہا، بلکہ حوثی ملیشیا نے ڈرونز کے ذریعے بندرگاہ کے ملازمین کے گھروں کو بھی نشانہ بنایا، جس سے حملوں کا دائرہ ان رہائشی علاقوں تک پھیل گیا جہاں بندرگاہ کے کارکن رہائش پذیر ہیں۔

دوسری جانب حوثی گروپ نے بھی المخا کو نشانہ بنانے کی تصدیق کی۔ ملیشیا کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے کہا: ہم نے المخا میں فوجی اجتماعات اور اسلحے کے گوداموں کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنایا۔" المخا بندرگاہ یمن کے مغربی ساحل پر اپنے اہم محلِ وقوع اور آبنائے باب المندب کے قریب ہونے کی وجہ سے اسٹریٹجک اہمیت رکھتی ہے۔

باب المندب دنیا کی اہم ترین بین الاقوامی بحری گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس سے قبل بھی المخا بندرگاہ حوثیوں کے حملوں کا نشانہ بن چکی ہے۔

یمنی حکومت کے مطابق، ستمبر 2021 میں ہونے والے ایک بڑے حملے میں ایک بیلسٹک میزائل اور 5 ڈرونز استعمال کیے گئے تھے، جس کے نتیجے میں بندرگاہ کی آپریشنل تنصیبات اور غذائی اشیا کے گوداموں کو نقصان پہنچا تھا۔

المخا بندرگاہ کے ڈائریکٹر عبدالملک الشرعبی نے گزشتہ فروری میں بتایا تھا کہ حملوں اور بندرگاہ کی سرگرمیاں معطل رہنے کے باعث ہونے والے نقصانات کا تخمینہ تقریباً 80 کروڑ ڈالر لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے کی ازسرنو بحالی کی ضرورت ہے۔

الضالع میں کشیدگی میں اضافہ

اسی دوران صوبہ الضالع کے شمالی محاذ پر بھی صورتحال کشیدہ ہوگئی، جہاں حکومتی فورسز نے حوثیوں کے ٹھکانوں پر ڈرون حملوں اور توپ خانے سے گولہ باری کی۔

جنوبی فوجی ذرائع کے مطابق ان حملوں میں صوبے کے شمالی علاقوں میں واقع الفاخر، باب غلق اور مَریس میں حوثی ملیشیا کے ٹھکانوں اور دفاعی مورچوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یمنی بندرگاہ المخا پر گولہ باری کے بعد ہونے والی تباہی کے مناظر ذرائع نے مزید بتایا کہ حکومتی فورسز نے اس محاذ پر پہلی مرتبہ حملہ آور ڈرونز استعمال کیے، جبکہ توپ خانے سے بھی کارروائی کی گئی۔

جنوبی فورسز کے میڈیا سینٹر کے مطابق حوثیوں کی سرنگوں، اجتماعات اور جنگی گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ یہ نئی کشیدگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے، جب گزشتہ چند ہفتوں کے دوران یمن میں فوجی کارروائیاں ایک بار پھر نمایاں طور پر بڑھ گئی ہیں، جبکہ علاقائی کشیدگی کے اثرات بھی وسیع ہو رہے ہیں۔

گزشتہ ماہ یمن مشرقِ وسطیٰ میں جاری امریکہ اور ایران کی جنگ کے تناظر میں ایک نئے جنگی محاذ کے طور پر سامنے آیا، جب حوثیوں نے اپنے حملوں میں اضافہ کرتے ہوئے یمنی حکومت کے ساتھ 2022 سے جاری جنگ بندی معطل کردی۔

شیخ عکرمہ صبری کا مسجد اقصیٰ کے گردونواح کے علاقوں کو خالی کرنے کی سازشوں کے خلاف انتباہ

غزہ: مسجد اقصیٰ کے خطیب اور بیت المقدس میں سپریم اسلامک کونسل کے سربراہ، شیخ عکرمہ صبری نے مقبوضہ بیت المقدس میں سلوان، بطن ہوی، البستان اور وادی حلوہ کے محلوں کو نشانہ بنانے والے بڑھتے ہوئے قابض اسرائیلی بستیوں کے منصوبوں کے خلاف خبردار کیا ہے۔

شیخ صبری نے پریس بیانات میں اس بات کی تاکید کی کہ یہ منصوبے مسجد اقصیٰ کے فوری گردونواح کو خالی کرانے اور ایک توراتی بستی کے حقیقت کو مسلط کر کے اس علاقے کو آبادی اور جغرافیائی لحاظ سے دوبارہ تشکیل دینے کے لیے ایک تیزی سے بڑھتا ہوا بستی کا گھیر ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قابض حکام پرانے یروشلم کی دیواروں کے سب سے قریب آبادیاتی دامن کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو فلسطینیوں پر انہدام، انخلا اور عمارتوں کی تنگی کی کارروائیوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس کے مقابلے میں بستی کی انجمنوں کو املاک اور زمینوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے کھلا ہاتھ چھوڑ رہے ہیں، اور نام نہاد "شہرِ داؤد" کی ترویج کے لیے آثار قدیمہ اور سیاحتی منصوبوں کے قیام کے لیے علاقے کو خالی کرا رہے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یروشلم میں جنگ کسی مخصوص گھر یا جائیداد کو نشانہ بنانے سے کہیں آگے بڑھ کر شہر کے تاریخی اور تہذیبی منظر نامے کو مکمل طور پر دوبارہ تشکیل دینے، اور فلسطینی محلوں کو بستیوں سے گھیرے ہوئے جزیروں میں تبدیل کرنے تک پہنچی ہے۔ شیخ صبری نے خبردار کیا کہ ان اقدامات کے ساتھ بین الاقوامی برادری کا "علیحدہ انتظامی معاملات" کے طور پر برتاؤ کرنا قابض دشمن کو اقصیٰ کے گردونواح میں منظم تبدیلی جاری رکھنے کا غطاء فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سلوان، البستان اور بطن ہوی کے رہائشیوں کی ثابت قدمی مسجد اقصیٰ کی دفاع کی پہلی صف کی نمائندگی کرتی ہے، اور اخراج اور انہدام کو روکنے اور اقصیٰ کو اس کے فلسطینی دامن سے الگ کرنے کے منصوبے کو روکنے کے لیے فوری عرب، اسلامی اور بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ سرکاری اور اقوام متحدہ کی فلسطینی رپورٹیں بیت المقدس کے مشرق کے علاقوں میں بغیر لائسنس کے بہانے گھروں کے انہدام اور جبری انخلا کے فیصلوں کے نفاذ میں ریکارڈ تیزی کی تصدیق کرتی ہیں، جو بھاری جرمانے سے بچنے کے لیے جبری خود انہدام کے رجحان کے پھیلاؤ کے موازی ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور (اوچا) بڑھتے ہوئے اعداد و شمار کو دستاویزی شکل دیتا ہے جو اس علاقے کو درپیش خطرات کے حجم کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں بطن ہوی کے محلے میں 15 فلسطینی خاندانوں کو نکالا گیا اور ان کی جائیدادیں آبادکاروں کے حوالے کر دی گئیں، جبکہ البستان محلے میں 1500 سے زیادہ مقدسی باشندے اجتماعی بے دخلی کے خطرے سے دوچار ہیں کیونکہ ایک اسرائیلی منصوبے کا مقصد "شہرِ داؤد" کے بستی کے منصوبے سے منسلک توراتی نوعیت کا باغ قائم کرنے کے لیے درجنوں گھروں کو گرانا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی قابض فوج کی توپ خانے سے بمباری اور فائرنگ

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں پٹی کے مشرقی اور جنوبی حصوں کے مختلف مقامات پر توپ خانے سے بمباری اور فائرنگ کرتے ہوئے فائرنگ کے تبادلے کے معاہدے کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک مقامی ذریعے نے اطلاع دی کہ قابض فوج کی توپ خانے نے غزہ پٹی کے وسط میں واقع البریج مہاجر کیمپ کے شمال مشرق میں بمباری کی، جبکہ اسرائیلی جنگی کشتیوں نے غزہ شہر کے ساحل کی طرف فائرنگ کی۔ قابض فوج کی توپ خانے نے التفاح کالونی کے مشرق میں سنافور چوک کے گردونواح پر بمباری کی، اس کے ساتھ ہی شہر کے مشرق میں اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ کی گئی۔ قابض ٹینکوں نے پٹی کے جنوب میں واقع شہر رفح کے شمال میں الشاکوش کے علاقے میں، اور غزہ شہر کے مشرق کی طرف شدید فائرنگ کی۔ اسرائیلی جنگی کشتیوں نے پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے کھلے سمندر سے شدید فائرنگ کی۔ گذشتہ روز الاقصیٰ شہداء ہسپتال نے غزہ پٹی کے وسط میں دیر البلح شہر کے مشرق میں قابض فوج کی گولیوں سے ایک فلسطینی کی شہادت کی اطلاع دی، جبکہ غزہ کے ہسپتالوں کے ذرائع نے بتایا کہ پٹی میں اس کے کنٹرول کے علاقوں سے باہر قابض فوج کی فائرنگ سے 4 بچوں سمیت 9 فلسطینی زخمی ہو گئے۔

القسام بریگیڈز کا 'طوفان الاقصیٰ' معرکے میں شہید ہونے والے کمانڈر البیاری کو خراج عقیدت پیش

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے ایک ویڈیو کلپ جاری کیا ہے جس میں انہوں نے شمالی غزہ کی پٹی میں شہید فوزی أبو القرع بٹالین کے کمانڈر ابراہیم أحمد البياري کو خراج عقیدت پیش کیا ہے، جو اکتوبر سنہ 2023ء کے آخر میں شہید ہو گئے تھے۔ اس ویڈیو کلپ میں البياري کے عسکری سفر کے ایک حصے کو دستاویزی شکل دی گئی ہے، جس میں طوفان الاقصیٰ حملے کی تیاری کے لیے ان کی نگرانی میں ہونے والی شدید ٹریننگز کے مناظر دکھائے گئے ہیں، اس کے علاوہ سات اکتوبر کی صبح القسام کے مجاہدین کے ایریز عسکری مرکز پر دھاوا بولنے کی فوٹیج بھی شامل ہیں۔

ویڈیو میں البياري کو ٹریننگ کے دوران اپنے مجاہدین کو ہدایت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ وہ اپنی ٹریننگ کو عملی اور میدانی شکل دیں۔ انہوں نے اللہ کے لیے نیتوں کے اخلاص کی اہمیت پر زور دیا اور قابض فوج کے ساتھ جھڑپ کے دوران نشانے کی درستگی پر زور دیا۔

اس کے علاوہ ٹریننگز میں ایک حقیقی حملے کی ریہرسل بھی شامل تھی جو دشمن پر ٹوٹ پڑنے، گاڑیوں اور کاک پٹ پر چڑھنے، اور دروازوں اور ٹاورز سے نمٹنے پر مبنی تھی، یہ ایسے حربے تھے جو بعد میں سات اکتوبر کے حملے کے دوران القسام کے مجاہدین کی طرف سے انجام دیے جانے والے دھاوے اور جھڑپ کی کارروائیوں میں ظاہر ہوئے۔

الجزیرہ ڈاٹ نیٹ کے لیے باخبر ذرائع نے البياري کے عسکری سفر کی تفصیلات کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے شمالی غزہ کی پٹی میں القسام کی ایلیٹ بٹالین کی بنیاد رکھی، جو پہلی بار سنہ 2014ء میں سامنے آئی تھی، انہوں نے سنہ 2015ء میں اسرائیل کے ایریز گزرگاہ اور فوجی مرکز کے ساتھ متصل فلسطینی عسکری مرکز کی بنیاد رکھی، تا کہ یہ مقبوضہ علاقوں کے سب سے قریب ترین نقطہ بن سکے۔

البياري نے اس عسکری مرکز کے آخری سرے پر المرصد الفاتح بھی قائم کی، جسے قابض فوج نے سنہ 2022ء میں تباہ کر دیا۔ انہوں نے صرف چوبیس گھنٹوں کے اندر اسے دوبارہ تعمیر کرلیا۔ یہ آبزرویٹری ان مانیٹرنگ سائٹس میں سے ایک ہے جو القسام بریگیڈز نے سکیورٹی باڑ اور یہودی بستیوں کے سامنے فوج کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے اور قلعوں کا مطالعہ کرنے کے لیے قائم کی تھی، یہ ایسی معلومات تھیں جنہوں نے ذرائع کے مطابق بستیوں کی طرف عبور کرنے کے آپریشنز کے لیے موزوں زمین فراہم کی۔

ذرائع نے اشارہ کیا کہ البیاری نے سالوں تک ایلیٹ کمپنی کو ٹریننگ دینے اور مسلح کرنے اور اس کے لیے لاجسٹک سپورٹ فراہم کرنے، عسکری مراکز پر دھاوا بولنے کی نقالی کرنے والی درجنوں مشقوں کی براہ راست نگرانی کرنے کے ذریعے طوفان الاقصیٰ کے پیشگی انتظام میں ایک نمایاں کردار ادا کیا۔

البياري کا نام ایریز مرکز پر حملے کے پلان کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے، کیونکہ انہوں نے خود اس آپریشن کی نگرانی کی جو سات اکتوبر کی صبح انجام دیا گیا، اس دوران القسام کے مجاہدین سکیورٹی باڑ اور دیوار میں ایک شگاف ڈالنے میں کامیاب ہو گئے، جہاں سے درجنوں مجاہدین نے عبور کیا اور اس مرکز میں موجود قابض اسرائیل کے شاباک کے فوجیوں کے ساتھ جھڑپ کی۔ ویڈیو میں البیاری کا ظہور القسام کے ان کئی کمانڈروں کے ساتھ بھی دستاویزی شکل میں دکھایا گیا جو بعد میں شہید ہو گئے، جن میں أحمد الغندور، أحمد الجعبری، مروان عیسی اور أیمن نوفل شامل ہیں، اس کے علاوہ محمد السنوار، رأفت سلمان، محمد عودہ اور أبو عبیدہ کے نام سے معروف حذیفہ الکحلوت بھی شامل ہیں۔

غزہ کے وہ معصوم پھول جن کے جسموں سے ان کے معصوم بازو اور پاؤں نوچ لیے گئے

غزہ: غزہ شہر کے ایک ننھے سے میدان میں، جس کی تنگ دامنی اس سے زیادہ کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی کہ وہاں چند معصوم بچے جمع ہو کر ایک ہی فٹ بال اور مٹھی بھر یتیم کھیلوں کے سازوسامان کو آپس میں بانٹ لیں، کچھ ایسے فلسطینی بچے موجود ہیں جو غاصب دشمن کی اس ہولناک جارحیت کے دوران اپنے جسم کے پیارے حصوں سے محروم کر دیے گئے تھے۔ یہ ننھے مجاہدین آج اس بچپن کی رمق کو بازیافت کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں جسے ظالموں کی جنگ نے ان کی جھولی سے چھین لیا تھا۔

وسائل کی سخت محرومی اور بے سروسامانی کے اس عالم میں، یہ معمولی ساخاکی میدان ہنسی کی کھنک، زندگی کی حرکت اور عزمِ نو کی تربیت گاہ میں ڈھل جاتا ہے۔ یہ گول مٹول فٹ بال ان ستم رسیدہ بچوں کے لیے ایک ایسا معجزاتی وسیلہ بن جاتی ہے جس کی مدد سے وہ چند لمحوں کے لیے اپنے کٹے ہوئے جسم کے کسکتے درد اور بارود کی آگ اگلتی یادوں کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ یوں وہ اپنی ذات پر اعتماد کے اس مینار کو پھر سے استوار کرتے ہیں جو ڈھ چکا تھا اور زندگی کے میدان میں ایک بار پھر دوڑنے اور جینے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔

معذور اور ستم رسیدہ بچوں کے لیے قائم کردہ 'ہیل' فٹ بال اکیڈمی ان شکست خوردہ مگر حوصلہ مند بچوں کے لیے خاص تربیت کا اہتمام کرتی ہے، جن کے اعضا سفاکیت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اس اکیڈمی میں ایسے درد آشنا کوچز اور تربیت کار اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں جو ان بچوں کو نفسیاتی اور جسمانی صدموں سے نکال کر دوبارہ زندگی کی شاہراہ پر لانے کا کٹھن فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ یہ ایک طویل مدتی تربیت کا حصہ ہے جو پورے چھ ماہ تک پھیلا ہوا ہے، اس کا مقصد ایسے نڈر اور توانا کھلیوں کے دستے تیار کرنا ہے جو آنے والے کل میں فلسطین کی دھرتی پر، پھر عرب و عجم کی بین الاقوامی سطحوں پر اپنے جوہر دکھا سکیں۔

تربیتی عمل کی نگران کوچ محترمہ شیماء فلفل کا دل گداز لہجے میں کہنا ہے کہ یہ کٹے ہوئے اعضا والا مظلوم طبقہ آج غزہ کی پٹی کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے اور اس کی وجہ وہ ان گنت معصوم بچے ہیں جو اس تباہ کن جنگ کے دوران اپنے پیارے ہاتھوں اور پیروں سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے اس تلخ حقیقت کی طرف بھی انگلی اٹھائی کہ اس تربیت کا اصل ہدف وہی بچے ہیں جن کے جسموں کے توانا حصے دشمن کی سفاکیت کی نذر ہو چکے ہیں۔

شیماء فلفل اس لرزہ خیز حقیقت کو بے نقاب کرتی ہیں کہ کھیلوں کے سامان کی انتہائی قلت ان تمام تر تربیتی کاوشوں کے راستے کی سب سے بڑی دیوار بنی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ فٹ بال جیسی بنیادی شے کا سرے سے ناپید ہونا اس بات کا سبب بن گیا کہ کئی تربیتی سیشنز کو بادل نخواستہ ملتوی کرنا پڑا، تب جا کر کہیں سے ان کی محدود ترین مقدار کا بندوبست ہو پاتا۔

وہ پورے یقین اور عزم کے ساتھ اس بات کی پختہ تاکید کرتی ہیں کہ کھیل صرف تفریح کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ان سہمے ہوئے بچوں کے اندر جمع شدہ کاریزما، نفسیاتی گھٹن اور روح کو چیر دینے والے دباؤ کو باہر نکالنے کا واحد مرہم ہے۔ یہ کھیل ان کی جسمانی فٹنس کو سنوارتا ہے، ان کے اندر خود اعتمادی کی روح پھونکتا ہے، ان کی شخصیت کے خدوخال کو جلا بخشتا ہے، اس معصوم دل کو یہ احساس عطا کرتا ہے کہ جسم کا ایک عضو کٹ جانے کے باوجود وہ اس معاشرے کا ایک باوقار اور متحرک ستون بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

اس دکھیارے میدان کے گوشے میں، نور الأشقر نامی ننھی کلی صرف ایک پاؤں کے سہارے محوِ حرکت ہے، لیکن اس کے عزم کی لرزہ خیز رفتار اس چھوٹے سے میدان کی تمام تر حدود کو عبور کر جاتی ہے۔ وہ اس اکیڈمی میں اپنے اندر جمع ہونے والے ہولناک خوف اور روح کو چیر دینے والے درد کو مٹھیوں سے نکال باہر کرنے کے لیے آتی ہے۔ وہ اس زندگی کے کھنڈرات سے اپنے بچپن کے گمشدہ ٹکڑوں کو چن کر دوبارہ جوڑنے کی جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔

نور اپنی داستانِ الم سناتے ہوئے بتاتی ہے کہ اس کی زندگی کو گرہن لگانے والا وہ سیاہ ترین دن تیس جون سنہ 2024ء کا تھا جب وہ اپنے شفیق والد کے ساتھ سوکھا جلانے والا ایندھن چن رہی تھی۔ اسی دوران دشمن کی بربریت نے اس کی ٹانگ کو اس کے جسم سے جدا کر ڈالا۔ اس ہولناک سانحے کے بعد اس نے اپنے بے بس خاندان کے ہمراہ ایک نئے عذاب یعنی کٹے ہوئے اعضا اور جنگ کی تھوپ دی گئی اس اجنبی زندگی کے ساتھ ایک طویل اور پر خار سفر کا آغاز کیا۔

وہ اشک بار آنکھوں مگر پُرعزم لہجے میں کہتی ہے کہ اپنی ٹانگ کے ہمیشہ کے لیے ضائع ہو جانے کے باوجود اس نے ان پیارے کھیلوں کا دامن ہرگز نہیں چھوڑا جن سے اس کی روح محبت کرتی تھی۔ بلکہ اس نے آہستہ آہستہ دوبارہ فٹ بال کے میدان کا رخ کیا اور اپنی کھوئی ہوئی مشق کو بحال کیا۔ وہ اس سچی بات پر زور دیتی ہے کہ جسم کے کسی حصے کا کٹ جانا زندگی کی کتاب کا آخری باب نہیں ہوتا، بلکہ وہ اپنے سینے میں ہزاروں ٹوٹے ہوئے خوابوں کے باوجود ایک نئے اور روشن مستقبل کی بنیاد رکھنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔

نور اس بھیانک جنگ کے ہاتھوں لوٹے جانے والے انمول سرمایے کے سائز کو ہرگز نہیں چھپاتی؛ اسے ان گنت ان حسین خواہشات سے جبراً محروم کر دیا گیا جن کے وہ رنگین خواب دیکھا کرتی تھی۔ وہ اس انداز سے فٹ بال کھیلنے سے بھی قاصر کر دی گئی جو اس کا پرانا معمول تھا، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے اس عزم کی ڈور کو تھامے رکھتی ہے، میدان میں پسینہ بہاتی ہے اور اپنے کمزور ہوتے جسم کو فولادی طاقت دینے کی تگ و دو میں لگی رہتی ہے، کیونکہ اس کے دل میں جلنے والی امید کا دیا ابھی بجھا نہیں ہے۔

ادھر ایک اور ننھا مجاہد عمر حلاوہ بھی ایک فولادی عزم اور بے پناہ ضد کے ساتھ ان میدانوں میں اترا ہے۔ وہ اس ویران سے چھوٹے میدان کو ایک ایسی پناہ گاہ کے طور پر استعمال کرتا ہے جہاں وہ اپنی روح پر چھائی ہوئی خلوت اور تاریکی کے حصار کو توڑ کر باہر نکلتا ہے اور دوڑنے اور کھیلنے کی اس کھوئی ہوئی صلاحیت کو پھر سے پانے کی جنگ لڑتا ہے۔

عمر اس قیامت خیز لمحے کی ہولناکی کو یاد کرتا ہے جب اس کی ہنستی کھیلتی زندگی ایک پل میں تہ و بالا ہو گئی۔ یہ وہ منحوس لمحہ تھا جب قابض فوج کی گولیوں اور بموں نے اس سکول کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا جہاں وہ پناہ لیے ہوئے تھا۔ اس ظالمانہ حملے میں اس کے اپنے جگر گوشے اور عزیز و اقارب موت کی نیند سو گئے، وہ خود بھی شدید زخمی ہوا۔ جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ہسپتال کے سفید بستر پر پایا جہاں اس کی ایک معصوم ٹانگ کاٹ کر الگ کر دی گئی تھی۔

مگر اس اندھیری تاریکی اور لاشوں کے ڈھیروں کے بیچ، یہ نادان عمر آج اپنی راکھ سے ایک نیا اور حسین منظر تراشنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ اب اس کے ننھے قدموں کے درمیان ایک گول گیند ہے، اس کے قریب اس کا حوصلہ بڑھاتا ہوا کوچ موجود ہے، اردگرد مسکراتے ہوئے معصوم ساتھی ہیں، اور وہ ہنسی کے فوارے ہیں جو آسمان پر گونجنے والی بمباری کی ہولناک یادوں کو مات دینے کی قسم کھائے بیٹھے ہیں۔

عمر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ یہ الفاظ مچلتے ہیں کہ وہ اس میدان میں صرف کھیلنے، کھلکھلانے اور اپنے سینے میں گھٹتی ہوئی اس حبس زدہ فضا سے نجات پانے کے لیے آتا ہے جس میں وہ روزانہ گھٹ گھٹ کر جی رہا ہے۔ وہ اس دائرے سے نکل کر غزہ کی پٹی کی ان بند سرحدوں سے باہر جانے کا سچا خواب دیکھتا ہے تا کہ کسی طرح ایک مصنوعی بازو یا ٹانگ کا حصول ممکن ہو سکے، اور وہ کھل کر دوڑ سکے اور اپنی پسند کے تمام کھیل کھیل سکے۔

عمر کے لیے اس مصنوعی عضو کا مل جانا محض لوہے یا پلاسٹک کے کسی ٹکڑے کو جوڑنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ اس کے لیے اس کی کھوئی ہوئی کائنات کی واپسی کا پروانہ ہے۔ وہ اپنے ان پاؤں پر دوبارہ تیز دوڑنے کی طاقت پانا چاہتا ہے، وہ فولادی عزم کا مالک بن کر اس زندگی کی دہلیز پر لوٹنا چاہتا ہے جسے اس ظالم جنگ نے اس سے جبراً چھین لیا تھا۔

اسی کارواں میں ایک اور معصوم کلی، ننھی ملاک خضر بھی اپنے کٹے ہوئے ساتھیوں کے دوش بدوش ان تربیت گاہوں میں شریک ہے۔ یہ منظر دل کو چیر دینے والا ہے جہاں جنگ کے مسلط کردہ بدنما زخم اور زندگی کو گلے لگانے کی دیوانہ وار کوششیں ایک ہی صف میں کھڑی نظر آتی ہیں۔ یہاں ان کے کٹے ہوئے جسم کے اعضا ان کے کھیلنے کی دیوانگی اور شوق کے آگے کوئی دیوار نہیں بن پاتے، بلکہ یہ نظارہ پوری دنیا کو یہ چیلنج کرتا ہے کہ ان بچوں کے اندر اپنے اوپر گزرنے والی ہر قیامت کو روند کر آگے بڑھنے کا کتنا مضبوط ارادہ موجود ہے۔

یہ چھوٹا ساخاکی میدان، اپنی بے پناہ ناداری، وسائل کی قلت اور آلات کے سوکھے پن کے باوجود، محض چند گز زمین کا ٹکڑا محسوس نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک پوری دنیا کا روپ دھار چکا ہے۔ ان بے سہار بچوں کے لیے یہ خطہ زمین وہ محفوظ پناہ گاہ ہے جہاں وہ جنگ کی اس بھیانک اور خونریز حقیقت سے فرار حاصل کرتے ہیں۔ یہاں وہ اپنے نئے نویلے جسموں کے ساتھ اچھل کود کر کے دیکھتے ہیں، یہ سیکھتے ہیں کہ کس طرح اس ادھورے وجود کے ساتھ دوبارہ اٹھنا ہے، توازن سنبھالنا ہے اور کچی مٹی پر دوڑنا ہے۔

ایک ایسی فٹ بال کے اردگرد جو ان کٹے ہوئے ننھے قدموں کے درمیان لگی ہوئی ہے، ان مہربان کوچوں کے حصار میں جو خود وسائل کی چاکی میں پس رہے ہیں، اور ان بچوں کے درمیان جو زندگی کے دامن سے سختی سے چمٹے ہوئے ہیں، ایک ایسی لرزہ خیز انسانی داستان جنم لیتی ہے جو غزہ کی پوری کی پوری نسل کے اس عظیم المیے کو سمیٹ لیتی ہے۔ یہ ایک ایسی نسل ہے جس کے جسم کے انمول حصے کاٹ دیے گئے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے اندر باقی بچ جانے والے خوابوں کی چتا کو بجھنے نہیں دے رہی۔

ہاں! اس ظالم جنگ نے ان معصوم فرشتوں سے ان کے جسم کے بازو اور پاؤں چھین لیے، ان کے ہنستے کھیلتے سکول اجاڑ دیے، ان کے سروں سے گھروں کی چھتیں اتار لیں اور ان کا سکونِ قلب غارت کر دیا۔ مگر یہ سفاک جنگ چاہ کر بھی ان کے اندر سے کھیل کود کی اس دیوانہ وار تپش کو نہیں نکال سکی، وہ ان کے دلوں سے مصنوعی اعضا کے اس حسین خواب کو نہیں مٹا سکی، وہ ان کے پاؤں کی دوڑ کی اس امید کو قتل نہیں کر سکی، اور دنیا بھر کے عام بچوں کی طرح جینے کے ان کے اس حقِ مقدس کو خاک میں نہیں ملا سکی۔

اس عاجزانہ اور خاک آلود میدان میں، یہ بچے محض کسی فٹ بال کو ٹھوکریں مارنے کی مشق نہیں کر رہے، بلکہ یہ اس سے بھی بڑھ کر کٹھن عمل یعنی 'زندگی کی بقا اور عشقِ حیات' کی عملی مشق کر رہے ہیں۔ قدم کے بعد قدم، اور ایک ہلکی سی جنبش کے بعد دوسری جنبش کے ساتھ، وہ اس ظالم دنیا کے منہ پر طمانچہ مار کر یہ اعلان کر رہے ہیں کہ جسم کا کٹ جانا اس ابدی سفر کا اختتام ہرگز نہیں ہے۔ اور وہ سارے ارمان جو بارود کے ڈھیروں تلے روند دیے گئے تھے، وہ اگرچہ بہت سہی، مگر سسکیوں، درد اور صبر کے ساتھ ہی سہی، دوبارہ سے جنم لے سکتے ہیں۔

اعضا کٹ جانے کے روح فرسا واقعات

غزہ کے میدانوں میں انسانی جانوں کے نگ※بان اور فیلڈ ہسپتالوں کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر مروان ال※مص نے اس سے قبل اپنے ایک دل دہلا دینے والے بیان میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا تھا کہ "غزہ کی پٹی نے اس ظالم جنگ کے بدولت اعضا کے کٹنے اور جسمانی معذوری کے ایسے ریکارڈ توڑ اور اندوہناک اعداد وشمار درج کیے ہیں جو تاریخ انسانی میں کہیں نہیں ملتے"۔ انہوں نے اس گھناؤنی حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے اس جنگ میں استعمال کیے جانے والے ہتھیار انتہائی ہولناک اور ممنوع※ نوعیت کے حامل تھے۔

ڈاکٹر مروان وضاحت کرتے ہیں کہ اس خونریز جنگ کے دوران ہسپتالوں کی دہلیز تک پہنچنے والے زخمیوں کے گھاؤ عام زخموں سے یکسر مختلف اور عجیب نوعیت کے حامل تھے۔ اس بات کا مشاہدہ کیا گیا کہ اعضا کا یہ کٹاؤ اس سفا کی سے کیا گیا تھا گویا جسم کے حصوں کو کسی نہایت ہی تیز دھار اور زہریلے آلے سے چیر دیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ جھلسا دینے والے جلنے کے نشانات اور شدید ترین مسخ شدہ چہرے اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ دشمن نے ایسے خوفناک اور سرّی مادوں کا استعمال کیا ہے جن کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

اس ذمے دار طبی شخصیت نے اس قوی امکان کو سرے سے مسترد نہیں کیا کہ قابض اسرائیل نے غزہ کے نہتے باسیوں کی نئی نسل میں معذوری اور کٹنے کے ان بھیانک تناسب کو جان بوجھ کر بڑھانے کے لیے بین الاقوامی سطح پر ممنوعہ ترین ہتھیاروں اور آلات کا کھلا استعمال کیا ہو۔ انہوں نے اس تلخ حقیقت کو واضح کیا کہ ہسپتالوں میں آنے والے ان زخمیوں کی اکثریت یا تو شدید آتشیں جلنے اور ہولناک زخموں کی وجہ سے معذور ہو چکی ہے یا پھر ہمیشہ کے لیے اپنے اعضا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے۔

یہ دردناک حقیقت تاریخ کے ماتھے پر ایک بدنما داغ کی طرح ثبت ہے کہ غزہ کے سرکاری اور مستند اعداد وشمار اس بات کی تصدیق کی مہر ثبت کرتے ہیں کہ اس خطے پر مسلط کردہ اس بھیانک نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک معصوم انسانوں کے اعضا کے کٹنے کے تقریباً چھ ہزار دل دہلا دینے والے کیسز ریکارڈ کیے جا رہے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔